مصنف

امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن السخاوی

مترجم

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مرکزی مجلس احناف ۔ لاہور

نام کتاب --------- القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع

مصنّف --------- امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی

مترجم --------- ڈاکٹر محمود احمد ساقی

اشاعت اوّل --------- شوال المکرّم ۱۴۱۷ھ اپریل 1999ء

اشاعت دوم --------- ربیع الاوّل شریف ۱۴۲۲ھ جولائی 2001ء

اشاعت سوم --------- رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ نومبر 2003ء

ناشر ---------

مطبع --------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز، لاہور

ملنے کا پتہ

سنّی رضوی جامع مسجد

پاک ٹاؤن نزد پل بندیاں والا چونگی امرسدھو، لاہور

فون: 5812670

انتساب

اپنے والد گرامی علامہ حافظ مفتی بشیر احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے

شیخ واستاذ محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

بہ تفضّل وتشکر استاذ العلماء استاذی المکرّم

حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مدظلہ

فہرست مضامین

امام سخاوی

نام: محمد بن عبدالرحمٰن

لقب: شمس الدین

کنیت: ابوالخیر سخاوی

ولادت: ربیع الاول شریف ۸۳۱ھ مصر کی بستی سخا میں پیدا ہوئے۔ اس بستی کو خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا

تعلیم: چھوٹی عمر میں حفظ قرآن کیا

اساتذہ: محبّ بن نصر اللہ بغدادی حنبلی، جمال عبداللہ زیتونی، رضوان عقبی، برھان بن خضر، تقی الدین شمنی، ابن قطلوعا، حافظ ابن حجر اور امام بدرالدین عینی ان اساتذہ کے علاوہ ایک ہزار افراد سے علمی استفادہ کیا

درس وتدلیس: درج ذیل مدارس میں تدریس کی

☆ دار الحدیث کاملیه ☆جامعه برقوقیه ☆ جامعه فاضلیه☆جامعه صرغتمشیه ☆جامعه منکوتمریه☆

حج کی سعادت اور مدینہ طیبہ حاضری

۸۷۰ میں حج کی سعادت سے سرفراز ہوئے اور مدینہ طیبہ حاضری دی۔ اس کے علاوہ مکہ میں کچھ عُلما سے پڑھا۔

امام سخاوی حدیث اور اسماء الرجال میں امام کے درجے پر فائز ہیں۔ تاریخ وادب اور زبان دانی میں ان کا ثانی شائد ہی کوئی ہو۔

جرح وتعدیل میں آپ نے بلاشبہ بے نظیر کام کیا ہے۔

وصال : ۹۰۲ھ مدنیہ طیبہ میں وصال کیا۔

تصانیف آپ نے سو (۱۰۰) سے زائد کتابیں لکھیں چند کے نام درج ذیل ہیں۔

۱ فتح المغیث فی شرح الفیه الحدیث

۲ الغاية فی شرح الهدية لابن جزری

۳ النكت علی الفیه وشرحها

۴ تكملة شرح الترمذی اللعرافی

۵ شرح الشمائل اللترمذی

۶ الضوء الامع

۷ الاصل الاصيل فی تحريم النقل من التوارة ولانجيل

۸ الاعلان باتوبيخ لمن ذم التاريخ

۹ التحفة المنقيه فيماوقع له من احاديث الامام ابی حنييفة

۱۰ الاهتمام ترجمة الكمال لابن حجر

۱۲ الجواهر والدرر فی ترجمة ابن حجر

۱۳ ترتيب شيوخ الطبرانی

۱۴ القول البديع فی الصلوة علی الحبيب الشفيع

۱۵ تراجم شيوخه

۱۶ المقا صدالحسنه فی نيان الاحاديث المشتهرة علی الالسنة

۱۷ المنهل العذب الروی فی ترجمة النووی

۱۸ الفوائد الجليلة فی اسماء النبوية

۱۹ الفخر العلو فی الموالد النبوی

۲۰ رحجان الكفة فی منا قب اهل الصفة

امام سخاوی شافعی المذھب ہیں لیکن اپنے استاذ امام عینی حنفی'' شارح بخاری'' کی علمی گہرائی کے دل سے معترف ہیں۔

رسول اکرم ﷺ سے محبت کیسے کریں؟

مجازی محبت میں محبوب کو سات پردوں میں چھپانے کی حسرت دل میں مچلتی ہے۔ نظروں میں بھر لینے کو جی چاہتا ہے۔ کسی کو دیکھتے دیکھ کر دل مضطرب ہو جاتا ہے۔ اس کا کسی کو دیکھنا اور کسی کا اس کو دیکھنا عاشقوں کی لغت میں شرک محبت کہلاتا ہے۔ بہت بڑا جرم بن جاتی ہے یہ شرکت بھی بقول غالب

ہم کو ہے تم سے تذکرہ غیر کا گلہ
اگرچہ بر سبیل شکایت ہی کیوں نہ ہو

غالب کے محبوب نے غیر کی شکایت ہی تو کی ہے۔ لیکن اردو ادب کے باوا آدم اس پر بھی بگڑ بیٹھے ہیں۔ ذرا ہیر کے سامنے رانجھے کی یا رانجھے کے سامنے ہیر کی تعریف کر کے دیکھ لو۔ نتیجہ اچھا نہیں نکلے گا۔ پھر مجنوں کے سامنے لیلیٰ کے عشوہ و غمزہ کو بیان کر دیکھو۔ مجنوں کا چہرہ ریگستان اور بردبار مزاج پنجابی مرزے کا مزاج نظر آنے لگے تو مان لیجئے گا کہ کسی کے محبوب کے معاملے میں بڑا محتاط رہنا پڑتا ہے۔ محبوب یہی چاہتا ہے کہ چاہنے والا اسی کو چاہے اور کسی کو نہ چاہے یہ دنیائے عشق و محبت کا دستور ہے۔ لیکن اعجوبہ محبت دیکھئے کہ محبوب حقیقی جل مجدہٗ یہ چاہتا ہے کہ اس کا چاہنے والا اس کے محبوب کو چاہے اور اس چاہت کے صلے میں خود اس کا محبوب بن جائے سبحان اللہ

اس قدر کون محبت کا صلہ دیتا ہے
اس کا بندہ ہوں جو بندوں کو خدا دیتا ہے
(احمد ندیم قاسمی)

بلال و ابوبکر خود دیوانے ہیں اس کی محبت میں ... اور ساری کائنات کو اس کی محبت میں دیوانہ دیکھنا چاہتے ہیں ... اپنے سے زیادہ اس کے خواہاں ہیں ... اور لوگوں کو بھی ویسا ہی دیکھنا چاہتے ہیں ایسا کیوں نہ ہو۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے
(رضا)

دنیا کے ہر ادب میں نابغہ روزگار انسانوں اور عظیم شخصیات کا تذکرہ ملتا ہے۔ ہر ادیب، شاعر اور مفکر نے اپنی اپنی فہم کے مطابق اپنے ممدوح کی صفات اور کمالات کو بیان کر کے اپنی دلی محبت اور ذہنی عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو "رحمۃ للعالمین" کہہ کر غالب جیسے خدائے سخن کو گنگ کر دیا ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتیم
کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد است (ﷺ)

(غالب تو حضور علیہ السلام کی نعت رب کیلئے رہنے دے۔ کیونکہ آپ کے مقام و مرتبہ کو حقیقتاً وہی جانتا ہے۔)

جس ہستی کی تعریف میں خدا خود ثناخواں ہو اس کی شان رفعت کا کیا کہنا۔ خالق کائنات اور اس کے مقرب فرشتے اس شاہکار فطرت اور معراج انسانیت پر ہمیشہ درود اور سلام کی شکل میں تحسین و آفرین کے پھول نچھاور کرتے رہتے ہیں۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی (ا)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے (نبی ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں۔

کائنات کی کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اللہ نہ ہو۔ وہ تو لامکاں و لازماں ہے۔ کوئی جگہ نہیں جو درود سے نہ گونج رہی ہو۔ لامکاں و لازماں میں بہار آ رہی ہے۔ ہمارے کان سننے سے عاجز ہیں۔ ہماری آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں۔ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا۔

کافر ہندی ہوں میں، دیکھ میرا ذوق و شوق
دل میں صلوٰۃ و درود، لب پہ صلوٰۃ و درود
(اقبال)

○ وہ کیسی ساعت ہو گی جب اللہ نے اپنے نور سے نور محمدی (ﷺ) کو پیدا فرمایا (2) آپ کے ذکر کو بلند فرمایا۔(3) جب نور محمدی ﷺ کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی تو درود بھیجنے والا اللہ ہی اللہ تھا۔ پھر جب فرشتے پیدا کئے گئے تو وہ بھی درود بھیجنے لگے۔ ساری مخلوق کو اگر دس حصوں میں تقسیم کیا جائے تو 9 حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ تمام مخلوق۔

یہ آیت درود مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔

اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے محبوب ﷺ کے مقام و مرتبہ سے آگاہ فرمایا۔ یہ رسول اتنا عظیم المرتبہ ہے کہ میں ملاء اعلیٰ میں فرشتوں کے سامنے اس کی تعریف و ثنا کرتا ہوں۔ اور یہ اپنے اپنے مقام پر اس پر صلوٰۃ و سلام پیش کر رہے ہیں۔ یہ آیت کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرے حصے میں زمین ... وہ زمین جہاں گلشن بھی ہیں صحرا بھی ... اس میں ریگستان بھی ہیں، نخلستان بھی ... اس میں ندیاں بھی ہیں نہریں بھی اس میں دریا بھی ہیں، سمندر بھی ... اس میں آتش فشاں بھی ہیں ... ہرے بھرے کھیت بھی اس میں بلندیاں بھی ہیں پستیاں بھی ... اس جہان کا نام زمین ہے۔ اس پر انسان بستا ہے ۔ اس کو "صلوا علیہ وسلموا تسلیما" کے ذریعے حکم درود و سلام دے دیا تاکہ آپ کی ثناء میں عالم بالا و پست دونوں جمع ہو جائیں۔

○ یہ آیت نازل ہوئی تو محبوب خدا کے محبوب ابوبکر صدیق ؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو شرف بھی عطا فرمایا ہے۔ اس میں سے آپ کے وسیلہ جلیلہ سے ہمیں بھی فیض حاصل ہوا مگر یہ حکم تو آپ کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

ابوبکر کے سوال میں طلب صادق تھی ... اس محبت بھرے سوال پے وحی الٰہی

پر کھلنے والے ہونٹ مبارک بند رہے۔ وحی آ گئی تو لب مصطفیٰ ﷺ ہلے۔ خدا اس کی زبان میں بولنے لگا۔ "ھوالذی یصلی علیکم" (4) وہ اللہ تم مسلمانوں پر رحمت فرماتا ہے۔ سبحان اللہ

قل کہہ کے اپنی بات بھی تیرے منہ سے سنی
کتنی ہے اللہ کو گفتگو تیری پسند

اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کو اپنی آغوش رحمت میں لے لیا۔ جس کی قسمت میں سعادت تھی وہ سعید ہوا اور جس کی قسمت میں شقاوت تھی وہ شقی ہو کر اس رحمت سے محروم ہوا۔ دنیا کی ہر مذہبی کتاب میں حضور سرور کائنات ﷺ کا ذکر جمیل ہے۔ زبور میں ہے توریت میں ہے' انجیل میں ہے' ویدوں میں ہے' ژنداوستا میں ہے۔ گوتم بدھ کے ملفوظات میں ہے۔ کہاں نہیں ہر جگہ ہے۔ سب نے آپ کا ذکر کیا ہے۔ آپ کی وجہ سے انسانیت کو کیا نہیں ملا۔ آرزوؤں کا ڈھنگ ملا تو آپ کی وجہ سے۔ امنگوں کو نیا روپ ملا تو آپ کی وجہ سے ... آپ نے فرش پر جمی ہوئی نگاہوں کو آسمان پر لگا دیا مرجھائے ہوئے چہروں کو تابناک بنا دیا ... مردہ جسموں میں جان ڈال دی.... بے کیف روحوں کو کیف و سرور بخشا ... مظلوموں اور بے کسوں کو سہارا دیا ... زندہ در گور ہونے والی عورت کو مسند عزت پر بٹھایا ... قاتلوں کو جان و تن کا محافظ بنایا۔ ظالموں کو مظلوموں کا پاسدار بنایا ... غلاموں کو آزادی کا مژدہ جانفزا سنایا اور ایسا سرفراز کیا کہ آزادوں کا آقا بنا دیا۔ رہزنوں کو قائد و رہبر بنایا۔ اللہ اللہ وہ اتنا عظیم انقلاب لایا کہ جس معاشرے میں اٹھا اس کو یکسر بدل کر رکھ دیا۔ وہ ستانے کے لئے نہیں آیا وہ تو سارے عالم کو آرام پہنچانے آیا تھا۔ دنیا میں کوئی رحیم و کریم ایسا ہو تو دکھائیے اس کے رحم و کرم کو دیکھ کر سینوں سے دل نکل پڑے اور جسموں سے جانیں نکل پڑیں۔

آفاقہا گردیدہ ام، مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام، لیکن تو چیزے دیگری
(امیر خسرو)

دنیا کے سارے دانشمندوں کو جمع کر لو۔۔ ان کی دانش رل جائے گی۔ حکماء کی عقلیں اپنے پر سمیٹ لیں گی ۔۔ مگر اللہ سے ہم کلام ہونا یہ عام انسان کے بس کی بات نہیں ۔۔ جہاں جا کے انسانی دانش ختم ہوتی ہے وہاں سے نبی کے علم کا آغاز ہوتا ہے عقل جہاں پھڑ پھڑانے لگتی ہے وہاں سے نبی کی حکمت کا ظہور ہوتا ہے۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا، جو نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اس کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں
(ظفر علی خان)

○ اللہ اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود بھیج رہا ہے۔ کس حالت میں بھیج رہا ہے؟ کوئی نہیں بتا سکتا۔ کیا کھڑے ہو کر نہیں نہیں کھڑا ہونا تو بندوں کی صفت ہے، رب ذوالجلال کو اس سے کیا علاقہ؟ ہاں وہ اس حالت میں درود بھیج رہا ہے جس کو نہ دماغ سوچ سکتا ہے۔ نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لکھ سکتا ہے۔

○ یصلون آیت میں مضارع کا صیغہ ہے۔ استمرار و دوام اس کا خاصہ ہوا کرتا ہے۔ گویا اللہ اور اس کے فرشتے ہر وقت درود بھیج رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر آپ کی عظمت کی اور کیا نشانی ہوگی؟ کسی اہل محبت سے اس عظمت کی قدر و قیمت پوچھو۔ کہ تمام مخلوق کے نیک اعمال تیرے صحیفے میں لکھ دیئے جائیں۔ کیا تجھے یہ پسند ہوگا یا تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف ایک مرتبہ سلام نصیب ہو جائے تو غالباً" ہر کوئی اعمال کو ٹھکرا کر سلام الٰہی پسند کرے گا۔

اب ذرا تصور کریں۔ رب جلیل اپنے محبوب کریم ﷺ پر درود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے۔ ان گنت فرشتے۔ مخلوق کے نو حصوں پر مشتمل فرشتے پر

باندھے 'صف بہ صف درود بھیج رہے ہیں۔

زنہار ازاں قوم نباشی کہ فریبند
حق را بہ سجودے و نبی را بہ درودے

○ علامہ فاکہانی فرماتے ہیں۔

آیت صلوٰۃ کو امتنان کے لئے لایا گیا ہے۔ یا اس جملہ کی دو جہتیں ہیں۔ اس میں اگر مبتدا استمرار پر دلالت کر رہا ہے تو خبر تجدد و حدوث پر دلالت کر رہی ہے۔ ان دونوں حکمتوں کے اجتماع سے بڑا لطیف نکتہ پیدا ہو رہا ہے یعنی درود پاک میں تجدد و استمرار اکٹھے ہو گئے ہیں - قرآن اور غیر قرآن میں اللہ کی طرف سے صلوٰۃ صرف سرور کائنات ﷺ کے لئے ہیں - لہٰذا یہ آپ کے خصائص میں سے ہے۔ جس میں دوسرے انبیاء کرام بھی آپ کے ساتھ شریک ہیں - اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں حضور علیہ السلام کو آدمیت کے سب سے بڑے شرف سے نوازا ہے۔ یہ شرف اس شرف سے بھی کامل و افضل ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو سجود ملائکہ سے حاصل ہوا۔ کیونکہ اس میں ملائکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ شریک نہیں اور یہاں معاملہ یہ ہے کہ پہلے اپنی ذات کے بارے میں اطلاع دی کہ صلوٰۃ میرا عمل ہے پھر ملائکہ کا تذکرہ کیا۔ ظاہر ہے وہ شرف یقیناً اعلیٰ ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ شریک ہے اس شرف سے جو صرف ملائکہ کا ہو۔ مطلب یہ ہو کہ وہ مرکز توجہ زیادہ افضل ہے جو نہ صرف ایمان والوں کا بلکہ اللہ اور اس کے فرشتوں کا بھی مرکز توجہ ہے --- ہم بیت اللہ کی طرف نماز میں اس لئے رخ کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے اس سمت رخ مبارک کیا تھا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں کہ کوئی اس کے محبوب سے منہ پھیر کر کھڑا ہو جائے --- اس نے تو محبت کی شرط یہ لگائی ہے کہ رخ محبوب کی طرف ہو قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی (5)--- تم کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو' میرے رخ پر چلو---- کیونکہ اللہ کی طرف رخ کرنا تو میں نے ہی سکھایا ہے --- حضرت

یوسف علیہ السلام کی کٹھن گھڑی میں حضور ﷺ ان کے پاسدار بنے۔ لقد همت به وهم بها لولا ان رابرہان ربه (6) اس عورت نے حضرت یوسف کا ارادہ کیا۔ آپ بھی ارادہ کر لیتے اگر رب کی برہان نہ دیکھ لیتے۔ رب کی برہان کون ہیں آپ ﷺ ہی تو رب کی برہان ہیں یاھیاالناس قدجاکم برھان من ربکم(7) اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔

آپ اللہ کی واضح دلیل ہیں--- آپ کعبے کا کعبہ ہیں ___ آپ کی پیشانی مبارک صحابہ کیلئے سجدہ گاہ ہے ___ سنو سنو ___ لوگو غور سے سنو ___ صحابہ کا عمل سنو حدیث پاک ہے۔

وعن ابی خذیمة بن ثابت عن عمه ابی خزیمة الذی یری فیما یری النائم انه سجد علٰی جبهة النبی فاخبره فاضطجع له وقال صدق رویاک فسجد علی جبهته (مشکٰوۃ ج 2 ص 387)

ابن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ ان کے چچا حضرت ابو خزیمہ ﷺ نے خواب دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ سے یہ خواب عرض کیا۔ آپ لیٹ گئے اور فرمایا ___ اپنا خواب سچا کر لو ___ چنانچہ انہوں نے آپ کی مبارک پیشانی پر سجدہ کیا۔

صحابہ رسول جیسی خواہش کس غلام کے سینے میں نہیں مچلتی۔ لیکن ہر کسی کو پیشانی مصطفیٰ نصیب کہاں کیونکہ

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں
(اقبال)

حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ایک انداز فکر تو وہ ہے جو ابو جہل اور ابولہب نے اختیار کیا تھا۔ وہ آپ کو صرف اپنے جیسا بشر جانتے اور مانتے تھے ___

مگر دوسرا انداز فکر وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اختیار کیا ___ وہ آپ کو اللہ کا رسول جانتے اور مانتے تھے ___ ساری خرابیوں کی جڑ یہ تصور ہے کہ حضور انور ﷺ صرف بشر ہیں ___ اور ساری اچھائیوں کی اصل یہ تصور ہے کہ آپ اول و آخر اللہ کے رسول اور محبوب ہیں ___ اللہ نے آپ کو سارے جہاں کے لئے ھادی و رہبر اور محبوب و مطلوب بنایا ___ محبت کی فطرت میں نکتہ چینی نہیں ___ وہ ہر اس ادا کو پسند کرتی ہے جس سے محبوب کی تعظیم و توقیر تعریف و توصیف ہو ___ غلاموں نے رسول کریم ﷺ کے لئے اپنی ساری محبتیں، عقیدتیں نچھاور کر کے رکھ دی ہیں۔ سنئے سنئے! ابو جہل و ابولہب کے تصور مثلیت کی نفی سنئے۔

عبد دگر عبدہٗ چیزے دگر
ما سراپا انتظار او منتظر
(اقبال)

عبد ہونا اور بات ہے اور عبدہ ہونا ایک دوسری چیز ہے ہم تو سراپائے انتظار ہیں اور ان کا انتظار کیا جاتا ہے۔

اس نظریہ محبت و عشق کے متوالوں میں ایمان کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ ایک ایک رنگ سے محبت پھوٹنے لگتی ہے ___ دل کے سجدے دھائیاں دینے لگتے ہیں ___ غلام کو اپنی تسکین مصطفیٰ کریم ﷺ کو سجدہ کرنے میں نظر آنے لگتی ہے۔

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں
(اقبال)

لیکن ایمان سجدے سے روکتا ہے۔ اب عجیب حال ہے ___ دل سجدہ کرنا

چاہتا ہے--- ایمان سجدے سے روکتا ہے--- عاشقان مصطفیٰ ﷺ اس کیفیت کو ایمان بالرسالت سے تعبیر کرتے ہیں۔

پیش نظر ہے نوبہار' سجدے کو دل ہے بے قرار
روکیے اس کو روکیے' یہی امتحان ہے
تو نہ خوف رکھ رضا' تو تو ہے عبد مصطفیٰ ﷺ
تیرے لئے امان ہے' تیرے لئے امان ہے

(رضا)

ہے کوئی اس محبت کی مثال ____ دنیا کی لائبریریوں کو کھنگالنا تو چاہئے۔ میں نے بھی غالباً" زندگی میں اتنی روٹیاں نہیں کھائیں جتنی کتابیں پڑھی ہیں ____ مجھے اس کی مثال نہیں ملی کہ کسی انسان نے کسی دوسرے انسان سے اتنی محبت کی ہو ____ جیسی محبت حضور سرور کائنات کے غلام آپ سے کرتے ہیں۔ محبت کی پوری تاریخ خاموش ہے ____ کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی لیکن یہ باتیں نورانی عقل سے سمجھنے کی ہیں جو محبت رسول ﷺ سے پیدا ہوتی ہے اور کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔ یہ علقمند پھر کوچہ محبوب میں مرنے کو زندگی سمجھتے ہیں۔

ہست شان رحمت گیتی نواز
آرزو دارم کہ میرم در حجاز

(اقبال)

مرنا نصیب ہو جو دیار حبیب میں
یہ عاشقوں کے واسطے جینے کی بات ہے

(ساجد)

مندرجہ بالا حقائق و شواہد کے باوجود اگر کوئی منہ موڑے تو اس کے اطمینان قلب کے لئے قرآن کافی ہے۔ قرآن پاک میں ایک سورہ کھیعص ہے۔ اس کی

تفسیر سنیئے ______

○ ک سے مراد کفائیت ہے یعنی اللہ اپنے محبوب ﷺ کے لئے کافی ہے۔ قرآن اس معنی کی تائید کرتا ہے الیس اللہ بکاف عبدہ۔ کیا اللہ اپنے محبوب بندے کے لئے کافی نہیں۔ کافی ہے ______ بلکہ صرف وہی ذات آپ کے لئے کافی ہے۔ قرآن آپ کی شان کو سب سے اعلیٰ پیرائے میں بیان کرتا ہے ______ اللہ اکبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کتنے اچھے اور کتنے اعلیٰ طریقے سے امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائی۔ **کان خلقه القرآن** (8) ______ رسول کریم کا خلق کریمانہ قرآن ہی تو ہے۔ دنیا کی تاریخ کے اوراق الٹتے جائیے۔ آپ کو کہیں رسول کریم ﷺ جیسی ہمہ جہت مجموعہ کمالات اور دلنواز شخصیت نظر نہیں آئے گی۔

وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل جس نے

غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا

(اقبال)

○ ھ سے مراد ہدایت ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ھدایت رسول کریم ﷺ ہیں۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا **ویهديك صراطا" مستقيما** _ (9) اللہ نے اپنے محبوب کو صراط مستقیم کی ھدایت بخشی ہے۔ ہادی اعظم ﷺ تمام امیر و غریب' حاکم و محکوم' سپہ سالاروں' سیاست دانوں مصلحین و مفکرین' قانون سازوں اور دانشوروں کے لئے اسوہ حسنہ کی حیثیت رکھتے ہیں **لقد كان لكم فى رسول الله اسوه حسنه** (10) تحقیق تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ حیات ہے۔ قرآن کی یہ حسین فکر گواہ ہے کہ آپ اس کائنات کے سب سے اولین ممدوح ہیں ______ تعریف شروع بھی آپ سے ہوئی ______ ختم بھی آپ پر ہو گی ______ لفظ "محمد" کے یہ معارف بڑے نادر ہیں جن کی تفہیم ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے ______ آپ کا اسم مبارک فرشتے بطور وظیفہ نہ لیں تو پھر کیا

کریں کیونکہ

نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں وہی یاسین وہی طٰہٰ
(اقبال)

○ ی سے مراد "ید" ہے یا "تائید" یعنی رسول کریم ﷺ کا ہاتھ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے۔ یا آپ کی تائید اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قرآن میں ہے مارمیت اذرمیت و لکن اللہ رمیٰ (11) آپ نے نہ پھینکا جب (کہ) آپ نے پھینکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکا تھا _____ ہجرت کی رات کافروں پر مٹھی بھر کر مٹی پھینکنے کی بات ہو رہی ہے ____ یہ عمل دست رسول ﷺ سے ہوا تھا ______ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا عمل قرار دیا۔ قرآن ہی میں ہے ھوالذی ایدک بنصرہ (12) وہ اللہ جس نے آپ کی تائید فرمائی اپنی نصرت کے ساتھ

ولادت و بعثت سے لاکھوں سال پہلے اللہ نے ذکر پاک کی پہلی محفل سجائی (13) جس میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام شریک تھے۔ پھر ہر نبی نے اپنی اپنی امتوں میں محفلیں سجائیں اور آپ کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی یہاں تک کہ آپ کا نام نامی سارے عالم میں جانا پہنچانا ہو گیا _____ پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذکر پاک کی محفل سجائی جس میں ہزاروں امتی شریک ہوئے۔ اس محفل میں آپ نے اعلان فرمایا۔ میں ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہو گا(14) _ ان تمام محافل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ قرآن حکیم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر مصطفیٰ ﷺ سنت الٰہی بھی ہے۔ سنت ملائکہ بھی ہے اور سنت انبیاء بھی ہے۔ کوئی نبی نہیں جس نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور کوئی امت نہیں جس نے آپ کے ذکر پاک کی محفل نہ سجائی ہو حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ہی کے وسیلہ سے دعا مانگی جو

قبول ہوئی (15)______ حضرت ابراہیم کو آتش میں آپ پر بھروسہ تھا ______ ہاں ______ ہاں آپ پر ------ چاند بھی آپ کی محبت میں چاند ہے۔

کتنی نادیدہ تمناؤں کی حسرت لے کر
چاند ہر رات اندھیروں سے گزر جاتا ہے
(محمد طاہر القادری)

چاند کی روشنی چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی خیرات ہے ______ وہ بھی آپ کی محبت کا داغ رکھتا ہے۔ ہر رات کروڑوں اندھیرے چیر کر تلاش مصطفیٰ کریم ﷺ میں نکلتا ہے اور دامن بھر کر بھی ______ کچھ اور کی حسرت لے کر ڈوب جاتا ہے۔

میری طرح مہ و مہر بھی ہیں آوارہ
کسی حبیب کی یہ بھی ہیں جستجو کرتے
(آتش)

آپ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا سہارا بھی تھے ______ حضرت موسیٰ علیہ السلام علیہ کو طور پر آپ ہی نظر آئے تھے۔

عین سے مراد عصمت رسول کریم ﷺ ہے یعنی آپ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں معصوم ہیں۔

قرآن میں ہے۔ واللہ یعصمک عن الناس(16) اللہ آپ کو لوگوں سے معصوم رکھے گا۔ قرآن ہی ہے انک باعیننا (17) بے شک محبوب آپ ہماری آنکھوں میں ہیں۔ اللہ _ اللہ۔ سنو لوگو ______ غور سے سنو اللہ جل مجدہ کیا فرما رہا ہے؟ یہ آیت قرآنی سن کر ایک عجیب کیفیت ہو رہی ہے ______ جس کو لفظوں میں بیان کرنا ______ لفظوں کی شام کرنا محسوس ہو رہا ہے ______ کیا کروں لفظ نہیں مل رہے کہ اس آیت کا معنی بیان کروں ______ لفظوں کی

صبح ماتم کناں ہے ______ کیاں کروں کہ اس کو بیان کرنے میں رات ڈھلنے
لگی ہے ______ ستاروں سے پوچھتا ہوں تو ان کی آنکھیں جھلملانے لگی ہیں
______ چاند کا چہرہ پھیکا پڑ رہا ہے ______ کہکشاں کا رنگ اڑنے لگا ہے
______ محفل شب برہم ہو رہی ہے ______ ہاں ______ ہاں
______ کچھ ______ کچھ روشنی ہونے تو لگی ہے وہ دیکھو تاریکی کے
پردے چاک ہونے لگے ہیں ۔ آمد صبح کا غلغلہ بلند ہو رہا ہے۔ کائنات کی کتاب کا
باب بدل رہا ہے ______ صحرا کی فضا میں ہوا کا ارتعاش سناٹے کی کوکھ کو چیر
رہا ہے ____ نغمہ ازل کے سر پھوٹنے لگے ہیں ____ فسون شب رخصت
ہونے کو ہے پیام سحر سنو ______ دل کے کان لگا کر سنو ______ اول ما
خلق اللہ نوری (18)____ اللہ تعالیٰ نے سب سے قبل میرے نور کو پیدا فرمایا
__ کنت نبیاً و آدم بین الماء والطین (19)____ میں اس وقت بھی نبی تھا
جب آدم علیہ السلام مٹی اور پانی کے درمیان تھے ______ اب انک باعیننا کی
تلاوت ایک بار پھر کیجئے ______ انشاء اللہ معنی سمجھ میں آ جائے گا۔

چہرہ مصطفیٰ عین قرآن ہے
عاشقوں کی تلاوت پہ لاکھوں سلام

دل کے غنچے یہ معنی سن کر کھلنے لگے ہیں ______ شبنم اپنا منہ دھونے لگی
ہے ______ حسن کا سبزہ انگڑائی لے رہا ہے ______ پتے سرگوشیاں کرنے
لگے ہیں شاخیں سردھنے لگی ہیں ____ درخت وجد میں جھومنے لگے ہیں
______ جذبات وفور جذب سے بے خود ہو رہے ہیں سینے کا تلاطم کہہ رہا ہے۔

جب تذکرہ چھیڑ گیا حسن محبوب کا والضحیٰ کہہ لیا والقمر پڑھ لیا
آیتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی، نعت بھی ہو گئی بات بھی بن گئی
(صائم چشتی)

دلبست ذکر ____ ذکر رسول ﷺ کی محفل ______ پھر اس محفل کے شرکاء ذکر رسول سے تلاوت قرآن کرتے ہوئے ______ نیکیاں سمیٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے کتنے قریب ہو جاتے ہیں **الا بذکر اللہ تطمئن القلوب**(20) اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ اللہ کا ذکر کیا ہے؟ ذکر رسول ﷺ ہی تو اللہ کا احسن ترین ذکر ہے۔ ذکر حسن مصطفیٰ _____ ذکر چہرہ مصطفیٰ _____ ذکر مدینہ ______ ذکر صحابہ ______ ذکر امہات المومنین ______ ذکر اہل بیت ______ ذکر متعلقات مصطفیٰ کریم ﷺ اصل میں ذکر مصطفیٰ ہی ہے ______ اور ذکر مصطفیٰ ذکر خدا ہے۔ اللہ کا ذکر آپ کے بغیر ہو۔ قرآن و سنت میں کہیں ثابت نہیں ______ **ورفعنالک ذکرک** (21) ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند کیا---- اس کا یہی معنی ہے ________ کلمہ میں اکٹھے______ اذان میں اکٹھے ________ نماز میں اکٹھے غور کرو معنی سمجھ میں آ جائے گا۔

خدا کی حمد کرے ذکر مصطفیٰ نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے

ذکر رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند ہے۔ بڑی برکت ہے اس ذکر میں

تن مہینے خلقت رجھی ویکھ یوسف کنعانی
جنہاں محمد عربی ڈٹھا رجھے دو ہیں جہانی
(میاں محمد بخش)

یا پھر اس محبوب خدا ﷺ کے لئے سر کٹانے والوں کا شمار تو کر لو ______ حضرت یوسف علیہ السلام کے حسن مبارک ______ اور عورتوں کا ہاتھ کاٹنا سمجھ میں آ جائے گا _____ کیونکہ حسن یوسف بھی نورانیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک جھلک ہی تو تھی۔

حسن یوسف پہ کٹی مصر کی انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب (رضا)

آپ کے حسن کو کوئی کیا بیان کرے ـــــ جب زباں عاجز آ جائے تو جذبات بولنے لگتے ہیں۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری
(امیر خسرو)

اور یارو یہاں تو وہ خاموش ہو گئے ـــــ جن کو لوگ خدائے سخن کہتے تھے میر تقی میر جیسے جس کا قول ہے "مستقل ہے میرا فرمایا ہوا" خدائے سخن کے ایک شعر کا ذکر محفل میں ہو رہا تھا۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیئے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے
(میر تقی میر)

یہ عاشقان مصطفیٰ ﷺ کی محفل تھی ـــــ حسن مصطفیٰ ﷺ کے متوالوں کا اجتماع تھا ـــــ ایک عاشق رسول ﷺ کے دل میں یہ پھول سے تشبیہ کھب کر رہ گئی ـــــ میر نے مجازی محبوب کے ہونٹوں کی نزاکت و نرماہٹ کو بیان کیا تھا اور انتہا کر دی تھی ـــــ اب محبوب خدا کا نعت خوان اردو شاعری کی نوک پلک سنوارنے لگا ـــــ اور واقعتہً خدائے سخن اگر یہ تشبیہ سن لیتا تو اپنے دیوان کو اس ایک شعر کی نذر کر دیتا ـــــ آپ بھی محبوب خدا کے ہونٹوں کی شان سنیے اور سر دھنیے

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

(رضا)

○ ص سے مراد صلوٰۃ ہے یعنی اللہ کی صلوٰۃ فرشتوں کی صلوٰۃ اتنے فرشتوں کی کہ بیت المعمور میں ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں فراغت کے بعد پھر کبھی ان کی باری نہیں آتی۔ امام ترمذی، ابن ماجہ اور امام بزار نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم صلوٰۃ دیتے ہوئے اپنی ذات سے ابتداء فرمائی۔ اس کے بعد ملائکہ کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس رحمت خاص کے ساتھ انبیاء و رسل میں سے آپ کو خاص فرمایا اور آپ کو تمام مخلوق میں اولیت بخشی اور یہ تحفہ بخشا ہے تم اسے شکریہ کے ساتھ قبول کرو اور آپ کی خدمت عالیہ میں کثرت سے صلوٰۃ و سلام پیش کرو کیونکہ

کوئی گل باقی رہے گا نے چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا
ہم صغیر و باغ میں ہے کوئی دم کا چہچہا
بلبلیں اڑ جاییں گی سونا چمن رہ جائے گا
اطلس و کم خواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
حشر تک نام و نشان پنج تن رہ جائے گا
جو پڑھے گا صاحب لولاک پر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا
سب فنا ہو جائیں گے کافی و لیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

(مولانا کفایت علی مرادآبادی، شہید جنگ آزادی ۱۸۵۷ء)

○ ہاں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک ادب سے لینا بڑی ہی برکتوں کا باعث ہے

ہر کس قسم باں کہ عزیز است می خورد
سوگند کردگار بجان محمد است
(غالب)

ہر کوئی اپنے عزیز کی قسم اٹھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی جان کی قسم کھا رہا ہے۔

حضور انور ﷺ کے وصال کے بعد جب جسم اطہر تخت پر کفنا کرلٹا دیا گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ فوج در فوج آپ کے جسد اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق پہلے مدینہ منورہ کے مردوں نے پھر عورتوں نے اس کے بعد بچوں نے باری باری فوج در فوج آپ کے جسد اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کیا ـــــ یہ سلسلہ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا۔ یہی آپ کا جنازہ تھا جو امت نے اپنے گناہ بخشوانے اور اپنے دامن میں صلوٰۃ و سلام کی برکتیں سمیٹنے کے لئے پڑھا۔ سبحان اللہ اس بے مثل نبی ﷺ کا وصال بھی ایک معجزہ تھا۔

سیل انوار رحمت رواں جو ہوا
نور ہی نور تھا جس طرف دیکھیے
دیدہ و دل اجالوں میں ڈوبے ہوئے
جلوہ طور تھا جس طرف دیکھیے
(کاوش)

وہ کیا سماں ہو گا جب سارے انسان آپ کی بارہ گاہ میں کھڑے اپنے گناہوں کی بخشش کا سامان کر رہے ہوں گے، گناہ سے پاک ہستی کے لئے جنازے کی یہ

صورت کہ وصال کے بعد بھی امت کا کتنا خیال ہے۔ وہ کیا عالم ہو گا، آسمان کو بھی ان گناہگاروں پے رشک آ رہا ہو گا۔

ہوا عبیر فشاں است و ابر گوہر بار
جلوس گل بہ سریر چمن مبارک باد
(غالب)

ہر آدمی کے ساتھ 360 فرشتے ہوتے ہیں ___ بلکہ کائنات کا کوئی حصہ بھی ان ملائکہ کے وجود سے خالی نہیں _ یہ اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور ہمیشہ وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

دوسری روایت کے مطابق

دن رات ہر آدمی کے ساتھ دس دس فرشتے ہوتے ہیں۔ ان دس میں سے دو فرشتے انسان کے ہونٹوں پر مقرر ہیں _____ جیسے ہی وہ صلوۃ و سلام پیش کرتا ہے فرشتے اسے محفوظ کر کے رسول کریم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیتے ہیں (35)

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں تقسیم فرمایا۔ اس میں سے نو حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ باقی مخلوق

حدیث معراج میں ذکر ہے۔

آسمان میں چڑ چڑاہٹ پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں چار انگلیوں کے برابر ایسی جگہ نہیں جہاں کوئی نہ کوئی فرشتہ اللہ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو۔

امام طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً" روایت کیا ہے۔

سات آسمانوں میں سے کوئی ایک بالشت جگہ بھی نہیں جہاں کوئی فرشتہ حالت قیام، رکوع یا سجود میں نہ ہو۔

یہ سارے فرشتے حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں درود بھیج رہے ہیں۔ بس اب اس سے زیادہ کیا عرض کیا جائے کہ ـــــــ لوگو فرشتوں کے ساتھی بن جاؤ ـــــــ تم بھی اس پر درود پڑھو جس پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیج رہے ہیں۔ یہ حضور ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

دونوں جہاں کی نعمت ہے مٹھیوں میں تری
بوسیدہ کپڑوں والے ٹوٹے مکان والے
(جگر)

○ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی طرف صرف صلوۃ کی نسبت ہے سلام کی نہیں ـــــــ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلام کے دو معنی ہوتے ہیں۔

1- تحیتہ 2- انقیاد

اللہ تعالیٰ اور ملائکہ تحیۃ و انقیاد سے پاک ہیں جب کہ انسان تحیۃ وانقیاد دونوں سے متصف ہے۔ اس لئے ان کو سلام کا حکم دیا۔ یہ مومنین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے ـــــــ رحمت کی بات کہاں سے شروع کی جائے اور کہاں ختم کی جائے ـــــــ کچھ رحمتیں ـــــــ نسبتوں بھری رحمتیں سنیں صلوۃ و سلام پڑھتے ہوئے اگر دل و دماغ میں حلیہ مبارک کے نقوش ہوں تو کیفیت ہی عجیب ہوتی ہے۔ اس کو اصطلاح میں شمائل کا بیان کہتے ہیں ـــــــ بقول مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی شہید جنگ آزادی 1857ء

نبی کے جو شمائل کا بیان ہے
محبوں کے لئے آرام جان ہے
زبان ہند میں اس کو سناؤں
رلاؤں عاشقوں کو، اور ہنساؤں
(کافی)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرآن حکیم کے رمز شناس تھے۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادا شناس۔ آیئے ان کو دیکھیں۔ ان کی محبتوں کے گلستانوں کے ذرا سیر کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ

حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے
(رضا)

آپ جیسا ہونا تو بڑی بات ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں جیسا ہو جائے تو بڑی بات ہے۔

بے مثال کی ہے وہ مثال حسن
خوبی یار کا جواب کہاں۔
(حسرت)

اور حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں۔

مارائیت شیئا قط احسن منہ

اے مثل تو در جہاں نگارے
یزداں دگرے نہ آفریدہ
(جگر)

جسم مبارک کیا تھا، معلوم ہوتا تھا کہ چاندی میں ڈھالا گیا ہے، چمکتا ہوا، مہکتا ہوا

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
(رضا)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

فھو احسن عندی من القمر

ترجمہ _ آپ چاند سے بھی زیادہ حسین تھے

حسن مہ گرچہ بہنگام کمال اچھا ہے
اس سے یہ مرا مہ خورشید جمال اچھا ہے
(غالب)

اگلا عاشق مصطفیٰ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذہب محبت کا پسند کرنے والا ہے

چہرہ حضور کا ہے قرآن کھلا ہوا
ہر اک ادا ہے رفعت عرفان لیئے ہوئے
آنکھیں حضور کی ہیں کہ رحمت کے میکدے
ہر ہر ادا ہے نشئہ ایمان لیئے ہوئے

موئے مبارک نہ گھنگریالے، نہ سخت بس گیراہ گیر

صفا از عقدہ دلہا است آں زلف معقدرا
بحمد اللہ کہ ربطے ہست با مطلق مقیدرا

موئے مبارک کانوں کی لو تک جھولتے رہتے اور کبھی شانوں کو چوم چوم لیتے، کبھی دو دو زلفیں پڑی ہیں، کبھی چار چار گیسو بکھرے ہیں۔

زلف سیاہ ہش صد دل بدامے (جگر)

ترجمہ _ سیاہ زلف سے سینکڑوں دل بندھے ہوئے ہیں۔

چشم مبارک سیاہ اور سفیدی میں سرخ ڈورے، ہمیشہ جھکی جھکی رہتیں۔

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود

آبروئے مبارک انتہائی لمبی لمبی اور انتہائی خوبصورت۔

آں تیغ آبرو واں تیر مژگاں
آمادہ ہر یک بہر قتل عامے
(جگر)

تذکرۂ شمائل سامنے رکھ کر درود و سلام پڑھنے والا ایمان کی عجیب حلاوت پاتا ہے دل کا سبزہ زار گلوں کو شرمانے لگتا ہے۔ دھڑکتا ہوا دل ____ اس میں محبت بھرے جذبات کا تلاطم ____ خوشی کی امید ____ بے قرار نگاہیں ____ دل میں پتا نہیں کیا کیا سما جاتا ہے۔ اور دل میں بے اختیار یہ خواہش اٹھتی ہے کہ کاش ایک بار ____ صرف ایک بار۔ بس اس سے آگے کچھ نہیں ____ کچھ نہیں ____ اگر کچھ ہے بھی تو صرف اتنی خواہش کہ

عرش جس خوبیِ رفتار کا پامال ہوا
دو قدم چل کر دکھلا سرو خراماں ہم کو

بینی مبارک نہایت اونچی

اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

رخسار مبارک ہموار و تاباں

جن کے آگے چراغ قمر جھملائے
ان عزاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام
(رضا)

دہن مبارک کشادہ، چشمۂ علم و حکمت۔

گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

دندان مبارک نہایت چمکیلے ____ اگلے دانتوں میں جھری ہے، جب ہنستے ہیں تو چمک اٹھتے ہیں۔

دندان پاک سے ہیں دمکتے گہر بھی ماند
اور لب خراج لعل بد خشاں لیئے ہوئے

(کلوش)

ریش مبارک گھنی تھی ____ چند بال سفید باقی سیاہ اور سیاہی مائل سرخ جو تمہید سفیدی تھے۔

مہ کو گھیرے ہوئے ہے سنہری کرن
یا لب جو ہے خورشید پر تو فگن
موج دریا رواں ہے کنار چمن
خط کی گرد دھن وہ دل آرا پھبن
سبزۂ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
(اختر حامدی)

دونوں شانوں کے درمیان کچھ فاصلہ تھا۔ اس بیچوں بیچ چاندی کی طرح صاف شفاف صراحی دار گردن اور اس کے بالکل پیچھے مہر نبوت۔

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام
(رضا)

ہتھیلیاں پر گوشت' ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ____ کلائیاں لمبی لمبی ____ جس پر دست کرم پھیرا شفا یاب ہوا ____ انگشت مبارک لمبی لمبی ____ سینہ مبارک فراخ و کشادہ ____ شکم مبارک سینے سے بالکل ہموار ____ پائے مبارک پر گوشت اور گہرے۔ اور خرام ناز ایسا کہ شرمائے شرمائے' جھکے جھکے۔ جیسے نشیب سے فراز کی طرف جار رہے ہوں بظاہر آہستہ آہستہ مگر تیز تیز۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(رضا)

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آپ کو بڑے محبت بھرے اسلوب پر پکارا ہے _____ مزمل کہہ کر بلایا _____ مدثر کہہ کر بلایا _____ محمد رسول اللہ کہہ کر ہمیں آپ کا نام لینا سکھایا کیا اللہ پسند فرمائے گا کہ اس کے محبوب کو اے محمد اے محمد کہہ کر بلایا جائے _____ مذہبی فرعون جب وحشی قلم چلاتے ہیں تو ایمان لرز جاتا ہے _____ قرآن میں ایسا اسلوب ہے ہی نہیں جو ان مذہبی جرائم پیشہ لوگوں کا چلن بن گیا ہے۔

قرآن میں سارے انبیاء علیہم السلام کو نام لے کر مخاطب فرمایا گیا _____ آپ بھی پڑھ لیں

یا آدم اسکن انت و زوجک الجنه (22) **یانوح اهبط سلام منا**(23) **یا ابراہیم قدصدقت الرویا** (24) **یا داود اناجعلنٰک فی الارض خلیفۃً** (25) **یا عیسیٰ ان متوفیک ورافعک الیّ** (26) **یاذکر یا ان نبشرک بغلام** (27) **یا یحیٰ خذ الکتاب بقوة** (28)

اسی طرح کی دوسری امثلہ بھی کثیر ہیں۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام رسل میں ممتاز مقام عطا فرمایا ہے اور تمام مخلوق سے افضل بنایا ہے۔ یہ بات اس آیت سے بھی بخوبی سمجھ میں آتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر حضرت ابرہیم علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔

انا اولیٰ الناس بابراہیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی (29) (

اس آیت میں خلیل کا نام لیا گیا ہے اور حبیب کا لقب ذکر کیا گیا _ یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔ اسی بنا پر علما نے آپ کو ممتاز کہا اور آپ کے مرتبے کو سب سے بلند قرار دیا۔ اگر کسی جگہ پر بھی آپ کا نام لیا جاتا ہے تو اس میں نہایت حکمت ہوتی ہے۔

○ النبی پر الف لام عہد کا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ پہلے آپ کا ذکر ہوا ہے یا

اس کو غلبہ کے لئے مانا جائے جیسا کہ المدینہ الکتاب وغیرہ میں ہے کیونکہ اب آپ ہی کی نبوت معروف و مسلم ہے اور آپ اس میں تمام انبیاء سے مقدم ہیں۔

○ اس آیت میں اسم جلالت لفظ اللہ کا ذکر ہے۔ جو اسم اعظم ہے۔ اللہ کے غیر کو اللہ سے تعبیر کرنا اسلام میں منع ہے۔ کیونکہ قرآن ارشاد ہوا۔

هل تعلم له سميا (30)

○ اس آیت درود میں ملائکہ کے بجائے ملئکته ہے یہ ضمیر کی طرف مضاف ہے تشریف و تعظیم کی وجہ سے اس میں عموم ہے۔ سبحان اللہ صلوٰۃ و سلام فرشتوں کی سنت ہے۔ اللہ اللہ فرشتوں کی تفصیل سنیئے۔ ملائکہ مقربین بھی ہیں' حاملین عرش بھی' سات آسمانوں پر رہنے والے' جنت و دوزخ پر متعین' شکل و صورت پر مقرر' پہاڑوں' دریاؤں بادل اور بارش برسانے والے' شکم مادر و نطفہ پر نگران' افلاک و نجوم کو جاری رکھنے والے خاوند کی نافرمان بیوی پر لعنت کرنے والے' جمعہ کے دن لوگوں کے نام لکھنے والے' نمازیوں کی قرات پر امین کہنے والے ______ اور حضور انور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہمارا صلوٰۃ و سلام پہنچانے والے۔ فرشتے ہمارے دائیں بائیں ______ فرشتے ہمارے آگے پیچھے مسلسل درود بھیج رہے ہیں۔ ہم بھیجیں نہ بھیجیں وہ تو درود بھیج رہے ہیں ______ ہم کو خبر تک نہیں ______ ۔ قرآن حکیم ہمیں بتا رہا ہے' ہاں قسم ہے ان پر باندھے صف به صف کھڑے فرشتوں کی (31) حضور ﷺ کی قسم بھی اللہ نے کھائی۔ (32)

کھائی قرآن نے خاک گزر کی قسم

اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(رضا)

محبوب دو عالم ﷺ کی شان مبارک عزیز ہونا بھی ہے (33) اتنا عزیز کہ خدا آپ کی جان کی قسم کھاتا ہے (34)

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے فرما رہے ہیں "میں رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو ہر گز نہ چومتا اسی لئے حجر اسود کا یہ ادب ہے کہ اگر اس سے ہاتھ مس نہ ہو سکیں تو اپنی ہتھیلیوں کو حجر اسود کے سامنے کر کے اپنے ہاتھ ہی چوم لئے جائیں۔ یہ نسبت رسول ﷺ کا کمال ادب ہے۔ (35)

○ حضرت عمروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ نے جب پہلے پہل تاجدار دو عالم ﷺ کی زیارت کی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ حضور ﷺ کے وضو کے پانی کو لپکنے کے لیئے ایک خلقت ٹوٹی پڑ رہی ہے کوئی چہرہ پر مل رہا ہے کوئی ہاتھوں پر مل رہا ہے۔ عجب ذوق و شوق کا عالم ہے (36)

○ ایک روز حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کے وضو کا پانی ایک لگن میں لیئے باہر آئے تو صحابہ کرام ٹوٹ پڑے، جس کو یہ پانی مل گیا اس نے اپنے چہرے پر مل لیا (37) ______ اس پانی کو سرکار دو عالم ﷺ کے چہرہ انور سے نسبت ہو گئی تو یہ اتنا مقدس ہو گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے اپنے چہروں پر مل رہے ہیں۔ سبحان اللہ۔

○ حضور انور ﷺ نے منیٰ میں سر مبارک حلق کرایا نصف موئے مبارک حضرت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائے اور ازواج مطہرات اور تمام صحابہ کرام میں تقسیم فرمائے ____ ہر ایک کو ایک ایک یا دو دو ملے ____ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پیشانی مبارک کے بال طلب فرمائے عطا کیئے گئے ____ یہ موئے مبارک انہوں نے برکت کے لئے ٹوپی میں رکھ لئے اور اس کی برکت سے ہر مہم میں فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے (38) ____ ازواج مطہرات کو جو موئے مبارک ملے تھے ان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عطا کردہ موئے مبارک آج بھی روہڑی۔ (سندھ پاکستان) میں ایک عظیم الشان عمارت میں محفوظ ہیں جس کی دیوار پر موئے مبارک کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

○ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص ریش مبارک کے بال اتار رہا تھا۔ صحابہ کرام گھیرا ڈالے بیٹھے تھے نہیں چاہتے تھے کہ کوئی بال ان کے ہاتھ میں آنے کی بجائے زمین پر گر جائے (39)

○ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک تراشہ، ناخن ____ ان کے گلے، منہ اور سجدے کی جگھوں پر رکھی جائیں ____ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا (40)

○ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے مس فرمایا تو انہوں نے عمر بھر پیشانی کے وہ بال نہیں کٹوائے جن سے دست مبارک مس ہوا تھا یہاں تک کہ وہ اتنے بڑھ گئے کہ جب وہ کھولتے تو زمین سے لگ جاتے (41) ____ ان بالوں کو کیوں نہ کٹوایا ____ اس لئے کہ ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے نسبت تھی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا کرتے تھے ____ اس میں لوہے کا ایک کنڈا تھا ____ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کنڈے کو بدلنا چاہا تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا (42) کیونکہ اس کنڈے کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک لگایا تھا ____

○ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے جس پیالے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پلایا صحابہ کرام نے تبرکاً" اس میں پانی پیا اور اس پیالے کو اس بلند پایہ نسبت ہی کی وجہ سے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس محفوظ کر لیا (43)

○ ایک صحابی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر شریف اس لئے طلب فرمائی کہ اس میں کفنائے جائیں اور وہ اس میں کفنائے گئے۔

○ جس چارپائی یا تخت پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا اسی تخت پر حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لے جایا گیا۔ جب یہ تخت پرانا ہو گیا تو اس

کی بوسیدہ لکڑیاں سرکار دو عالم ﷺ کی نسبت کی وجہ سے چار ہزار درہم میں ہدیہ کی گئیں (44) _____ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کی بوسیدہ چادر شریف بیس ہزار درہم میں حاصل کی یہی چادر شریف پھر ان کا کفن بنی (45)

○ ملک شام سے حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو سرکار دو عالم ﷺ کی قبر مبارک سے لپٹ گئے، زارو قطار رونے لگے چہرہ مبارک خاک آلود ہو گیا _____ خاک تو خاک ہی ہے مگر یہ خاک حضور اکرم ﷺ کی نسبت شریفہ سے اس قابل ہو گئی کہ حضرت بلال حبشی کے چہرہ انور کا غازہ بنے۔

عظمت ہے خاص پاک مدینے کی خاک کو
خورشید بھی گیا تو وہاں سر کے بل گیا
(اقبال)

○ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی عادت شریف تھی کہ وہ منبر شریف پر سرکار دو عالم ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ کو اپنے ہاتھوں سے مس کرکے چہرہ پر پھیر لیا کرتے تھے (46)

○ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں سواری نہ کرتے اور فرماتے _____ مجھے شرم آتی ہے۔ کہ جس زمین پر سرکار دو عالم ﷺ چلے ہوں اس کو اپنے جانور کے سموں سے روندوں (47)

○ یہ ایک انسان اعظم ﷺ سے انسانوں کی محبت کی مثالیں ہیں۔ ابن آدم کی تاریخ کے سکالر اس محبت کی نظیر ڈھونڈنا بھی چاہیں تو نہ مل سکے گی _____ آپ سے تو پتھروں نے بے مثال محبت کی ہے _____ لکڑی کے ستون کو آپ کی محبت میں رونے نے اسے زندہ انسانوں کی صف میں لا کھڑا کیا _____ یہاں اقبال جیسے عشق کے راہ نورد کو کہنا پڑا

دل ز عشق او توانا می شود
خاک ہمدوش ثریا می شود
(اقبال)

○ ابتدائی دور میں سرور کائنات ﷺ مسجد نبوی میں کھجور کے ایک خشک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ اس وجہ سے آپ کو کافی دیر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر یہ بات شاق گذری۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے لئے ایک منبر بنوالیا جائے جس پر بیٹھ کر آپ خطبہ ارشاد فرمایا کریں روایات کے مطابق ایک خاتون کے بیٹے نے یہ منبر بنا کر پیش کیا۔ جب اگلے جمعہ آپ نے منبر پر بیٹھ کر خطبہ شروع کیا تو اس تنے نے محسوس کیا کہ آج محبوب نے مجھے چھوڑ کر منبر کو زینت بخشی ہے چنانچہ وہ رونا شروع ہو گیا۔ مجلس میں حاضر تمام صحابہ نے اس کے رونے کی آواز کو سنا جب آقا ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ منبر سے اتر کر اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر دست رحمت رکھا جس پر وہ سسکیاں لیتا ہوا بچوں کی طرح خاموش ہو گیا (48)

لکڑی کا ایک خشک اور بے جان ستون جو کہ علم و ادراک کی کیفیات سے نا آشنا ہے بلکہ علم و ادراک سے محروم ہے حضور علیہ السلام کے عشق میں زندوں سے زیادہ زندہ ہو کر کائنات عشق کی راہوں کا تعین کر رہا ہے۔ یہی واقعہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پر محبت لہجہ میں بیان فرمایا ہے۔ اشعار مع ترجمہ پیش خدمت ہیں۔

استن حنانہ در ہجر رسول
نالہ میزد ہمچوں ارباب عقول

رسول پاک ﷺ کے فراق میں کھجور کا ستون انسانوں کی طرح رو دیا۔

درمیان مجلس وعظ آنچناں
کزوے آگاہ گشت ہم پیروجواں

وہ اس طرح رویا کہ تمام اہل مجلس اس پر مطلع ہو گئے۔

در تحیر ماند اصحاب رسول
کزچہ مے نالہ با عرض وطول

تمام صحابہ حیران ہوئے کہ یہ ستون کس سبب سے سراتپا محو گریہ ہے۔

گفت پیغمبرچہ خواہی اے ستون
گفت جانم از فراقت گشت خوں

آپ ﷺ نے فرمایا اے ستون تو کیا چاہتا ہے اس نے عرض کیا میری جان آپ کے فراق میں خون ہو گئی ہے۔

از فراق تو میراچوں جان سوخت
چوں نالم بے تو اے جان جہاں

اے جان جہاں آپ کے فراق میں تو میری جان نکل گئی میں آپ کے فراق میں کیوں نہ روؤں۔

مسندت من بودم از من تاختی
برسر منبر تو مسند ساختی

پہلے میں آپ کی مسند تھا اب آپ نے مجھ سے کنارہ کش ہو کر منبر کو مسند بنا لیا۔

پس رسولش گفت اے نیکو درخت
اے شدہ باسر تو ہم ازبخت
گر ہے خواہی ترانخلے کنند
شرقی و غربی زتو میوہ چنند

آپ نے فرمایا اے وہ درخت جس کے باطن میں خوش بختی ہے گر تو چاہے تو تجھ کو پھر ہری بھری کھجور بنا دیں حتیٰ کہ مشرق و مغرب کے لوگ تیرا پھل کھائیں۔

یاوراں عالم حقت سروے کنند
تاترو تازہ بمانی تاابد

یا اللہ تجھے اگلے جہاں بہشت کا سرو بنا دے اور تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تروتازہ رہے۔

گفت آں خواہم کہ دائم شد بقاش
بشنو اے غافل کم از چوبے مباش

اس نے عرض کیا میں وہ بننا چاہتا ہوں جو ہمیشہ رہے اے غافل تو بھی بیدار ہو اور ایک خشک لکڑی سے پیچھے نہ رہ جا۔

یعنی جب ایک لکڑی درالبقاء کی طلب گار ہے تو انسان کو تو بطریق اولی اس کی خواہش اور آرزو کرنی چاہئے۔

آں ستون رادفن کرد اندر زمین
کہ چومردم حشر گردد یوم دیں

اس ستون کو زمین میں دفن کیا گیا قیامت کے دن اسے انسانوں کی طرح اٹھایا جائے گا (49)

یہ محبتوں کے تاج محل دیکھ کر انسان بے اختیار کہہ اٹھتا ہے۔

تیرے ہوتے جنم لیا ہوتا
کوئی مجھ سا نہ دوسرا ہوتا
سانس لیتا تو اور میں جی اٹھتا
کاش مکے کی میں فضا ہوتا
ہجرتوں میں پڑاؤ ہوتا میں
اور تو کچھ دیر کو رکا ہوتا
تیرے حجرے کے آس پاس کہیں
میں کوئی کچا راستہ ہوتا

بیچ طائف بوقت سنگ زنی
تیرے لب پہ بجی دعا ہوتا
کسی غزوہ میں زخمی ہو کر میں
تیرے قدموں میں جا گرا ہوتا
کاش احد میں شریک ہو سکتا
اور باقی نہ پھر بچا ہوتا
تیری کملی کا سوت کیوں نہ ہوا
تیرے شانوں پہ جھولتا ہوتا
چوب ہوتا میں تری چوکھٹ کی
یا تیرے ہاتھ کا عصا ہوتا
تیری ناپاکیزہ زندگی کا میں
کوئی گمنام واقعہ ہوتا
لفظ ہوتا کسی میں آیت کا
اور تیرے ہونٹ سے ادا ہوتا
میں کوئی جنگجو عرب ہوتا
اور تیرے سامنے جھکا ہوتا
میں بھی ہوتا تیرا غلام کوئی
لاکھ کہتا نہ میں رہا ہوتا
سوچتا ہوں میں تب جنم لیتا
جانے پھر کیا سے کیا ہوا ہوتا
چاند ہوتا ترے زمانے کا
اور تیرے حکم سے بٹا ہوتا

پانی ہوتا اداس چشموں کا
تیرے قدموں پہ بہ گیا ہوتا
پودا ہوتا میں جلتے صحرا میں
اور تیرے ہاتھ سے لگا ہوتا
تیری محبت مجھے ملی ہوتی
میں بھی تب کتنا خوشنما ہوتا
مجھ پہ پڑتی جو تری چشم کرم
آدمی کیا میں معجزہ ہوتا
ٹکڑا ہوتا میں ایک بادل کا
اور تیرے ساتھ گھومتا ہوتا
آسمان ہوتا عہد نبوی کا
تجھ کو حیرت سے دیکھتا ہوتا
خاک ہوتا میں تری گلیوں کی
اور تیرے پاؤں چومتا ہوتا
پیڑ ہوتا کجھور کا میں کوئی
جس کا پھل تو نے کھا لیا ہوتا
بچہ ہوتا غریب بیوہ کا
سر تیری گود میں چھپا ہوتا
رستہ ہوتا ترے گزرنے کا
اور تیرا رستہ دیکھتا ہوتا
بت ہی ہوتا میں خانہ کعبہ کا
جو تیرے ہاتھ سے فنا ہوتا

مجھ کو خالق بناتا غار حسن
لور میرا نام بھی حرا ہوتا

(حسن نثار)

حسن نثار کی طرح

آپ کے جس غلام کا ساغر دل مئے عشق نبی ﷺ سے چھلک رہا ہو---- وہ ہر گھڑی مٹنا چاہتا ہے تاکہ مٹ کر نامور ہوجائے ------- یہ محبت کے قاعدے ہیں---- دنیا کے قاعدوں کے بالکل برعکس ------ یہ عشق کا غیر مطبوعہ دستور ہے جسے صرف مکتب عشق کے طالب علم اپنے دلوں پر کھدواتے ہیں تاکہ سند رہے اور کل قیامت کے روز کام آئے۔ یہ مٹنا بڑا ہی بابرکت ہے۔

مجھے خاک میں ملا کے میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پہ مٹا ہوں کیا غرض ہے نشاں سے

بعض غلامان مصطفیٰ ﷺ شاید اسی لیے اپنی قبروں کے نشانات تک مٹانے کی وصیت کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوتے ہیں۔ تاکہ ادھر سے ہر نشان مٹ جائے اور ادھر نام ہوجائے۔

بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا

(رضا)

اس بے نشاں ہونے میں ناموری کی وجہ

وہ بشر ہو کے بھی ہیں بے سایہ
بے نشاں ان سے عیاں ہوتا ہے

(سید اکرام شاہ جیلانی)

یہی بے نشان نامور ہوتے ہیں جو گمنامی میں رہ کر دین کے راستے میں عزیمت کے دیئے جلاتے ہیں سرکار مدینہ ﷺ کے نور مبارک سے مستنیر دانائی و حکمت کے چراغ روشن کرتے ہیں۔ اندھیروں میں اجالا کرتے ہیں ---طوفانوں کے منہ پھیر دیتے ہیں ---- سیلابوں کے رخ موڑ دیتے ہیں --- بھٹکے ہوؤں کو صراط مستقیم کی راہ پر لگا دیتے ہیں ---- مایوسی کی تاریکی میں کھو جانے والوں کو جینے کا حوصلہ دیتے ہیں --- موت کے آئینے میں زندگی کا چہرہ دکھاتے ہیں ---- دشمنوں کو سینے سے لگاتے ہیں --- خوں کے پیاسوں کو معاف کر دیتے ہیں ----- ملت کی کایاپلٹ دیتے ہیں شاہوں کو قدموں پر جھکاتے ہیں ---- کمزوروں کو آنکھوں پر بٹھاتے ہیں ----- لوگ ان کو مقدر کا سکندر کہتے ہیں لیکن وہ در مصطفیٰ ﷺ سے کرم سکندری کے سوالی ہوتے ہیں

کرم اۓ شہ عرب و عجم کہ کھڑے ہیں منتظر کرم
وہ گدا کہ عطا کیا تو نے جن کو دماغ سکندری

(اقبال)

زندگی گزر رہی ہے گو ہردم جواں ہے ---- صدیوں پہ صدیاں گزرتی جارہی ہیں ---- ہر لمحہ رسول کریم ﷺ کا ذکر بلند ہورہا ہے ---- اللہ تعالیٰ کے ساتھیوں میں اضافہ ہورہا ہے ---- اللہ تعالیٰ کے ساتھی؟ ہاں ہاں اللہ کریم کے ساتھی ---- وہ اس طرح کہ رسول

کریم ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے بلند فرمایا ہے اب جو بھی یہ ذکر کرے گا وہ اللہ کریم کا ساتھی ہی تو ہو گا ---- آپ کے ذکر کے طفیل شہنشاہیاں بانٹی جارہی ہیں انسانوں کے مقدر کی تاریک راتیں روشن دنوں میں بدل رہی ہیں --- گناہوں کی سیاہیاں ڈھل رہی ہیں ---- دل پاک ہورہے ہیں ---- ایمانوں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہورہی ہیں - حضور سرور کائنات ﷺ کے ذکر کی بلندی دیکھیے کہ ازل سے ابد تک اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر جاری رہے گا اور یہی " ورفعنالك ذكرك " کی تفسیر ہے -

ذکر او سرمایہ ایمان بود

ہر گدا ازیاداو سلطان بود

(مولانا روم)

عالم اسلام میں کسی بھی درسگاہ کی --- خواہ وہ حرم کعبہ میں ہی کیوں نہ قائم ہو --- یہ پہلی ذمہ داری ہے کہ سب سے پہلے وہ مقام مصطفیٰ ﷺ سکھانے کی طرف توجہ کرے ، جس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت نہیں اتاری تاکہ مسلمان اس نعمت کی قدر اور شکر کرتے ہوئے اس کے سرتاپا غلاموں میں شامل ہو اور وہ زندگی کی رزم گاہ میں جہاں جاہلیت اور ارتداد کے پرچم ہر طرف لہرا رہے ہیں ، خیمۂ مصطفوی ﷺ اور لوائے احسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سایہ میں آجائے اور زندگی کے ہر محاذ پر خواہ وہ فکری و اعتقادی ہو یا عملی و انتظامی ، اخلاقی و اجتماعی

ہویا تمدنی و سیاسی اسلام کی سربلندی کے لیے اپنے آپ کو وقف کردے۔ یہی ایمان ہے اور اسی نسبت رسول ﷺ سے انسان مومن کہلاتا ہے:

عالم ہے فقط مومن جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحب لولاک نہیں

(اقبال)

سول کریم ﷺ وہ فرد اکمل ہیں جن کے مرتبہ کی بلندی اور شان رفعت کے ادراک میں انسانی عقل بلکہ عقل کی عقل تک حیران و عاجز ہے، آپ کے محامد کی گنتی، مناقب کے شمار، فضائل و کمالات کے احصاء میں سب اولین و آخرین پریشان و قاصر ہیں، ادراک حقیقت کا طالب آخر کار اپنی عاجزی کو یوں بیان کرتا ہے۔

تم ذات خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو
اللہ کو معلوم کیا جانیے کیا ہو

مطالعہ قرآن ایمان کی تازگی کے لیے ضروری ہے اور مطالعہ صاحب قرآن ﷺ خود ایمان کے لیے ضروری ہے۔ ایمان جان ایماں ﷺ کے حسن مبارک کی خیرات ہے۔ جس کے پاس یہ خیرات ہوگی وہ جب قرآن پڑھے گا تو اس کو ہر ہر لفظ قرآنی میں اپنے آقا کریم ﷺ کی عظمت کے نقوش ملیں گے اور وہ قرآن کی ہر ہر زیر زبر سے اپنے آقا کریم کی عظمتوں کا ادراک کرے گا ہر ہر آیت پر اسے چونکنا

پڑے گا اور آخر اسے ایک خوشبو ملے گی اور وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا۔

کہیں نہ دیکھا، کہیں نہ پایا جمال ایسا، کمال ایسا
دکھائے کوئی اگر ہو دعوی جمال ایسا، کمال ایسا

مومن کے دل پر جب یہ نقش ہو گا تو اسے ایمان کی ایک انوکھی لذت نصیب ہو گی۔

مطالعہ قرآن سے پہلے مطالعہ صاحب قرآن ﷺ اس لیے بھی ضروری ہے کہ مذکورہ نقش محبت جتنا گہرا ہو گا، شاہکار ربوبیت کی عظمتیں اتنی ہی آشکارا ہوتی چلی جائیں گی اور غلام رسول عربی ﷺ بے اختیار ہو کر پکار اٹھے گا کہ لوگو دیکھو--- دیکھو میرے آقا کریم ﷺ کی عظمتوں کا عالم دیکھو میرے آقا جس طرح کلام فرمائے ہیں--- قرآن اسی طرح کلام کا حکم فرماتا ہے---- میرے آقا جس طرح چلتے ہیں--- قرآن اسی طرح چلنے کا حکم فرماتا ہے میرے آقا جس طرح کھانا تناول فرماتے ہیں--- قرآن اسی طرح کھانا کھانے کا حکم فرماتا ہے۔ میرے آقا جس طرح بیٹیوں کی تربیت فرماتے ہیں----- قرآن اسی طرح اولاد کی تربیت کا حکم فرماتا ہے---- میرے آقا جس طرح نماز پڑھتے ہیں--- قرآن اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیتا ہے----- میرے آقا جس طرح سجدہ کرتے ہیں--- قرآن اسی طرح سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے--- میرے آقا جس طرح نکاح

فرماتے ہیں --- اسی طرح قرآن نکاح کا حکم دیتا ہے ----- میرے آقا جس طرح یتیموں پر شفقت فرماتے ہیں --- قرآن اسی طرح یتیموں پر شفقت کا حکم دیتا ہے میرے آقا جسطرح تجارت فرماتے ہیں --- قرآن اسی طرح تجارت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن میرے آقا کریم ﷺ کے عمل کو بیان فرماتا ہے --- کان خلقه القرآن (قرآن آپ کا اخلاق ہے) کا یہی معنی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کے جواب میں صاحب قرآن ﷺ نے فرمایا: مغفرت میرا راس المال ہے --- عقل میری اصل دین محبت میرا اثاثہ --- شوق میرا مرکب ہے --- ذکر الٰہی میرا انیس --- توکل میرا خزانہ --- حزن میرا رفیق --- علم میرا ہتھیار --- صبر میری چادر ---- رضائے الٰہی میرا مال غنیمت --- عاجزی میرا فخر --- زہد میرا پیشہ --- یقین میری قوت --- صدق میرا شفیع --- طاعت میرے لیے کافی --- مجاہدہ میری عادت --- غم میرا اپنی امت کے لیے ---- اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ ۵۰

فدا ہوں آپ کی کس کس ادا پر
ادائیں لاکھ اور بے تاب دل ایک

رسول کریم ﷺ کی سیرت بے مثل ہے۔ آپ حسن صورت، تناسب اعضاء، اعتدال حرکات وسکنات میں بھی بے مثل ہیں۔ گویا وہ دریا کیسا ہو گا جس کے قطرے یہ سمندر ہیں۔ پسینہ شریف میں وہ خوشبو

تھی کہ عالم کی خوشبو اس کے مقابلہ میں ماند ہے۔ حضرت ام سلیم والدہ ماجدہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس نور مجسم کو خواب راحت میں مشغول پاکر پسینہ مبارک جسم اطہر سے صاف کرتی ہیں اور جمع فرماتی ہیں۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم خدا بین بیدار ہوتی ہے پوچھا اے ام سلیم کیاکرتی ہو؟ عرض کرتی ہیں کہ اس عطر خدما ساز کو اپنے عطرخانہ ساز میں ملاکر استعمال کیاکرتی ہوں اور اپنی ہم مجلس عورتوں پر خوشبو میں فوقیت حاصل کرتی ہوں،حضور میرا یہ عطر سب کے عطروں پر غالب آتا ہے کسی کو اس کے مقابلہ کی تاب نہیں رہتی۔ آپ جس راستے سے گزر جاتے، وہ راستے مہک جاتے متلاشی کو دریافت کرنے کی ضرورت نہ رہتی، محبوب خدا کی خوشبو اس کی رہبری کرتی اور جس سے مصافحہ فرماتے تمام دن اس کے ہاتھ مہکتے اور سارا دن خوشبو نہ جاتی، اندھیری رات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبسم سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو گمشدہ سوئی مل جاتی۔

جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھا دے وہ ادائے گل خنداں ہم کو
سوزن گمشدہ ملتی ہے تبسم سے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

رضا

محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ عمامہ زیب سراقدس فرماتے تھے جس میں شملہ

بھی ہوتا تھا--- رومی جبہ بھی زیب تن فرمایا--- اور سیاہ بالوں والی کملی بھی استعمال فرمائی--- سفید لباس بہت پسند تھا--- سرخ و سیاہ اور سبز لباس بھی استعمال فرمایا--- تہبند بھی بہت پسند تھا--- ذرا سوچیے تصور کیجیے ان لباسوں میں حضور اکرم ﷺ کے حسن جہاں تاب کا کیا عالم ہوتا ہوگا۔

جامہ زیبی نہ پوچھیے ان کی

جو بگڑنے پہ بھی سنور جائے

شاہ حبش نے سرکار کائنات ﷺ کی خدمت میں سیاہ چمڑے کے موزوں کی ایک جوڑی بھیجی تھی آپ نے وہ بھی استعمال فرمائی--- دو تسمے والے پاپوس بھی استعمال فرمائے--- یہ پھٹ جاتے تو خود ہی مرمت فرمالیتے---سبحان اللہ

تیری ایک ایک ادا پہ اے آقا

سو درودیں فدا، ہزار سلام

ضروریات زندگی بالکل سادہ، کھانے پینے، سونے جاگنے میں نہایت اعتدال، مہمان کے ساتھ کھانا کھانا پسند فرماتے، پیٹ بھر کر کھجور بھی تناول نہ فرمائی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ صبح و شام کے کھانے میں کبھی روٹی اور گوشت جمع نہیں ہوا، ہمیشہ زمین پر اور دسترخوان پر تناول فرمایا--- رات کا کھانا نوش نہ فرماتے بس ایک وقت کھانا تناول فرماتے۔ وصال کے بعد ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے

حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھلایا۔۔۔ اس دن دسترخوان پر روٹی کے ساتھ سالن بھی تھا حضور ﷺ یاد آگئے۔۔۔۔ رونے لگیں۔۔۔ روتی جاتیں اور فرماتی جاتیں۔۔۔ میں نے پیٹ بھر کر کبھی نہ کھایا۔۔۔۔ میری سرکار نے بھی کبھی روٹی اور گوشت سیر ہوکر نہ کھایا۔۔۔۔ رونے کو جی چاہتا ہے تو خوب روتی ہوں اللہ اکبر

کل جہاں ملک اورجوکی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام (رضا)

ابتداء اسلام میں تو ایسا کھٹن وقت بھی آیا کہ ایک ایک مہینے درخت کے پتوں کے سوا کچھ میسر نہ تھا، حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے لیے اپنی بغل میں کچھ چھپا لاتے اور بس۔۔۔ یہ حکایت خونچکاں خود مالک و مختار کائنات ﷺ کی زبان مبارک سے سنیے۔

لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يوذي احد ولقد اتت علي ثلثون من بين ليله ويوم ومالي ولبلالي طعام ياكله ذوكبد الاشئي يواريه ابط بلال۔

(شمائل ترمذي : ٢٤٥)

ہاں اللہ کے راستے میں جتنا میں ڈرایا گیا ہوں، جتنی مجھے تکلیف دی گئی ہے کسی کو بھی نہیں دی گئی اور ہاں (میری زندگی میں) تیس دن رات ایسے بھی گزر گئے ہیں کہ کھانے کے لیے وہ بھی نہ تھا جو جانور کھا

سکیں ۔۔۔۔بس بلال تھوڑا بہت بغل میں چھپا لاتے۔

یہ محبوب خدا ﷺ کا فقر اختیاری ہے اور سیرت مصطفیٰ ﷺ کا ایک گوشہ ۔۔۔۔اب دوسرا گوشہ ملاحظہ ہو جو کہ عطا ہی عطا ہے۔

صفوان کو ایک مرتبہ ان کے سوال پر سو اونٹ دیئے پھر سو اونٹ اور دیئے اور پھر سو اونٹ اور مرحمت فرمائے۔ ایک دفعہ چھ ہزار قیدی مرد و زن اور غنیمت میں ۲۴۰۰۰ ہزار اونٹ، چالیس ہزار سے زائد بکریاں اور بے اندازہ مال و دولت خدمت اقدس میں آیا۔ آپ نے سارے قیدی آزاد فرما دیئے اور تمام مال ان قیدیوں میں بانٹ دیا۔ ایک دفعہ نوے ہزار درہم آئے تھوڑی دیر میں تقسیم کر دیئے جب تقسیم ختم ہوگئی تو ایک سائل حاضر ہوا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اب تو کچھ باقی نہیں رہا لیکن آتے رہنا جب، اللہ تعالیٰ کچھ بھیجے گا تمہیں دوں گا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس ہی تھے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ جس چیز پر آپ قدرت نہیں رکھتے خدا نے بھی آپ کو اس کی تکلیف نہیں دی یعنی آپ وعدہ کیوں فرماتے ہیں؟

یہ گذارش طبع اقدس پر گراں گزری، اس وقت انصار میں سے ایک غلام نے ناخوشی کا اثر چہرہ مبارک پر دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ انفق ولاتخف من ذي العرش اقلالا ۔ "آپ خرچ فرمائیں اور خدا سے کمی کا کیا خوف"؟ یہ سن کر آپ مسکرائے اور تازگی و

خوشحالی چہرہ اقدس پر پائی گئی اور فرمایا: مجھے ایسا ہی حکم ہے کہ میں صرف کروں اور کسی کا خوف نہ رکھوں۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
سلام اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

(ماہر القادری)

قرآن مذکورہ صفات کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے--- کیسے؟ صاحب قرآن ﷺ کی طرح--- اسی لیے غلام رسول عربی ﷺ سے سب کچھ مانگتے ہیں---- علم بھی--- عمل بھی--- توفیق عمل بھی اور یہاں سے سب کچھ ملتا ہے اور تو اور جنوں کے ایک گروہ نے تو رزق بھی آپ ہی سے مانگا۔ لہٰذا آپ رازق بھی ہیں

جھولیاں کھول کے بے وجہ نہیں دوڑے آئے
ہمیں معلوم ہے دولت تیری عادت تیری
تو ہی ہے ملک خدا ملک خدا کا مالک

راج تیرا ہے زمانے میں حکومت تیری
گھڑیاں بندھ گئیں، ہاتھ تیرا بند نہیں
بھر گئے دل نہ بھری دینے سے نیت تیری

الغرض کبھی جمع نہ کیا، جو آتا حاضرین و مستحقین میں تقسیم فرما دیتے۔ خود موٹے اور سخت کپڑے استعمال فرماتے، نرم اور باریک و عمدہ دوسروں کو بخش دیتے فرمایا: اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری خوشی اس میں ہے کہ شب گزرنے نہ پائے اور میں اس کو تقسیم کر دوں۔

واہ کیا جو دوکرم ہے شہ بطحا تیرا
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھاریں چلتی ہیں عطا کی وہ ہے قطرا تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
فیض ہے اے شہ تسنیم نرالا تیرا
آپ پیاسو کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

(رضا)

شجاعت کا عالم یہ تھا کہ جب کوئی مہم پیش آتی تو سرور کائنات ﷺ نہایت اطمینان کے ساتھ سب سے آگے ہوتے، دشمن کے مقابلے سے کبھی نہ گھبراتے، جنگ سخت ہوتی تو صحابہ کرامؓ آپ ہی کے دامن رحمت کی پناہ لیتے۔

جس کو باردو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

(رضا)

مروت، حیاء، چشم پوشی میں بھی سب سے اعلیٰ و افضل تھے، جو امر ناگوار طبع اقدس ہوتا تو اس کی ناراضی کے آثار چہرہ انور پر ظاہر ہو جاتے لیکن خاص نشان زدہ کسی کو نہ فرماتے بلکہ اجتماعی تلقین فرما دیتے مخصوص آدمی خود ہی محسوس کر کے مائل بہ اصلاح ہوتا۔ کبھی کسی سے آنکھ ملا کر گفتگو نہ فرماتے اگر کوئی شرم کا معاملہ پیش ہوتا تو کنایہ سے کام لیتے۔

عجب اعجاز ہے تیری نظر کا
کہ ہم بھولے ہیں راستہ اپنے گھر کا

(واصف علی واصف)

نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
جس کے سجدہ کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(رضا)

حسن معاشرت اور آداب صحبت میں نہایت مہربان تھے، عام لوگوں سے محبت فرماتے --- غریب غربا سے انس رکھتے --- ہر شخص سے نرمی برتتے --- قوموں کے سرداروں کا اعزاز فرماتے اور ان کا منصب ملحوظ رکھتے ---- حضرت سعد بن معاذ کے لیے فرمایا: قوموا لسیدکم "اپنے سردار کے لیے کھڑے ہوجاؤ" سب سے بکشادہ پیشانی ملتے، کسی سے کج خلقی نہ فرماتے، سلام میں پہل فرماتے صحابہ میں سے کوئی حاضر نہ ہوتا تو یاد فرماتے ----- آپ کا حسن سلوک ایسا تھا کہ ہر شخص یہ سمجھتا کہ محبوب خدا ﷺ مجھ ہی سے زیادہ محبت فرماتے ہیں ---- جب کوئی حاضر ہوتا تو اس کی طرف متوجہ ہوتے -- کسی کی بات کو درمیان میں نہ ٹوکتے --- کسی کا سوال رد نہ فرماتے --- ہوتا تو دیتے بصورت دیگر نہایت نرمی سے جواب دیتے اور معذرت فرماتے۔

حضور سرور کائنات ﷺ کی آواز مبارک بڑی ہی دلکش تھی خوش الحانی کا عالم ہی دوسرا تھا جس نے دو کلمے سنے وہی ان کی شیریں بیانی کا والہ و شیدا ہوگیا۔ الفاظ نہایت شستہ و سلیس، دلوں پر اثر کرنے والے سلسلہ کلام برجستہ وپیوستہ، خطاب فرماتے تو مخاطب کے سمجھنے کا پورا پورا خیال فرماتے، جس خطہ، ملک یا جس قبیلے کا شخص حاضر خدمت ہوتا، اس سے اسی کی زبان میں گفتگو فرماتے طرز کلام تکلموا الناس علی قدر عقولھم کا عملی شاہکار ہوتا --- حضور کی باتیں ---

پھول ہوتیں ---- صحابہؓ جن کے چننے کو لپک لپک پڑتے۔

وہ دہن جس کی ہربات وحی خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام (رضا)

ہدیہ خواہ کتنا ہی ادنیٰ ہوتا، قبول فرماتے ---- صحابہؓ سے کبھی کبھی مزاح و خوش طبعی فرماتے ---- بچوں سے خوش ہوتے۔ ان کو گود میں بٹھاتے ---- پیار سے سرپر ہاتھ پھیرتے۔ غلام ہویا آزاد مرد ہویا عورت ہو یا جوان، سب کے کام آتے۔ بیماروں کی عیادت کو تشریف لے جاتے، جب کوئی عذر کرتا، سماعت فرماتے۔ کوئی مصافحہ کرتا جب تک وہ خود ہاتھ نہ چھوڑتا دست کشی نہ فرماتے سلام و مصافحہ میں سبقت فرماتے۔ کوئی اجنبی آتا تو اس کا حال دریافت فرماتے، اس کی مدارات کرتے، کبھی اپنی جگہ خالی کرتے اور کبھی اپنی چادر مبارک اس کے لیے بچھا دیتے اور باصرار اس کو چادر پر بٹھاتے ---- جس کنیت اور نام سے جو شخص خوش ہوتا اس کو اسی نام سے پکارتے، مدینہ طیبہ کے لوگ علی الصبح اپنے اپنے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوتے کہ حضور اس میں دست مبارک ڈالیں تاکہ برکت و شفا حاصل ہو، حضور کبھی سردی، گرمی کا خیال نہ فرماتے اور نہ کبھی انکار فرماتے۔ صلہ رحمی یہ تھی کہ اپنے قرابت داروں کے ساتھ مہربانی فرماتے ---

ایک دفعہ حضرت حلیمہ آئیں تو ان کے لیے اپنی چادر بچھا دی --- پھر رضاعی بھائی حاضر ہوا حضور ﷺ نے ان کو اپنے آگے بٹھایا اور بڑی مدارت فرمائی۔ نجاشی بادشاہ کے فرستادہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے بذات خود ان کی میزبانی فرمائی، صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں ہم لوگ حاضر ہیں ارشاد عالی ہوا۔ انہوں نے میرے اصحاب (جو ملک حبش میں ہجرت کر گئے تھے) کی خدمت کی تھی میں اس کے بدلے خود ان کی خدمت کروں گا۔

ان کا کرم ہی ان کی کرامت ہے ورنہ یاں
کرتا ہے کوئی پیر بھی خدمت مرید کی

مزاج مبارک میں انتہا درجہ کی انکساری و تواضع تھی۔ صحابہ کو بھی تواضع کی تعلیم فرماتے اور فرمایا کرتے کہ مساکین کی طرح بیٹھا کرو خدا تم کو بڑا بنائے گا۔ ایک دفعہ محبوب خدا ﷺ حج میں قربانی کے لیے کئی اونٹ لائے، اس موقع پر کسی نے حضور ﷺ کو خیر البریہ کے خطاب سے پکارا آپ نے (محض براہ تواضع) فرمایا کہ وہ تو ابراہیم علیہ السلام تھے، جب قربانی کا وقت آیا، ہر ایک اونٹ چاہتا حضور ﷺ سب سے پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں۔ اس خیال سے ہر ایک اونٹ آگے بڑھتا تھا کہ پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں۔ گویا:

"تماشا کر رہے تھے مرنے والے عید قرباں میں"

غلامان رسول ﷺ منی کے میدان میں اب بھی وہی صدا دیتے ہیں۔

اے مدینہ ---- اور اے مکہ کے چمکتے سورج تجھ پر نہیں تیرے
شراک نعلین پر جاں زار فدا ہو اس کو بھی اپنے دست ناز سے حرم
عشق کی منیٰ میں قربانی فرما دو کہ حیات ابدی ملے---- اے اونٹوں
کی فریاد سننے والے---- اے ہرنی کی داد دینے والے اے
ہر مصیبت زدہ کے کام آنے والے اے ستون حنانہ کی تسلی فرمانے
والے اپنے اس کم ترین غلام پر بھی للہ توجہ مبذول فرمایئے چلے آؤ
مجھ جاں بلب کے سرہانے کہ سب دیکھ لیں پھر کے جانا قضا کا
آقا---- مفادات کی ہیرا منڈی میں دانش بک رہی ہے مفکروں کا
فکر گاہکوں کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ کرم آقا---- کرم
آقا---- صرف کرم ﷺ

خدا کی یاد اور اس کا خوف اس قدر تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ ظاہر ہے
کہ خوف الٰہی زیادہ معرفت الٰہی کے سبب سے تھا دوسری طرف
ولسوف يعطيك ربك فترضٰي کی خوشخبری ہونے باوجود اس قدر
شب بیداری فرماتے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتا، حضرت عائشہؓ
فرماتی ہیں کہ ایک شب محبوب خدا ﷺ نے فرمایا: عائشہ آج کی رات
مجھ کو میرے رب کے لیے چھوڑ دو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ
مجھ کو آپ کا قرب بھی محبوب ہے اور آپ کی رضا بھی لہٰذا نہ میں
اقرار کرسکتی ہوں اور نہ انکار حضور اٹھے اور وضو فرمایا، نماز
کے لیے کھڑے ہوگئے، حضور کے آنسو جاری تھے یہاں تک ریش

مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی۔ آپ بیٹھے اور گود بھیگ گئی پھر سجدہ میں بھی یہاں تک گریہ فرمایا کہ زمین تر ہوگئی اور اسی حال میں صبح ہوگئی۔ حضرت عبداللہ صحابی فرماتے ہیں کہ ایک روز میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا حضور نماز ادا فرمارہے تھے اور گریہ و رقت کی وجہ سے سینہ مبارک سے ایسی آواز آرہی تھی جیسے دیگ جوش مارتی ہے صحابہؓ کی گزارش پر فرمایا: افلا کون عبداً شکوراً۔ ''کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔ یہ محبوب خدا ﷺ کی اللہ کریم سے محبت ہے اور

محبت کی ساری یہ نیرنگیاں ہیں
محبت نہ ہوتی تو کچھ بھی نہ ہوتا

کتابیات

۱- سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶

۲- مصنف ابن عبدالرزاق و فتاوی حدیثیہ صـ ۲۸۹

۳- سورہ الانشراح آیت نمبر ۴

۴- سورہ احزاب آیت نمبر ۴۳

۵-

۶- سورہ یوسف آیت نمبر ۲۴

۷- سورہ النساء آیت نمبر ۱۷۴

۸- بخاری و مسلم

۹- سورہ الفتح آیت نمبر ۲

۱۰- سورہ احزاب آیت نمبر ۲۱

۱۱- سورہ الانفال آیت نمبر ۱۷

۱۲- سورہ الانفال آیت نمبر ۶۲

۱۳- سورہ آل عمران آیت نمبر ۸۱

۱۴- سورہ الصف آیت نمبر ۶

۱۵- روح المعانی ج ۱، صـ ۶۲

۱۶- سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶۷

۱۷- سورہ الطور آیت نمبر ۱۴

۱۸-

۱۹-

۲۰- سورہ الرعد آیت نمبر ۲۸

۲۱- سورہ الانشراح آیت نمبر ۴

۲۲- سورہ البقرہ آیت نمبر ۳۵

۲۳- سورہ ھود آیت نمبر ۴۸

۲۴- سورہ الصافات آیت نمبر ۱۰۵

۲۵- سورہ ص آیت نمبر ۲۶

۲۶- سورہ آل عمران آیت نمبر ۵۵

۲۷- سورہ مریم آیت نمبر ۷

۲۸- سورہ مریم آیت نمبر ۱۲

۲۹- سورہ آل عمران آیت نمبر ۶۸

۳۰- سورہ مریم آیت نمبر ۶۵

۳۱-

۳۲- سورہ الحجر آیت نمبر ۷۲

۳۳- سورہ التوبہ آیت نمبر ۱۲۸

۳۴- سورہ الحجر آیت نمبر ۷۲

۳۵- صحیح البخاری ج ۱، صـ ۶۳۴

۳۶- شبلی نعمانی، سیرۃ النبی (اعظم گڑھ ۱۳۳۹ھ) ج ۱، صـ ۴۱۵

۳۷- بخاری شریف، مسلم شریف مشکوٰۃ شریف صـ ۷۴

۳۸ - حجۃ اللہ علی العالمین ص ۶۸۶ بحوالہ مستدرک

۳۹ - مسلم شریف ج، ۲ ص ۲۵۶

۴۰ - مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج، ۲ ص ۶۳۸

۴۱ - الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج، ۲ ص ۴۴

۴۲ - بخاری شریف، ج، ۲ ص ۸۴۲

۴۳ - بخاری شریف ج، ۲ ص ۸۴۲

۴۴ - ابن عماد، ج، ۳ ص ۳۸۲

۴۵ - سیرت رسول عربی ص ۶۸

۴۶ - الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج، ۲ ص ۴۴

۴۷ - ایضاً ج، ۲ ص ۴۴

۴۸ - بخاری شریف، ج، ۱ ص ۵۰۶، ۵۰۷

۴۹ - مفتاح العلوم شرح مثنوی مولانا روم، ج، ۲ ص ۸۰

۵۰ - الشفاء جلد ۲

قارئین کرام! اس صفحہ کے بعد القول البدیع کا اردو

ترجمہ حاضر خدمت ہے

میں نے حتیٰ الامکان کوشش کی ہے کہ پوری کتاب کا ترجمہ بالکل متن کے مطابق
ہو لیکن جہاں کہیں ترجمہ کرتے وقت فقرہ نامکمل سا لگا تو میں نے مضمون کو زود فہم
بنانے کی خاطر ایک دو حروف کا اضافہ کر دیا ہے

محمود احمد ساقی

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمارے آقا محمد الرسول اللہ ﷺ کے مرتبہ کو بلند فرمایا۔ آپ ﷺ کو صلوۃ کے لئے مخصوص فرمایا اور قرآن مجید میں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا حکم دیا۔ اس نے نبی رحمت کی اتباع کا حکم دے کر ہم پر احسان فرمایا اور قرآن وسنت میں ہمارے لیئے آپ کے نقش پا کی تلاش کو محبوب قرار دیا اور ان فضائل و اوصاف کے حامل افراد کو مخصوص فرماتے ہوئے اپنے محبوب ﷺ کے قریب قرار دیا۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ الہ و صحبہ ولی الفضل العمیم صلاۃً و سلاماً دائمین یضئی نورھما جنح اللیل البھیم

حمد و صلوٰۃ کے بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم قدرت و عظمت اور شفقت احسان کا اظہار فرماتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کو دین قیم، صراط مستقیم، خلق عظیم، احسن تقویم اور رحمتہ العالمینی جیسی ارفع و اعلیٰ صفات کا حامل بنا کر مبعوث فرمایا اور اہل توحید کے لئے وسیلہ نجات بنایا۔ آپ ﷺ تمام **متقین** کے پیشوا و امام تمام مخلوق کے لئے حجت کامل اور محشر میں جمیع امت کے شفاعت کرنے والے، تمام مخلوق کا سرمایہ افتخار اور تمام امتوں کے غم دور کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس وقت بھیجا جب انبیاء کرام علیہم السلام کی تشریف آوری کو ایک مدت گزر چکی تھی۔ پس آپ ﷺ کے ذریعے صراط مستقیم اور سب سے احسن راستہ کو واضح فرمایا۔ آپ ﷺ کی عزت و احترام، مدد و نصرت اور تعظیم و اطاعت، آپ ﷺ کے حقوق کی ادائیگی، آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ پر عمل، آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں درود و سلام **تعلیم و تعلم** کے ذریعے آپ ﷺ کی شریعت کی تشہیر بندوں پر لازم و فرض فرما دی۔ جنت کاراستہ صرف ان لوگوں کے لئے

کھولا جو آپ کے طریقہ پر چلتے ہوئے آپ ﷺ کی محبت سے سرشار ہوں۔آپ کو شرح صدر، رفعت ذکر اور تواضع و انکساری جیسی نعمتوں سے مالا مال فرمایا۔ اور ذلت و رسوائی اس شخص کا مقدر بنادی جو آپ ﷺ کی شریعت کی مخالفت کرے۔

اس شخص کے لیئے کتنی سعادت ہے جس نے آپ ﷺ کی راہ اپنائی اور افسوس صد افسوس اس پر جس نے اس پر چلنے سے کوتاہی برتی۔ میں رضائے الٰہی کے حصول اور اس باب رحمت کی کشادگی کی خاطر عرصہ دراز تک حضور ﷺ کی سیرت، اسوہ و آثار کی تحصیل میں مشغول رہا۔ اس دوران میرے برگزیدہ احباب جو بارگاہ نبوی ﷺ میں قرب پانے والے تھے نے مجھے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی انعامات اور عطاؤں کے حصول کے لئے سید البشر ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی فضیلت پر قرآن و سنت کی روشنی میں ایسی کتاب لکھوں جو کہ قاری کیلئے نہایت عمدہ کافی و وافی مسائل میں اضافہ اور فضائل حمیدہ کے مزین ہونے کا باعث بنے۔ دونوں جہانوں میں نجات کا سبب اور عطیات الٰہیہ کے حصول کا سبب ہو ۔ غموں اور پریشانیوں کاازالہ ہو خوف طوالت کی وجہ سے ہر روایت کی سند کا ذکر کروں تاکہ صاحب طلب کے لئے آسانی ہو۔ ہر حدیث کے بعد یہ ذکر کروں کہ اسے کس نے روایت کیا اور اس کا درجہ کیا ہے۔ حسن، صحیح، ضعیف وغیرہ کچھ فوائد، عجائبات اور ایسے واقعات بھی ذکر کروں جن میں ایسا عمل کرنے والے کیلئے اجر و ثواب کا تذکرہ ہو۔

کچھ عرصہ میں ان سے معذرت کرتا رہا کیونکہ اتنے عظیم کام کیلئے اپنے اندر اتنی ہمت نہ پاتا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ امید کرتے ہوئے لکھا کہ وہ فضل و احسان سے اسے اس موضوع پر لکھی جانے والی کتب کیلئے راہنما بنا دے۔ کوئی ایسی زبان نہیں جو اسے بیان کرنے کی طاقت رکھے اور ایسے الفاظ کہاں جو اس موضوع پر محیط ہوں۔ لہٰذا یہ کتاب نہیں بلکہ ایک نسبت ہے۔

یہ کتاب ایک مقدمہ پانچ ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں لفظ صلوۃ کا لغوی و اصطلاحی معنی حکم اور اس کا مقصود و محل بیان کیا جائے گا اور آخر میں آیت صلوۃ و سلام جو اصل مغز کی حیثیت رکھتی ہے کے حوالے سے بعض اہم فوائد کا تذکرہ ہو گا۔ ابواب میں درج ذیل باتوں کی تشریح ہو گی۔

باب اول

اس باب میں ان دس عنوانات پر گفتگو ہو گی

(1) رسول اللہ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا

(2) صلوٰۃ و سلام کی کیفیات اور اس کی انواع کا بیان

(3) مجلس صلوٰۃ و سلام میں حاضری کی فضیلت

(4) صلوٰۃ و سلام کی احسن ترین صورت

(5) صلوٰۃ و سلام کی کثرت اہل سنت کا امتیاز

(6) ملائکہ کا آپ ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ درود و سلام عرض کرنا

(7) آدم علیہ السلام کی طرف سے حضرت حوا کے لئے مہر اور صلوۃ و سلام

(8) معصوم بچے کا رونا اور صلوٰۃ و سلام

(9) حضور ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر صلوٰۃ و سلام

(10) غیر انبیاء کرام علیہم السلام پر صلوٰۃ و سلام اور اس میں اختلاف کا ذکر

باب ثانی

جس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت

ملائکہ کی دعائے رحمت ہے۔
اس پر حضور علیہ السلام کی شفقت خاص ہو گی۔
وہ درود کفارہ خطا' تزکیہ اعمال' رفع درجات اور استغفار ذنوب کا سبب بنے گا۔

درود پڑھنے والے کے لئے احد پہاڑ کی مثل اجر اور **الکیل بالمکیال الاوفٰی والی احادیث** اور تمام غموں سے نجات کے بارے میں شہادت رسول ﷺ' وجوب شفاعت' رحمت و امان' عرش کے سائے میں دخول' میزان میں رجحان' حوض کوثر سے سیرابی' نار سے رہائی' پل صراط کا معاملہ' مقصد مقرب کی رویئت جنت موت سے قبل' جنت میں کثرت ازواج' بیس غزوات سے زیادہ بڑھ کر فضیلت' غریب آدمی کیلئے صدقہ' درود مال کیلئے برکت و طہارت کا باعث' اس سے سو ضرورتوں کا پورا ہونا بیان کیا جائے گا۔ درود پاک اللہ تعالی کے ہاں سب سے محبوب عبادت ہے۔ اس سے مجلس مزین' فقر و فاقہ کا خاتمہ اور زندگی خیروبرکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ اس درود کو پڑھنے والا اللہ تعالی کی ہدایت اور اجر و ثواب کا زیادہ حقدار بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے۔

صلوٰۃ و سلام ایک ایسا نور ہے جو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے اور دل کو بغض و کینہ سے پاک کر دیتا ہے لوگوں سے محبت کرنے کی رغبت ہو جاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضور ﷺ کی زیارت نیند کی حالت میں نصیب ہوتی ہے۔ درود غیبت سے بچاتا ہے اسے اگر سب سے زیادہ مبارک اور فضیلت والا فعل کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ اس کا نفع دین و دنیا میں تمام ذخائر سے بڑھ کر ہے اور اس کا پھل وہ میٹھا میوہ ہے جو تمام دوسرے ذائقوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ دوسرے اعمال میں سے کوئی عمل بھی اتنا عظیم تر نہیں کہ جس کے بارے میں

اتنے اقوال ذکر ہوئے ہوں۔ آخر میں چند اہم فصلوں کا تذکرہ ہو گا۔

باب ثالث

یہ باب تحذیر پر مشتمل ہے یعنی درود پاک کے تارک کیلئے کیا وعیدیں بیان ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ کا تذکرہ ہو اور آدمی کو درود کی توفیق نہ ہو تو ایسے بد نصیب کیلئے طریق جنت سے نسیان، دخول نار، ظلم و جفا، ابخل الناس جیسے الفاظ احادیث میں آئے ہیں بلکہ جس نے مجلس میں بیٹھے ہوئے درود کو ناپسند کیا اور نہ پڑھا اس کے بارے میں " لادین لہ" کے الفاظ آئے ہیں۔ آخر میں چند اہم فوائد ذکر کئے جائیں گے۔

باب رابع

جو آدمی آپ ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرے وہ درود آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچادیا جاتا ہے اور آپ ﷺ اس کا جواب لوٹاتے ہیں اس کے علاوہ کئی فوائد ذکر ہوں گے۔

باب خامس

مخصوص اوقات میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنا۔ وضو سے فراغت کے بعد، نماز میں یا اقامت کے وقت یا بعد از نماز خصوصاً" صبح اور مغرب کی نمازوں کے بعد، تہجد سے پہلے یا بعد میں، مسجد میں دخول و خروج کے وقت، موذن کے جواب میں جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو، عیدین کی مبارک ساعت میں، صلوٰۃ کسوف و **استسقاء** میں، اثنائے تکبیرات عیدین، جنازہ پر، میت کو قبر میں داخل کرتے وقت، رجب ؎ شعبان میں، کعبہ کی رویئت کے وقت، صفا و مروہ پر تلبیہ سے فارغ ہونے کے بعد، استلام حجر کے بعد، مقام ملتزم میں، عرفہ و مسجد خیف میں، رویئت مدینہ کے وقت آقائے دوجہان ﷺ کی قبر مبارک کی

زیارت کے وقت اور مدینہ سے الوداعی ساعتوں میں' آثار شریفہ کی زیارت کے وقت' میدان بدر وغیرہ میں ' ذبح کے وقت' بیع کرتے وقت' وصیت کی کتابت کے وقت' نکاح کے خطبہ میں' دن کے شروع و آخر میں' سوتے وقت' سفر و حضر' بے خوابی کے شکار مریض کا درود پڑھنا' بازار جاتے وقت' گھر میں داخل ہوتے وقت' افتتاح کرتے وقت' سائل بنتے وقت' بسم اللہ کے بعد' مصائب و مشکلات میں' بیماری میں' دعا کے شروع و وسط اور آخر میں' نسیان' استحسان کے وقت' جانور کے گم ہونے کی صورت میں' گناہوں سے توبہ میں اور دوسری کسی بھی ضرورت کیلئے' **متہم** شخص کا درود پڑھنا' دوست احباب سے ملاقات کے وقت' قومی اجتماع کے بعد' حفظ قرآن و ختم قرآن کے سلسلہ میں' ہر کلام کی ابتداء کرتے ہوئے' نشر علم اور قراءۃ حدیث کے وقت' وعظ و افتاء کے وقت آپ کے اسم مبارک کو لکھتے ہوئے کیسے درود پیش کیا جائے اور غافل شخص کے بارے میں جو کچھ بیان ہوا ہے باب خامس میں آئے گا اور ساتھ چند اہم فوائد **مفہم تنبیہات** بھی ذکر ہوں گے۔

خاتمہ

فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل کا بیان اور اس کی شرائط اس اہم موضوع پر رہنما کتابوں کا تبصرہ اور وہ کتابیں جن سے میں نے استفادہ کیا یا جن سے میں واقف ہوں۔ پانچ ابواب کی وجہ یہ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے حواس خمسہ کی حفاظت فرمائے۔ میں نے اس کتاب کا نام "**القول البدیع فی الصلوۃ علی الحبیب الشفیع**" رکھا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے مصنف' قاری اور اس کے سامع کو نفع دے اسے ظاہر و باطن کے اعتبار سے اور مصیبتوں میں مدد گار بنائے اور میرا حشر امت محمدیہ ﷺ میں ہو اور کتاب و سنت کا فہم صالح عطا ہو: اپنے لطف و کرم سے۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد والہ و صحبہ وسلم تسلیما۔

صلوٰۃ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

۱۔ صلوۃ دو معنی میں آتا ہے۔ ایک صلوۃ دعا کے معنی میں دوسرے تبریک مثلاً الصلوۃ علی الجنازۃ یعنی میت کے لئے دعا کرنا وصل علیہم ان صلوتک سکن لھم (توبہ ۱۰۳) محبوب ﷺ آپ ان کے لئے دعا فرمائیں بیشک آپ کی دعا ان کے لئے تسکین کا باعث ہے۔ وصلوت الرسول (۹۹) ۲۔ اور پیغمبر ﷺ کی دعائیں۔ ولا تصل علی احدمنھم (۸۴) ۳۔ اور نہ پڑھ نماز ان میں سے کسی پر۔ دعا کو صلوۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کرنے والا تمام نیک اور بہترین مقاصد اور بلند ترین سنتوں کو اول و آخر، ظاہر و باطن اور دین و دنیا میں حاصل کر لیتا ہے اس لحاظ سے صلوۃ بمعنی دعا میں جامعیت ہے۔

۲۔ صلوۃ کے دوسرے معنی عبادت کے ہیں۔ عابد تو دعا کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں امام سخاوی علیہ الرحمہ نے بہت سے عالمانہ اقوال اور باریکیاں بیان کی ہیں یعنی صلوۃ شرعی اور حقیقی معنی میں کہی جاتی ہے اور مخصوص ہیئت میں ہوتی ہے مجازی یا منقول نہیں۔

الصلوۃ کا مادہ۔ ص، ل، و۔ اور۔ و، ص، ل، ی ہے اور جمع (وصل) کرنے کے معنی میں آتا ہے۔

صلوۃ آگ کے معنی میں آتا ہے

مثلاً صلاہ بالنار یعنی آگ میں بھون دینا۔ صلایدہ ہاتھ گرم کرنا (اس میں حرارت جمع ہو جاتی ہے) الصلایۃ معنی وہ برتن جس میں خوشبو جمع ہو جائے اسی طرح المصلی وہ گھوڑے جو دوڑانے کے لئے جمع کئے جائیں۔ الصلات یہود کے گرجا گھر کو بھی کہتے ہیں۔

المصولة ۔ معنی جھاڑو۔ الصلیة ۔ تنکے میں گرہ لگانا۔ المصول ۔ وہ برتن جس میں حنظل (ایلوا) بھگویا جائے۔

التصویل ۔ معنی متفرق اشیاء کو ایک کنارہ پر جمع کرنا وغیرہ۔

۳۔ ل ' و ' ص کے مادہ سے لاص لوصا دروازہ کا سوراخ اور چھپا ہوا شخص۔ لاوص ' ملاوصة ' اللصوص ' اللواص اور الملوص کے معنی فالودہ کو جمع کرنا اللواص شہد خالی جگہ پر جمع کرنا۔

۴۔ ل ' ص ' و ' و۔ ل ' ص ' ی کے مادہ سے لصاہ ' یلصوہ لصا الیہ لصی یصلی

۵۔ و ' ص ' ل کے مادہ سے وصلہ ' وصلا کے معنی ایک چیز کا دوسری چیز سے جوڑنا الوصلیۃ او نٹنی جس کی تعداد حمل دس تک پہنچ گئی ہو ' یا وہ بکری جو جڑواں بچہ دے اور تعداد حمل سات تک ہو گئی ہو۔

درود شریف پڑھنے مقاصد و فوائد

اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہر اس شخص کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم دیا ہے جس نے ہم پر کوئی احسان کیا ہو لیکن حضور اقدس ﷺ کے احسان کے بدلہ میں ہم سے کوئی احسان کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا ہم عاجز محض ہیں۔ اللہ جل شانہ' نے ہماری عجز و بے بسی کو دیکھتے ہوئے رسول کریم ﷺ کے احسان کا بدلہ میں ہم کو آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم فرمایا یہ بھی دراصل ہمارے ہی نفع کے لئے (اور احسان بالائے احسان ہے) اس سے محبت بڑھتی ہے یہ ایمان کا جزء ہے۔ اس سے جہنم سے خلاصی اور جنت کی بشارت ملتی ہے اور ہر طرح کی کامیابی کی ضامن ہے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

لقد من اللہ علی المئومنین اذبعث فیھم رسولاً اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر رسول کو بھیج کر

درود کو سلام سے الگ پڑھنا مکروہ نہیں جیسا کہ بعض علماء کو اشکال ہوا کہ نماز میں پہلے سلام آیا ہے پھر درود۔

پہلا فائدہ

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی مدنی آیت ہے اس میں یصلون صیغہ مضارع ہے جس کے معنی اور .... مطلوب یہ ہے کہ اللہ جل شانہ' اور تمام فرشتے اور سارے اولین و آخرین نبی کریم ﷺ پر ہمیشہ ہمیشہ درود (اور رحمت) بھیجتے رہتے ہیں پس مئومن کے لئے اس سے بہتر اور کیا صورت ہو سکتی ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے یہ خصوصیت کسی اور نبی کو حاصل نہیں کہ اللہ جل شانہ' خود ہمیشہ رحمت (صلوۃ) بھیجتے رہتے ہیں۔ حضرت سہیل بن محمد نے فرمایا کہ یہ شرافت اور بزرگی جو اس آیت میں حق تعالیٰ نے بیان فرمائی یہ اس تعریف سے زیادہ کامل اور جامع

ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں حکم ہوا کہ ان کو فرشتے سجدہ کریں۔ فرق ظاہر ہے کہ وہاں تو فرشتوں کے ساتھ شامل ہونے کا سوال ہی نہیں اور یہاں تو حضور ﷺ پر درود بھیجنے میں اللہ جل شانہ خود بھی شامل ہیں۔

دوسرا فائدہ

جس کو نیند کم آتی ہو وہ سوتے وقت اس آیت کو پڑھے تو اس کی نیند پوری ہو گی (انشاء اللہ تعالیٰ) ایک فائدہ یہ بھی بعض علماء سے سنا کر جو شخص حضور انور ﷺ کی قبر شریف کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے اس کے بعد ستر (۷۰) مرتبہ کہے "صلی اللہ علیک یا محمد" تو ایک فرشتہ اس کو پکار کر کہتا ہے کہ اے شخص تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہو گی اور تجھ پر رحمت ہو اللہ کی طرف سے

وعید

ذرا ایک وعید پر بھی توجہ فرمائیے۔ ابن بشکوال نے کہا کہ صنعاء (یمن) میں ایک شخص رمضان المبارک میں قرآن کریم سنا رہا تھا جب وہ اس آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی پر پہنچا تو اس کو اس نے پڑھا "یصلون علی علیی النبی" بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضرت علی پر جو کہ نبی ہیں۔ پس وہ گونگا ہو گیا کوڑھ اور برص کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اندھا اور اپاہج ہو کر انتہا تک پہنچ گیا۔ (اللہ ہمیں ایسے افعال سے بچائے آمین ہماری حفاظت کرے۔)

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کٰھیٰعٓصٓ کی تفسیر میں نقل کیا کہ "ک" سے مراد یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کی کفایت فرمائی۔ "ھا" سے مراد ہادی "یا" (ی) سے یدک یعنی اللہ جل شانہ کی تائید و مدوم "ع" سے عصمت اور حضور ﷺ کا معصوم ہونا اور "ص" سے مراد صلوۃ یعنی درود شریف پڑھنا جس میں آنکھوں کی ٹھنڈک

ہے بعض علماء نے صلوۃ سے نماز مراد لیا ہے۔ پس ہم کو چاہئے کہ اس نعمت کا شکر ادا کریں اور کثرت سے درود پڑھا کریں۔

تمام خطیب اپنے خطبہ میں درود شریف پڑھتے ہیں۔ درود شریف کے پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کا نام آتا ہے جو اسم اعظم ہے اس آیت میں یہ بھی فائدہ اور خوبی ہے کہ اللہ پاک نے حضور اقدس ﷺ کا نام لے کر نہیں پکارا بلکہ نبی کہہ کر پکارا ہے۔ برخلاف دوسرے نبیوں کے کہ ان کا نام لے کر پکارا ہے مثلاً "یاٰدم اسکن انت و زوجک الجنۃ" اے آدم رہ تو اور تیری عورت جنت میں۔ "ینوح اھبط بسلٰم منا" اے نوح اتر سلامتی کے ساتھ ہماری طرف سے "یا ابراھیم قد صدقت الرویا" اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب "یاداٗود انا جعلنٰک خلیفۃ فی الارض' اے داؤد ہم نے کیا تجھ کو خلیفہ زمین پر "یاذکریا انا نبشرك بغلٰم" اے زکریا ہم تجھ کو خوشخبری سناتے ہیں ایک لڑکے کی۔ "یحییٰ خذ الکتٰب بقوۃ" اے یحیٰ اٹھا لے کتاب زور سے اور اس جیسے اسماء سے پکارا اگر حضور ﷺ کو نبی کہہ کر پکارا۔

اس میں زیادہ خصوصیت بزرگی' علو مرتبہ 'افضلیت (اور محبوبیت) کا اعلان ہے اور تو اور اس آیت شریفہ میں "ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی" بلاشبہ سب آدمیوں میں زیادہ خصوصیت رکھنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ البتہ وہ لوگ تھے جنھوں نے ان کا اتباع کیا تھا اور یہ نبی ﷺ ہیں۔ اس آیت میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک خلیل اللہ کے ساتھ کیا تو یہاں پر بھی خلیل اللہ کو ان کے نام سے پکارا اور آپ ﷺ کو ان کے لقب سے اگر نبی کا لفظ ہمزہ کے ساتھ آتا ہے تو اس کے معنی ہوتے ہیں ایک زمین سے دوسری زمین کی طرف کسی چیز کا نکالا جانا۔ لفظ "نبی" نبی ہمزہ کے ساتھ اور کبھی بغیر ہمزہ کے استعمال ہوتا ہے یہ کلمہ "النبائے سے مشتق

ہے جس کے معنی خبر دینے کا ہیں کیونکہ وہ مخلوق کو خبر بتاتے ہیں۔"

بزرگ اور بلند مرتبہ والے کی جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

فلما نباها به قالت من انباك پھر جب وہ جتلائی هذاء قال نبأني العليم الخبير عورت کو بولی تجھ کو کس نے بتلادی یہ کہا مجھ کو بتایا اس خبر والے واقف نے۔

بہر حال ہم پر حق ہے کہ ہم اپنے آقا کریم ﷺ کی تعظیم و تکریم صلوۃ و سلام کے ذریعہ کریں صبح و شام ہر وقت ہر آن حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (زمانہ کفر میں) حضرت محمد ﷺ کی ہجو کی (نعوذ باللہ پھر زمانہ اسلام میں) میں نے آپ ﷺ کی طرف سے (کفار کو) جواب دیا۔ اللہ جل شانہ' کے یہاں اس پر بہت جزاء اور بدلہ ملنے والا ہے جس کی میں امید رکھتا ہوں۔ ہر مرتبہ کی ساعت پر درود پڑھنے کے جواب کی یہ دلیل بھی ہے کہ اس کے چھوڑنے پر ایسے سخت الفاظ میں وعیدیں آئی ہیں مثلاً خاک آلود ہو' رحمت سے دوری' بدبختی بخل اور ظلم وغیرہ قرآن کریم میں سورہ حجرات کے پہلے رکوع میں ہے۔ آیت نمبر ۹

ولا تجهر واله بالقول كجهر بعضكم لبعض رسول کریم ﷺ کو ایسے نہ پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

اگر حضور اقدس ﷺ کے نام مبارک کو سن کر (ہر مرتبہ) درود نہ پڑھے تو عام لوگوں کے ذکر میں اور حضور اقدس ﷺ کے درمیان کیا فرق ہوا؟ حضور اکرم ﷺ کے نام مبارک کے ذکر کا درجہ چھینکنے والے سے کم نہیں ہے۔ موذن کی اذان سن کر سامع کے لئے' قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لئے اور اسلام میں داخل ہوتے وقت شہادتیں پڑھنے پر درود شریف پڑھنا مزاج شریعت کے خلاف نہ ہو گا۔

الغرض تمام لغوی اور اصطلاحی بحث کا حاصل یہ نکلا کہ صلوۃ (درود شریف) کے مادہ

میں جمع ہونے کے معنی مشترک ہیں (اور صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے وصل ہو جاتا ہے) پس افعال مشروعیہ مخصوصہ کا نام درود شریف رکھا گیا۔ درود شریف کا اصل عبادت اور ام الطاعات ہونا واضح ہو گیا۔

الصلوٰۃ بمعنی استغفار بھی مستعمل ہے اور برکت کے لئے بھی آتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے درود بھیجنے سے مراد دعا اور استغفار ہی ہے۔

امام سخاوی علیہ الرحمہ نے متعدد مفسرین سے نقل کیا ہے جس کا ماحاصل یہی ہے کہ درود بھیجنے کی نسبت جب اللہ تعالیٰ کی طرف کی جاتی ہے تو اس سے مراد رحمت اور شفقت ہے۔ ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی النبی کا یہی مطلب ہے اور ہم اللھم صل علی محمد کہتے ہیں تو ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے اللہ رسول کریم ﷺ کے اسم مبارک کو دنیا میں عظیم المرتبہ بنا دیجئے اور آپ کے دین کو غالب اور آپ کی شریعت کو باقی رکھنے والی بنا دیجئے۔

درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور انور ﷺ اس کے پڑھنے والے کی شفاعت فرمائیں گے اور ابتداء اولین و آخرین میں مقام محمود میں ساتھ ہو گا اس سے اللہ جل شانہ کی بارگاہ عالی میں تقرب حاصل ہوتا ہے اور ہر چیز میں برکت و اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا اللھم صلی علی محمد کہنا ہماری طرف سے رسول کریم ﷺ کو رحمت (درود) بھیجنا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ اس طریقہ سے درود شریف بھی پیش ہو جاتا ہے اور دعا بھی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی رضا بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ اللہ کے سب سے زیادہ محبوب ہیں ہم جتنی کثرت سے درود بھیجتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ہمارے لئے کثرت رحمت کو لازم فرما دیتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جو جس چیز سے زیادہ محبت کرتا ہے اس کا بھی کثرت سے ذکر ہوتا رہتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سن کر درود شریف پڑھنے کا شرعی حکم

اس بارے میں دس مسلک ہیں بعض علماء اس کو مستحب قرار دیتے ہیں اور بعض واجب اور بعض فرض کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یایھا الذین امنو صلوا علیه وسلموا تسلیما ایک قول یہ ہے کہ تمام زندگی میں ایک مرتبہ تو پڑھنا فرض ہے پھر یہ کہ جب نام مبارک آئے تو ہر مرتبہ پڑھے یا پہلی مرتبہ اس میں اختلاف ہے۔ مگر حالت نماز میں درود پڑھنا واجب ہونے پر استدلال کی روایات کثیر تعداد میں موجود ہیں لیکن بعض نے کہا ہے کہ صحت نماز کے لئے اس کو شرط قرار نہ دیں۔ ویسے غیر نماز میں بھی درود شریف کے لئے نہ کوئی وقت کا تعین ہے اور نہ ہی تعداد کا تکرار درود شریف اور تکرار ذکر اللہ میں فرق یہ ہے کہ ذکر اللہ میں تو حمد و ثناء ایک ہی مرتبہ کافی ہے لیکن درود شریف کا حکم تو صادر ہوا ہے دوسرا فرق یہ ہے کہ ذکر اللہ میں ثناء پڑھنا۔ اگر چھوڑ دے تو سامع کے ذمہ اس کی ادائیگی بمنزلہ فرض نہیں رہتی بر خلاف درود شریف کے بعضوں نے کہا ہے کہ ایک مجلس میں ایک مرتبہ درود شریف کافی ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب نہیں ہے۔ لکھنے میں بار بار لکھنا چاہئے اور ہر دعا میں بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔ درود شریف کی منت ماننے سے وہ واجب ہو جاتا ہے۔

خود اپنی ذات پر حضور انور ﷺ کا درود شریف پڑھنا ضروری نہیں بتایا گیا ہے لیکن حالت نماز میں ضروری ہے۔ حضور انور ﷺ نے اپنے نام کے ساتھ لفظ نبی میں ہمزہ کو منع کیا ہے اللہ جل شانہ' نے اپنی مخلوق میں آپ ﷺ کو محبت کی بنیاد بنادیا ہے اور آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام کا حکم

ہم اس باب میں درج ذیل امور کو بیان کریں گے۔

1- صلاۃ وسلام کے مختلف الفاظ۔

2- آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا حکم کب نازل ہوا۔

3- آپ ﷺ پر صلوٰۃ پیش کرنے کے بہتر طریقے۔

4- درود و سلام کی مجالس میں حاضری کی ترغیب۔

5- آپ ﷺ پر کثرت سے صلوٰۃ و سلام اہل سنت کا امتیازی وصف۔

6- ملائکہ کا ہمیشہ آپ کی خدمت میں صلوٰۃ پیش کرنا۔

7- آدم علیہ السلام کا حضرت حوا علیہا السلام کے مہر کے عوض صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔

8- جب مرسلین میں سے کسی پر صلوٰۃ بھیجی جائے تو ساتھ ہی آپ پر بھی صلوٰۃ بھیجنے کا حکم۔

9- غیر انبیاء و رسول پر صلوٰۃ بھیجنے میں اختلاف۔

ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ پر صلوٰۃ و سلام کا حکم ہجرت کے دوسرے سال نازل ہوا۔ ایک اور قول کے مطابق یہ حکم معراج کی رات دیا گیا۔ شعبان کی فضیلت میں ابی الصیف الیمنی سے مروی ہے کہ-شعبان حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں صلوۃ و سلام پیش کرنے کا مہینہ ہے کیونکہ آیت صلوۃ اسی میں نازل ہوئی تھی لیکن اس روایت کی انہوں نے سند ذکر نہیں کی۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

صلوا علی صلی اللہ علیکم تم مجھ پر صلوۃ پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے گا۔

ابن عدی نے الکامل میں اور **المنیری** نے اپنے اپنے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

صلوا علی فان صلوتکم علی زکوۃ لکم
مجھ پر صلوٰۃ پڑھو تمہارا مجھ پر صلوٰۃ و سلام تمہارے لئے زکوٰۃ ہو گی۔

اس کی تخریج دوسرے باب آ رہی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً" روایت ہے

صلوا علی فانها لکم اضعافا مضاعفة
مجھ پر صلوٰۃ پڑھو اس سے تمہارے لئے دوگنا نفع ہو گا۔

امام دیلمی نے اسے اپنے والد گرامی کی اتباع میں بلا اسناد ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصلیها فی السفر و الحضر یعنی صلوۃ الضحیٰ وان لاانام الا علی و ترو با لصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سفر و حضر میں نماز چاشت کے ادا کرنے کی وصیت فرمائی اور ادائیگی وتر اور صلوٰۃ پیش کرنے کے بعد سونے کی وصیت فرمائی۔

بقی بن مخلد اور ابن بشکوال نے اسے اپنی سند سے روایت کیا۔ اس کی سند میں یعلیٰ بن الاشدق ضعیف ہے۔ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد بھی مروی ہے۔ اگرچہ میں اس کی سند پر آگاہ نہیں ہو سکا۔

اکثر و امن الصلوۃ علی لان اول ماتساء لون فی القبر عنی
مجھ پر کثرت سے صلوۃ بھیجا کرو کیونکہ قبر میں سب سے پہلے میری بابت سوال ہو گا۔

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری سے روایت ہے کہ ایک دفعہ

آپ ﷺ سعد بن عبادہ کے ہاں تشریف لائے بشیر بن سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا حکم دیا ہے اس کی تعمیل کیلئے کس طرح صلوٰۃ و سلام پیش کریں؟ آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم اس سوچ میں پڑ گئے کہ کاش یہ سوال نہ ہی کیا جاتا تھوڑی دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

"قولوا اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ آل ابراہیم و بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید"

اور سلام کے بارے میں تم پہلے ہی جانتے ہو۔ اسے مسلم، ترمذی، ابوداؤد، موطا اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

بیہقی میں۔ " **فیی العالمین انک حمید مجید**" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ ابوداؤد نے حدیث صلوٰۃ علی النبی "**بعد التشھد**" ذکر کی ہے اور اس میں **والسلام کما علمتم** کے الفاظ نہیں ہیں، لفظ **علمتم** میں عین پر زبر لام مخفف یا عین پر پیش اور لام مشدد ہو گا۔ امام احمد نے اپنی "مسند" اور ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دار قطنی اور بیہقی نے "سنن" میں یہی روایت ان الفاظ میں ذکر کی ہے حضرت عقبہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ پر سلام کا طریقہ ہمیں معلوم ہے لیکن آپ ﷺ پر نماز میں صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ تو آپ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے محسوس کیا کہ یہ سوال آپ سے نہ کیا جاتا تو بہتر تھا تھوڑی دیر بعد آپ نے ان کلمات کی تعلیم دی۔

" اللھم صل علیٰ محمد النبی الامی و علیٰ آلِ محمد

کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم و بارک
علیٰ محمد النبی الامی و علیٰ آل محمد کما بارکت
علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انک حمید مجید"

امام ترمذی، امام حاکم، ابن خزیمہ اور دار قطنی نے اس روایت کو صحیح قرار دیا۔ دار قطنی اس کی سند کو حسن متصل اور بیہقی نے صحیح کہا میرے نزدیک اس کی سند میں ابن اسحاق ہے مگر اس حدیث کی روایت میں تصریح موجود ہے لہٰذا یہ روایت مقبول اور صحیح ہو گی جیسا کہ حاکم نے ذکر کیا ہے۔ شیخ اسماعیل قاضی نے اپنی کتاب "فضل الصلوۃ" میں عبدالرحمٰن بن بشیر بن مسعود سے مرسلاً" روایت کیا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ ہمیں صلوۃ و سلام کا حکم دیا گیا ہے طریقہ سلام ہمیں معلوم ہو گیا ہے طریقہ صلوۃ کیا ہے؟

آپ نے فرمایا۔

اللھم صلی علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ آل
ابراہیم اللھم بارک علیٰ محمد کما بارکت علیٰ
آل ابرہیم

عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور فرمایا کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں؟ میں نے عرض کیا فرمائیں کہنے لگے ایک دفعہ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ ہم نے سلام کا طریقہ جان لیا ہے لیکن آپ پر صلوۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے درود ابراہیمی کی تلقین فرمائی۔ (اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے) امام بخاری نے و علی ابراہیم و علی آل ابراہیم کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے ایسا ہی طبری سے مروی ہے۔ ابوداؤد، ترمذی اور احمد نے بھی اسے روایت کیا ہے مگر ہدیہ کے لفظ ذکر نہیں کئے۔

شیخ اسماعیل قاضی امام حسن بصری سے مرسلاً" بیان کرتے ہیں کہ جب آیت

صلوٰۃ نازل ہوئی تو ایک آدمی نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ الفاظ سلام ہمیں معلوم ہیں۔ اب ہمیں صلوۃ کے متعلق فرمائیں کہ ہم آپ ﷺ پر صلوۃ کیسے پڑھیں تو آپ نے فرمایا۔

اللھم اجعل صلوٰتک و برکاتک علیٰ محمد کما جعلتھا علیٰ ابراہیم انک حمید مجید

اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکات اسی طرح حضور علیہ السلام پر نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم پر فرمایا یقیناً تو لائق حمد و مجد ہے۔

اسے ابن ابی شیبہ اور سعد بن منصور نے روایت کیا۔ اسماعیل نے ابراہیم سے مرسلاً" روایت کیا ہے اس کے جواب میں کلمات یہ ہیں۔

اللھم صل علیٰ محمد عبدک و رسولک و اہل بیتہ کما صلیت علیٰ ابراہیم انک حمید مجید

اے اللہ اپنے پیارے بندے اور رسول اور ان کی اہل بیت پہ رحمتیں فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر کیں یقیناً تو ہی قابل حمد و مجد ہے۔

خود ابو سعید بن مالک بن سنان خدری سے بھی اس طرح مروی ہے۔ بخاری مسند احمد، نسائی ابن ماجہ، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے اسے روایت کیا حضرت ابو سعید ساعدی (ان کے نام میں اختلاف ہے) سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ سے صلوۃ کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا

"اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ ازواجہ وذریاتہ کما صلیت علیٰ آل ابراہیم و بارک علیٰ محمد وازواجہ و ذریاتہ کما بارکت علیٰ ابراہیم انک حمید مجید "

(اسے امام مالک اور امام احمد، ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا۔)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔
جب تم میں سے کوئی نماز کے اندر تشہد میں ہو تو اسے یہ الفاظ کہنے چاہئیں۔

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد و بارک علی محمد و آل محمد و ارحم محمداً و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔

اس کی تخریج امام حاکم نے اپنی کتاب المستدرک میں بطور شاہد کی ہے بعض لوگوں نے اس مغالطہ کی وجہ سے اسے صحیح قرار دیا حالانکہ انہیں وہم ہوا ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن سباق مجہول ہے۔ اور اس نے مبہم آدمی سے روایت کیا اور بیہقی نے اسے حاکم سے نقل کیا امام دار قطنی ابن شاہین کی روایت یوں ہے اور اس کی سند میں عبد الوہاب بن مجاہد ضعیف ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان فرماتے ہیں کہ مجھے آپ نے تشہد کی اس طرح تعلیم دی جس طرح آپ ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے۔

التحیات للہ والصلوٰۃ والطیبات السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔

آگے درود ابراہیمی ذکر کیا ساتھ

"**علی اہل بیتہ و اللھم بارک علینا معھم صلوات اللہ و صلاۃ المومنین علی محمد النبی الامی السلام علیک و رحمتہ اللہ و برکاتہ** الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

ابن ابی عاصم سے مروی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ ہم نے حضور علیہ السلام

سے صلوۃ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو۔

"اللھم اجعل صلوٰتک و رحمتک و برکاتک علیٰ سید المرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدک و رسولک امام الخیر و رسول الرحمۃ اللھم ابعثہ مقاماً" محموداً" یغبطہ الاولون والاخرون اللھم صل علیٰ محمد وابلغہ الوسیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ من الجنۃ اللھم اجعل فی المصطفین محبتمو فی المقربین مودتہ و فی الاعلین ذکرہ اوقال دارہ و السلام علیہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ"

اس سے آگے درود ابراہیم ذکر کیا گیا ہے اس روایت کی سند میں مسعودی ہیں جو ثقہ راوی ہیں لیکن ان پر اختلاط ہو چکا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس سے بھی درود ابراہیمی مروی ہے۔ اسے نمیری نے "فضل الصلوٰۃ" میں نقل کر کے غریب کہا انہیں سے دوسری روایت اس میں کہتا ہوں کہ نمیری کے ہاں ایک اور سند سے یونس بن خباب کے حوالے سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل فارس کو مخاطب کر کے "**ان اللہ و ملائکتہ** کے بارے میں پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جس نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے اس آیت کے بارے میں سنا ہو تو انہوں نے عرض کیا اس میں وارحم محمد و آل محمد کما ترحمت علی ابراہیم کے الفاظ ہیں۔ اس روایت کو ابن جریر طبری نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کے بعض راوی ضعیف ہیں۔ اور یونس نے بھی حضرت ابن عباس سے روایت کرنے والے کا نام نہیں لیا اور یہ اضافہ اس سند سے ثابت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے اپنے ہاتھ میں شمار کیا اور فرمایا جبرائیل نے میرے ہاتھ میں شمار کیا میں ان کلمات کو اللہ رب العزت کی

طرف سے لے کر آیا ہوں اس میں درود ابراہیمی کے بعد یہ کلمات ہیں۔

"اللھم و ترحم علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما ترحمت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیمانک حمید مجید، اللھم تحنن علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما تحننت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم و سلم علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما سلمت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید"

اس روایت کو امام حاکم نے "معرفتہ علوم الحدیث" میں مسلسل بالعدد کے عنوان کے تحت روایت کیا ہے۔ اور اسی طریق سے قاضی عیاض نے شفا میں نقل کیا۔ ابوالقاسم تیمی، ابن بشکوال اور دیگر محدثین نے بھی اسے بطور مسلسل بیان کیا ہے۔ اسی کی سند میں "**متھم بالکذب والوضع**" راوی ہیں جس کی وجہ سے اس حدیث میں ضعف ہے۔ امام نسائی اور خطیب نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے جس میں درود ابراہیمی کا تذکرہ ہے۔ ابو داؤد میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ

اللھم صل علیٰ محمد النبی الامی و ازواجہ امھات المومنین و ذریتہ و اہل بیتہ

موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ التیمی سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے عرض کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے درود ابراہیمی سکھلایا۔ اس کی امام احمد اور طبری نے تخریج کی ہے اس کے الفاظ بھی یہ ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ان اللہ وملئکتہ سنا ہے تو آپ کی خدمت میں صلوٰۃ کیسے عرض کیا جائے تو آپ نے درود ابراہیمی کی تعلیم دی۔ حضرت زید سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

صلو اعلیٰ واجتھدوا فی الدعا

پھر آگے آپ نے درود کے الفاظ ارشاد فرمائے۔ امام احمد نے حضرت زید کی روایت کو ترجیح دی ہے۔

ابن جریر طبری ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔

قولو "اللھم صل علیٰ محمد و بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت و بارکت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم فی العالمین" والسلام کما قدعلمتم

بخاری میں اسی روایت کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہے۔

شھدت لہ یوم القیامۃ بالشھادۃ و شفعت لہ شفاعتہ

اس روایت کے تمام راوی قوی ہیں۔ یہی روایت ابن ابی عاصم سے ضعیف طریق پر بھی مروی ہے۔

ابو العباس السراج سے بریدہ بن الحصیب سے روایت ہے کہ

"اللھم اجعل صلاتک و برکاتک و رحمتک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما جعلتھا علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انکم حمید مجید"

حضرت زید سے روایت ہے کہ ہم سفر پر آپ ﷺ کے ساتھ نکلے تو اتفاقاً ایک اعرابی ملا جس نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں

السلام علیک یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے الفاظ سے سلام عرض کیا آپ نے وعلیک السلام کہا اور ساتھ پوچھا جب تو ہماری خدمت میں صلوٰۃ وسلام کا ہدیہ بھیجتا ہے تو کونسے کلمات پڑھتا ہے تو اس نے کلمات عرض کئے۔

اللھم صل علیٰ محمد حتی لاتبقیٰ صلاۃ اللھم بارک علیٰ محمد حتی لا تبقیٰ برکۃ اللھمّ سلم علیٰ محمد حتی لایبقی سلاماً وارحم محمداً"

حتی لاتبقی رحمة

اے اللہ آپ کی ذات پر یوں صلوٰۃ بھیج کہ صلوٰۃ باقی نہ رہے۔ اے اللہ آپ پر یوں برکات نازل فرما کہ برکت باقی نہ رہے اے اللہ حضور ﷺ پر سلام نازل فرما کہ سلام باقی نہ رہے اور آپ ﷺ رحمتیں نازل فرما کہ رحمت باقی نہ رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انی اری الملائکة قد سدت الافق

میں نے ملائکہ کو افق گھیرے ہوئے دیکھا۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں صلوۃ کیسے عرض کروں تو آپ نے اسے ان الفاظ صلوۃ کی تعلیم دی۔

اللھم اجعل صلواتک برکاتک و رحمتک علی سیدالمرسلین و امام المتقین و خاتم النبین محمد عبدک و رسولک امام الخیروقائد الخیر اللھم ابعثه یوم القیامة مقاما" محمودا" یغبطه الاولون و الاخرون۔

آگے درود ابراہیمی ذکر کیا اس کو احمد بن منیع نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

اہل سنت کی علامت، کثرت درود و سلام

حضرت علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل سنت کی علامت یہ ہے کہ وہ حضور ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں۔

مصر میں ایک گوشہ نشین مرد صالح بزرگ ابو سعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ تھے نہ کسی سے ملتے جلتے اور نہ کسی کی مجلس میں شرکت فرماتے، ایک روز حضرت ابن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف لائے تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خواب میں آپ کی مجلس میں شرکت کا حکم فرمایا ہے کہ آپ بہت کثرت سے درود شریف پڑھا کرتے ہیں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مجلس میں فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی قبر اطہر کو ستر ہزار فرشتے دن کو اور ستر ہزار فرشتے رات کو گھیرے رہتے ہیں اور اپنے پر بچھاتے ہیں اور درود شریف بھیجتے رہتے ہیں حتی کہ جب زمین پھٹ جائے گی تو وہ فرشتے جھپٹ کر حضور اقدس ﷺ کی تعظیم و تکریم بجالائیں گے۔

مروی ہے کہ پیدائش کے وقت سے بچہ کا رونا دو ماہ تک گویا کلمہ طیبہ کی شہادت ہے اس کے بعد چار ماہ تک اس کا رونا اللہ تعالیٰ پر اعتماد ہے اس کے بعد آٹھ ماہ تک اس کا رونا حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھنا ہے۔ اس کے بعد سے دو سال تک اس کا رونا اپنے والدین کے لئے استغفار ہے اسی طرح کم وبیش تھوڑے الفاظ کے تغیر سے چار ماہ کی عمر تک کلمہ لا الہ الا اللہ کو گواہی اور چار ماہ حضور ﷺ پر درود بھیجنا اور چار ماہ تک والدین کے لئے بھی آیا ہے۔

محبوب خدا ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کے علاوہ کسی اور شخص پر درود پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم دوسرے رسولوں (علیہم السلام) پر درود بھیجو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجا کرو میں بھی ان میں سے ہوں۔ ایک اور حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ جیسا کہ مجھ کو پیغام پہنچانے کے لئے اللہ جل شانہ' نے بھیجا ایسے ہی ان کو (دوسرے نبیوں کو) بھی بھیجا تاکہ وہ پیغام پہنچائیں یہ بھی روایت ہے کہ سوائے رسول اللہ ﷺ کے کسی مسلمان مرد اور عورت پر درود بھیجنا مناسب نہیں ہے بلکہ ان کے لئے استغفار ہے۔

حضرت عمر ابن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض وعظ و تقریر کرنے والوں نے یہ نئی چیز نکالی ہے کہ انہوں نے اپنے خلفاء اور امراء پر درود پڑھنا شروع کر دیا ہے اس کو حکماً سختی سے روک دیں۔ درود شریف کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے مخصوص کریں یہ تو نبی ہاشم کے دور خلافت میں نئی بات نکالی گئی۔

یحییٰ بن یحییٰ نے دلیل پیش کی کہ درود کا مطلب یہ ہے کہ رحمت کی دعا کی جائے لہٰذا اس کی ممانعت اگر نص (قرآن و حدیث) سے ہو یا اجماع امت سے ہو تو مانی جائے گی ورنہ نہیں۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے فرمایا ہم درود شریف کی عبادت غیر نبی کے لئے نہیں کریں گے۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے۔

ولا تجهر والە بالقول كجهر بعضكم لبعض

ترجمہ :- رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسے نہ پکارو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ (الحجرات۔ ۲)

اس وجہ سے بھی کہ ہم کو سلام کا طریقہ سکھلا دیا گیا ہے۔

السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر لہذا درود شریف خاص ہو گیا حضور اکرم ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کے اہل بیت کے لئے (حنابلہ میں سے اور) متاخرین میں سے ابن تیمیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی جماعت کا قول اور امام ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سے اشارہ ملتا ہے کہ ایک جماعت علماء اس کی قائل ہے کہ درود شریف غیر انبیاء پر مطلقاً جائز ہے ان کی دلیل اس آیت سے ہے۔

وصل علیهم (توبہ ۱۰۳) محبوب ﷺ آپ ان لوگوں کے لیئے دعا کیجئے۔

نبی اور رسول میں کیا فرق ہے

نبی اپنے سے پہلے رسول کی شریعت کی دعوت دیتے ہیں ان کو کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت نہیں دی جاتی۔ وہ اپنے سے پچھلے رسول کی شریعت کی طرف داعی بنا کر بھیجے جاتے ہیں۔ جبکہ رسول وہ ہیں جو حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ براہ راست ذاتی طور پر مخلوق کو دعوت دیتے ہیں ان پر نئی کتاب بھی نازل ہوتی ہے، نئی شریعت دی جاتی ہے (پچھلی شریعت کو منسوب کیا جاتا ہے) اور معجزے بھی دیئے جاتے ہیں۔ پس ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے یہ بات واضح ہے کہ دونوں منصب ان میں موجود تھے۔ حق تعالیٰ جل شانہ کا یہ ارشاد ہے۔

-- انی انا للّٰہ رب العالمین بے شک میں ہی اللہ ہوں تمام عالم کا پالنے والا۔

اس سے معبود کی پہچان اور اس کی اطاعت نبوت کے مفہوم کو واضح کرتا ہے

اور اس سے پہلے ارشاد فرمایا۔

اذھب الیٰ فرعون انہ طغیٰ آپ فرعون کی طرف جایئے وہ سرکش ہو گیا ہے۔

فرشتوں کی تعداد

پہاڑوں، بادل، بارش اور ماں کے پیٹ کے رحم پر بھی فرشتے متعین ہیں اور اس میں جو نطفہ ہے اس پر بھی فرشتے متعین ہیں۔ اس میں انسان کا ہیولہ اور شکل بنانا جسم کو پھونکنا اور نباتات کو پیدا کرنا ہواؤں کے رخوں کو موڑنا۔ آسمان اور ستاروں کو چلانا اور ہمارے درود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچانا اور جمعہ کے دن خاص طور لوگوں کے اعمال کو لکھنا اور نمازیوں کی قرأت سورۃ فاتحہ پر آمین کہنے کے لئے فرشتے معین ہیں اور ربنا لک الحمد پر بھی اور جو لوگ نماز کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں ان کے لئے دعا کرنا اور ان عورتوں پر لعنت بھیجنے کے لئے بھی فرشتے ہیں جو اپنے خاوند کے بستر پر دوسرے کو (بدکاری وغیرہ کے لئے) موقع دیتی ہیں۔ جن کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بہر حال ساتوں آسمانوں میں بھی واضح ہے کہ یہ تمام فرشتے جناب رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں اور یہ خصوصیت اکیلے تنہا آپ ﷺ کے لئے مختص ہے اور دوسرے کسی نبی یا رسول کے لئے نہیں ہے۔

اس آیت مبارکہ ان اللہ وملئکتہ میں جو یایھا الذین امنوا فرمایا ہے یایھا الناس نہیں کہا یہ اس لئے کہ حضور انور ﷺ پر درود پڑھنا قرب حاصل کرنے کی غرض سے جو کہ مؤمنین کے ساتھ خاص ہے کافروں یا منافقوں کے لئے نہیں۔

غیر انبیاء پر سلام؟

ابن قیم لکھتے ہیں کہ درود میں حضور اقدس ﷺ اور آپ ﷺ کی آل و ازواج

اور ذریت یا فرشتے اور اطاعت کرنے والے عام طور پر داخل ہوں اور جس میں انبیاء بھی
شامل ہوں۔

"اللھم صلِّ علیٰ ملائکتک المقربین و اھل
طاعتک اجمعین"

پڑھا جائے تو یہ بھی جائز ہے البتہ کسی معین شخص پر یا متعین جماعت پر درود
پڑھنا ہو تو یہ مکروہ ہے اس کو شعار نہ بنایا جائے ورنہ حرام ہے۔
جیسا کہ رافضی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے کرتے ہیں۔ کبھی کبھی اگر
بھیجا جائے جس طرح حضور ﷺ نے ایک عورت اور اس کے خاوند پر دعا فرمائی یا حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے لئے دعا فرمائی اس میں کوئی حرج نہیں ہے مگر علی علیہ السلام نہ کہا
جائے۔ بہر حال سلام علینا تو کہا جا سکتا ہے لیکن صلوٰۃ علینا نہیں کہنا چاہئے۔
اس سے صلوٰۃ وسلام میں فرق واضح ہو گیا۔

حضور ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ کی افضل ترین کیفیات

حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو درود کی تعلیم خود دی ہے اور اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ حلف اٹھائے کہ میں آپ ﷺ پر افضل درود پیش کروں گا تو وہ ان الفاظ کے ساتھ درود بھیجے جو آپ ﷺ نے صحابہ کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمائے اور ظاہر ہے کہ یہی کلمات افضل الکیفیات ہوں گے کیونکہ ان میں خود حضور ﷺ نے اپنے لیۓ شرف کو پسند فرمایا ہے وہ الفاظ یہ ہیں۔

"اللھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کلما ذکرہ الذاکرون و کلما سھا عنہ الغافلون"

امام نووی نے اپنی "کتاب الروضہ" میں اس کی تصویب فرمائی ہے امام نووی نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کیفیت کا ذکر امام شافعی نے بھی کیا ہے یا شائد انہوں نے تاویل کی ہو۔

حافظ ابن حجر نے "الرسالہ" کے خطبہ میں لفظ سھا کا بدل غفل ذکر کیا ہے۔ میرے نزدیک ان کلمات کے آگے یہ الفاظ ہوں تو زیادہ افضل ہے۔

"صل اللہ علیہ فی الاولین والاخرین افضل و اکثر وازکی ماصلی علی احد من خلقہ و زکانا وایاکم با لصلوٰۃ علیہ افضل مازکی احدا من امتہ با لصلوٰۃ و السلام علیہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ و جزا اللہ عزوجل عنا افضل ماجزی مرسلا" عن من ارسل الیھہ فانہ انقذنا بہ من الھلکتہ و جعلنا فی خیر امۃ

اخرجت للناس دائنين بدينه الذی ارتضی و اصطفیٰ به و ملائکته و من انعم علیه من خلقه فلم تمس بنا نعمته ظهرت ولا بطنت نلنا بها خطا" فی دین اللّٰه و دنیا و دفع عنها مکروه فیهما اوفی واحد منهما الا و محمد سببها القائد الی خیر ها والهادی الی ارشد ها الزائد عن الهلکته و موارد و السوء فی خلاف الرشد المبنیته للسباب التی روردا هلکته القائم بالنصیحة فی الارشاد والانذر فیها فصلی اللّٰه علی سیدنا محمد و آله و صحبه و سلم کما صلی علی ابراہیم و آل ابراہیم انک حمید مجید"

بعض احباب نے کلام شافعی کی یہ تاویل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کثیرالاذکار ہیں اس لئے اس میں غفلت سے پناہ مانگنی چاہئے لیکن اصل بات یہ ہے کہ ان دونوں اقوال میں تطبیق یوں ہو گی کہ صلوۃ پڑھنے والا اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ دونوں کو اپنے دل میں مقصود ٹھہرا کو صلوۃ پیش کرے تو دونوں اقوال معمول بن جائیں گے۔

بعض نے حضور ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ ہی کے ذکر میں شمار کیا ہے اور آپ کے ذکر میں غفلت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل ٹھہرایا ہے۔ قاضی حسین سے مروی افضل ترین درود کے یہ الفاظ ہیں۔

اللهم صل علی محمد کما هو اهله و مستحقه

علامہ البارزی نے یہ کلمات نقل کئے ہیں۔

اللهم صل علی محمد و علیٰ آل محمد افضل صلوتک عدد معلوماتک

اگر کوئی آدمی یہ قسم اٹھالے کہ وہ آپ ﷺ پر سب سے افضل کلمات کے ساتھ درود پیش کرے گا تو علامہ المجد اللغوی کہتے ہیں کہ اس کی بریت ان الفاظ کی ادائیگی سے ہو جائے گی۔

اللھم صلِ علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلی کل نبی و ملک و ولی عدد الشفع والوتر و عدد کلمات ربنا التامات و المبارکات

اس ضمن میں یہ کلمات بھی کہہ سکتے ہیں۔

"اللھم صل علیٰ محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی و علیٰ آلہ و ازواجہ و ذریتہ و سلم عدد خلقک و رضی نفسک و ذنتہ عرشک و مداد کلماتکہ"

المجد اللغوی سے یہ کلمات بھی مروی ہیں۔

اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد صلاۃ دائمۃ بدوامکہ

بعض نے ان کلمات کو ترجیح دی ہے۔

اللھم یارب محمد وآل محمد صل علیٰ **محمد واجز محمد صلی اللہ علیہ وسلم ماھوا اھلہ**

ان کے علاوہ بھی کافی اقوال مروی ہیں جو اس بات پر دلیل ہیں کہ درود میں اصل زیادتی مقصود ہے الفاظ جو چاہے ادا کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن ظاہر ہے افضل کلمات وہی ہیں جن کلمات کے ذریعے حضور ﷺ نے خود ہمیں تعلیم دی ہے۔

امام عفیف الدین یافعی نے تینوں کیفیات کو جمع کرنے کو افضل ترین کیفیت قرار دیا ہے اس کی صورت یہ ہو گی کہ درود ابراہیمی کے بعد یہ الفاظ زیادہ کر دیئے

جائیں۔

افضل صلوتک عدد معلوماتک کلما ذکرہ

الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون وسلم تسلیما"

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اگر حدیث میں مذکور کلمات کو اثر شافعی اور حسین قاضی کے ذکر کردہ کلمات کے ساتھ جمع کر کے ادا کیا جائے تو یہ درود کی افضل ترین کیفیت ہو گی ور اس طرح بڑی جامع صورت میں درود کی ادائیگی ہو گی۔ بس فقط ذرا توجہ کی ضرورت ہو گی صلوۃ کی بہترین کیفیت خود بخود بن جائے گی۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ افضل ترین کیفیت درود وہ صورت بھی بن سکتی ہے جس کے الفاظ ابو ہریرہ سے مروی ہیں حضور ﷺ کا یہ قول حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے۔

من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی فلیقل

اللھم صل علیٰ محمد النبی و ازواجہ امھات المومنین

و ذریتہ و اھل بیتہ کما صلیت علیٰ ابراھیم

کمال الدین ابن الھمام جو کہ ہمارے محقق مشائخ میں سے ہیں نے افضل ترین درود کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

اللھم صل علیٰ ابدا" افضل صلاتک علیٰ سیدنا

محمد عبدک، نبیک، رسولک محمد وآلہ وسلم

علیہ تسلیما وزدہ شرفا و تکریما وانزلہ المنزل

المقرب عندک یوم القیامۃ

میں نے طبقات سبکی میں پڑھا ہے جس میں علامہ تاج الدین سبکی نے والد کے حوالے سے لکھا ہے کہ سب سے افضل ترین درود وہی ہے جو حضور ﷺ نے تشہد میں پڑھنے کی تلقین کی ہے کیونکہ یہ یقیناً حضور ﷺ کی احادیث سے ثابت

ہے اور ظاہر ہے کہ اس پر جزا بھی یقیناً زیادہ ملے گی۔ ہاں البتہ دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی نقصان کوئی نہیں ہے۔ لیکن اصل بات یہی ہے کہ الفاظ خواہ کوئی سے ہوں ہر ایک کو اپنے ذوق کے مطابق اپنی زبان کو درود میں مصروف رکھنا چاہئے۔

یہ الفاظ بھی ساری صورتوں کے جامع ہیں۔

اللھم صل و بارک و ترحم علٰی محمد عبدک و نبیک و رسولک النبی الامی' سیدالمرسلین و امام المتقین و خاتم النبیین و قائد الخیرونبی الرحمۃ و علی ازواجہ امھات المومنین و ذریتہ واھل بیتہ وآلہ واطھارہ و انصارہ و اتباعہ واشیاعہ و محبیہ کماصلیت وبارکت و ترحم علینا معھم افضل صلوتک وازکی برکاتک کلماذکرک الذاکرون و غفل عن ذکرک الغافلون عدد الشفع والوتر وعدد کلماتک التامات المبارکات و عدد خلقک و رضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک صلوۃ دائمۃ بدوامک اللھم ابعثہ یوم القیامۃ مقاما" محمودا" یغبط بہ الاولون والاخرون وانزلہ المقعدالمقرب عندک یوم القیامۃ و تقبل شفاعتہ الکبریٰ وارفع درجتہ العلیا واعطہ سو لہ فی الآخرۃ والا ولٰی کما آتیت ابراھیم و موسیٰ اللھم اجعل فی المصطفین محبتہ وفی المقربین مودتہ و فی ا الاعلین ذکرہ واجزہ عناما ھو اھلہ' خیر ماجزیت نبیا عن امتہ واجز الانبیا کلھم خیر صلوات اللّٰہ

وصلوۃ المومنین علی محمد النبی الامی السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ و مغفرتہ و رضوانہ الٰلھم ابلغہ' منا السلام و اورد علینا منہ السلام و اتبعہ من امتہ وذریتہ ماتقربہ' عینہ یا رب العالمین۔

فائدہ

"غفل عن ذکرہ" کہنے سے صرف وہ شخص شامل ہوا جو کہ آپ کے ذکر سے زبان و قلب سے رکتا ہے اگر اس کی جگہ "سکت عن ذکر" کہتے تو اس میں فقط زبانی غفلت کرنے والا شامل ہوتا لہٰذا جامع لفظ ذکر کر دیا ویسے غفل اور سکت میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہو گی یعنی ہر غافل ساکت عن الذکر تو ہو گا لیکن ہر ساکت غافل نہیں ہو سکتا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ صرف زبانی ساکت ہو قلب ذکر میں مشغول ہو جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے۔

الذین کذبوابآیاتنا و کانوا عنھا غافلین

امام نووی نے امام شافعی سے درود ابراہیمی ذکر کیا ہے اور ساتھ یہ بھی ذکر کیا کہ جو الفاظ بھی احادیث صحیحہ میں آئے ہیں ان سب کو شامل کر کے درود پڑھنا زیادہ افضل ہے ساتھ یہ الفاظ ذکر کیئے ہیں۔

اللھم بارک صل علی محمد النبی الامی و علی آل محمد و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم فی العالمین انک حمید مجید

امام نووی نے "الاذکار" میں محمد ﷺ کے بعد عبدک و رسولک کے الفاظ زیادہ نقل کیئے ہیں بارک کو ذکر نہیں کیا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام نووی نے کچھ الفاظ شائد اس لئے چھوڑے ہیں کہ مذکورہ الفاظ محذوف کی تلافی کر دیں

گے۔ یعنی آل کے معنی میں بڑا اختلاف ہے لیکن اس کی بجائے امت کا لفظ ذکر کر دیا تاکہ سارے مع آل و اہل بیت اس میں شامل ہو جائیں۔

فائدہ

کیا غیر نبی پر درود پڑھا جا سکتا ہے باوجود کہ ہم لوگ کسی خصوصیت میں بھی ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اسماعیل القاضی نے اس معاملے میں دو مرادیں ذکر کی ہیں پہلی مراد ان کے لئے ہیں جنہوں نے آل کا معنی پوری امت لیا ہے دوسری مراد وہ حدیث ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کوئی نہی وغیرہ ذکر نہیں کی گئی البتہ اثبات موجود ہیں وہ مسلم شریف کی یہ حدث مبارکہ ہے۔

اللھم انی اسألک من خیر ماسالک منہ محمد

اس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ آپ ﷺ نے اپنے لئے طلب کیا اس کو ہر شخص آپ کے وسیلہ جلیلہ سے طلب کر سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں صحابی نے طلب کیا ہے۔ حافظ ابن حجر ابن القیم کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ۔

تمام مجموعہ طرق میں سے ایک طریقہ مراد نہیں لیا جا سکتا بلکہ بہتر یہ ہے تمام الفاظ کو علیحدہ علیحدہ ادا کیا جائے اسی سے تمام احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ خود حضور ﷺ کا عمل بھی اس پر شاھد ہے کیونکہ اگر ایسا کرنا(یعنی ایک لفظ میں تمام معانی کا احاطہ کرنا) درست ہوتا تو پھر قرآن کو بھی اسی طرح مختصر الفاظ کے ذریعے ادا کیا جاتا حالانکہ ایسا نہیں ہے اور وہ جو ایسا کرنے کو جائز گردانتے ہیں تو وہ فقط تعلیم کے لئے ہیں۔ علامہ اسنوی بھی تمام وارد فی الحدیث الفاظ کو جمع کرنے کے قائل ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک لفظ مستقل معنی کا حامل بھی ہو تو وہ دوسرے لفظ کا بدل نہیں ہو سکتا لیکن فقط امکانی معنی دے سکتا ہے جیسے کہ ازواجہ اور امھات المومنین سے ظاہر ہے۔ لہذا اقتصار ہی اولی ہے لیکن الفاظ بہر صورت ذکر کرنے ہوں گے اور اس کو مختلف رواۃ کے حفظ پر محمول کریں گے جب بھی کسی لفظ کو

ذکر کیا جائے گا۔

ابن جریر طبری کے نزدیک وہ کلمات درود میں لانے چاہئیں جو کہ اکمل و ابلغ ہوں تاکہ مبالغہ کے ضمن میں مجموعی معنی اس میں آ جائیں اس کی شاہد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ کی موقوف احادیث ہیں حضرت کعب کی حدیث سے درود کی تعیین کے بارے میں استدلال کیا گیا ہے کہ کیا حضور علیہ السلام کا صحابہ کو درود کی تعلیم دینا درود کی تعیین میں وجوب کا باعث ہے یا نہیں یعنی کیا یہ وجوب عمومی ہو گا یا کہ مقید اس معاملے میں امام احمد سے دو قول مروی ہیں لیکن صحیح قول یہ ہے کہ واجب مقید بالالفاظ نہیں بلکہ دونوں صورتوں میں ادائیگی ہو جائے گی۔ جیسا کہ کما صلیت علی ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم سے اختیار ظاہر ہو رہا ہے۔

شوافع کہتے ہیں کہ کیا اللھم صل علیٰ محمد کے بعد خبر کے انداز میں کلمات ہونے چاہئیں یا کہ دعائیہ مثلاً صلی اللہ علیٰ محمد کہنا چاہئے۔ اس ضمن میں صحیح ترین قول یہ ہے کہ دعا کو خبر کے الفاظ سے ذکر کرنا چاہئے کیونکہ دعا خبر کی موکد ہوتی ہے تو بدرجہ اولیٰ جائز ہو گی۔ ابن عربی کا کلام بھی کیفیت مذکورہ پر دال ہے یعنی اس کی مراد یہ ہے کہ ثواب اس کو حاصل ہو گا جو مذکورہ صورت پر عامل ہو گا گویا تمام احباب اس بات پر متفق پر کہ خبر پر اکتفا نہ کرنا چاہئے بلکہ صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرح بھی کرنی چاہئے لفظ محمد کو بدون النبی اور دیگر صفات کے ذکر کرنا بھی کافی ہو گا کیونکہ لفظ محمد بطور تعبد کے آیا ہے اب ظاہر ہے کہ یہاں وہی کفایت کرے گا جو کہ اعلیٰ ترین معنی کا حامل ہو گا جبکہ اس سے اعلیٰ موجود نہیں ہے۔ اسی لئے ضمیر یا "احمد" کے ذکر سے "محمد" کے ذکر کو افضل گردانا گیا ہے۔

جمہور کے نزدیک درود ہر اس لفظ سے ادا ہو جائے گا جو اس کی ادائیگی کی صلاحیت رکھتا ہو۔ مثلاً بعض کے نزدیک تشہد میں **الصلوٰۃ و السلام علیک ایھا النبی** کہنا بھی کافی ہو گا اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ کہنا بھی کافی ہوگا لیکن عبدہ و

رسولہ کو مقدم کرنا درست نہیں۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک تشہد میں الفاظ کی ترتیب کی شرط لگانا درست نہیں لیکن اس کے خلاف ایک قوی دلیل موجود ہے۔ وہ قرآن کی آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود کی تعلیم دی ہے یعنی "**صلوا علیه و سلموا تسلیما**" فرمایا گیا ہے حضرت عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ سارا واقعہ میرے سامنے پیش آیا تھا جب آپ ﷺ نے صحابہ کو درود سکھایا تھا۔ پس صرف روایات میں اختلاف ہے اور اسی پر اقتصار کیا گیا ہے جو کہ متفق روایات تھیں جیساکہ تشہد میں ہے اگر متروک الفاظ واجب ہوتے تو پھر انہیں چھوڑا کیوں جاتا؟

ابن الفرکاح نے "اقلید" میں اس پر اشکال وارد کیا ہے کہ حدیث میں تو اقتصار نہیں ہے جبکہ تم نے مسمیٰ صلوۃ میں اقتصار کیا ہے کیونکہ احادیث میں مطلق صلوٰۃ کا حکم ہے اور روایات میں اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراہیم بھی بہت کم آیا ہے۔ اسی وجہ سے فورانی نے صاحب الفروغ کے حوالے سے ابراہیم کے ذکر کی دو وجوہات بیان کی ہیں جسے میں آگے ذکر کروں گا حالانکہ زید بن خارجہ کی اور دوسری ساری احادیث ابراہیم کے ذکر سے خالی ہیں فقط امام نسائی کی سند قوی ہے الفاظ یہ ہیں۔

اللھم صل علیٰ محمدوعلیٰ آل محمد اس کے مطلق ہونے کے بارے میں حافظ ابن حجر نے اپنا خیال ذکر کیا ہے کہ یہ دوسرے رواۃ سے مروی درود سے مختصر ہے فقط امام نسائی نے اس کی مکمل تخریج کی ہے اسی طرح امام طحاوی نے بھی اس طرف اشارہ کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں صلوٰۃ کا حکم دیا ہے جبکہ ہم کہتے ہیں اللھم صل یعنی اے اللہ تو صلوٰۃ بھیج

ایک نفیس حکمت

احناف میں سے مصطفیٰ ترکمانی نے مقدمہ ابی اللیث میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ تم نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھو جبکہ ہم بجائے اس کے کہ اصلی علیہ کہتے، اللّٰھم صل علیٰ محمد کہتے ہیں اس میں حکمت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات طاہر و مطہر ہے اور ہم عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں اب اگر ہم درود بھیجیں تو ظاہر ہے کہ عیبوں والے کلورود طاہر پر جچے گا نہیں اس لئے ہم صلوٰۃ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے ہیں تاکہ طاہر پر طاہر ہستی ہی اپنی رحمت فرمائے اور ہمارے لئے بھی ذریعہ نجات بنے۔ علامہ المرغینانی صاحب ہدایہ نے بھی اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

علامہ نیشا پوری نے اپنی کتاب اللطائف و الحکم میں بیان کیا ہے کہ چونکہ امت مرتبہ و مقام میں آپ ﷺ سے نیچے ہیں اس لئے صلوٰۃ کی نسبت اللہ کی طرف کی جاتی ہے تاکہ امت کے حق میں رحمت بنے مصلی حقیقہ رب ہوتا ہے لیکن مجازاً" اس کی نسبت بندے کی طرف کر دی جاتی ہے۔ ابن ابی حجلہ کہتے ہیں اللّٰھم صل علیٰ محمد اس لئے کہتے ہیں کیونکہ ہم صلوٰۃ کا پورا حق ادا نہیں کر سکتے اس لئے اس کی نسبت اس ہستی کی طرف کر دیتے ہیں جو اس کے لائق ہے جیساکہ لا احصی ثناء ک علیک سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے پس جب ان تمام باتوں کا علم ہمیں ہو گیا تو ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت درود کو اپنے اوپر واجب کر لیں کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے۔

لایکمل ایمان احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین۔

ظاہر ہے کہ جس شخص سے زیادہ محبت ہوتی ہے محب اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اس لئے ہمیں آپ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہئے تاکہ آپ کی محبت میں اضافہ ہو۔

السلام علیک فقد "عرفناہ" کا معنی

فصل اول میں حضور ﷺ کے ارشاد کے جواب میں صحابہ کے جواب السلام علیک فقد عرفناہ کا معنی بیان ہوا۔ حضور ﷺ کی بارگاہ میں صحابہ نے یہ سوال تشہد کے بارے میں نہیں کیا تھا اور آپ نے تشہد کے اندر پڑھنے کی تعلیم دی تھی پس اس صورت میں ان کا مدعا یہ ممکن ہے کہ انہوں نے فکیف **نصلی علیک** بعد از تشہد کی بابت پوچھا ہو۔

علامہ بیہقی کی رائے بعد از تشہد کے بارے میں ہے علامہ ابن عبد البر کے خیال میں نماز سے **تحلل** یعنی نکلنے کے بارے میں ہے اس طرح قاضی عیاض وغیرہ کی رائے ہے۔ بعض اصحاب جن میں حافظ ابن حجر بھی ہیں نے یہ احتمال ذکر کیا ہے کہ ممکن ہے اس میں **تحلل** سلام کی قید اتفاقی ہو۔ بعض مالکیوں کی رائے میں سلام کے وقت السلام علیک **ایھا النبی و رحمتہ** اللہ برکاتہ اور السلام علیکم کے الفاظ کہنا مستحب ہے اسے قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے میرے نزدیک اس کی تائید احادیث سے بھی ہوتی ہے جنہیں ذکر کیا جا رہا ہے۔ حضرت جابر ؓ حضور ﷺ کا ارشاد ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

لما کانت لیلۃ بعثت مامررت بشجرۃ لا حجرہ الاوقال السلام علیک یا رسول اللہ بعثت کی رات میں جس شجر و حجر کے پاس سے گزرا اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ

حضرت یعلیٰ بن مرۃ الثقفی سے مروی ہے کہ ہم آپ کے ساتھ سفر میں تھے دوران سفر آپ کچھ دیر کیلئے سو گئے ایک درخت زمین پھٹنے سے ظاہر ہوا جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے ہم نے سارا واقعہ آپ ﷺ کو بتایا آپ ﷺ نے

فرمایا کہ اس درخت کو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر درود و بھیجنے کا حکم دیا تھا لہٰذا اس نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی ہے۔

حضرت جابر سے مرفوعاً روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔

انی لاعرف حجراً بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لا عرفہ الان	جو درخت میری بعثت سے قبل مجھ پر درود بھیجتے تھے وہ میرے علم میں ہیں اور اب میں انہیں اچھی طرح پہنچانتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضور ﷺ کو وضو کا طریقہ بتایا آپ نے دو نفل ادا فرمائے اور واپسی پر ہر درخت اور پتھر آپ ﷺ کو السلام علیک یارسول اللہ کے الفاظ سے سلام عرض کر رہا تھا۔

قاضی عیاض حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تشہد ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

السلام علیٰ نبی اللّٰہ و السلام علیٰ رسول اللّٰہ السلام علیٰ محمد ابن عبداللّٰہ السلام علینا و علیٰ المومنین و المومنات من غاب منھم و من شھد اللھم اغفر لمحمد و تقبل شفاعتہ و اغفرلاھل بیتہ و اغفرلی و لو الدی و ماولد و ارحمھما السلام علینا و علیٰ عباد اللّٰہ الصالحین السلام علیک ایھا النبی و رحمت اللّٰہ برکاتہ۔

اس روایت میں والوالدی کے الفاظ تعلیم کے لئے ہیں ورنہ حضرت علی کے والد کے بارے میں صحیح تر قول کفر کا ہی ہے۔

سلام کا ارتقائی وجوب

تین مقامات پر حضور ﷺ پر صلوۃ و سلام پیش کرنا واجب ہے۔

(1) آخری تشہد میں یہ امام شافعی کا مذہب ہے۔

(2) حضور ﷺ کے ذکر کے وقت اس قول کو علامہ حلیمی نے قاضی ابو بکر بن بکیر کے حوالے سے نقل کیا ہے مزید آپ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری وقت بھی درود واجب ہے الطرطوسی مالکی نے بھی وجوب صلوٰۃ سلام کا قول لکھا ہے۔

(3) نذر مانا ہوا درود بھی واجب ہے اس میں کسی حنفی مالکی وغیرہ کا اختلاف نہیں کیونکہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

من سلم علی عشراً فکانما عتق رقبةً جس نے مجھ پر سلام بھیجا اس نے گویا ایک غلام آزاد کیا۔

السلام کے معنی میں اختلاف ہے اسے اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک بھی کہا گیا ہے لیکن معنی جو بھی ہو لیکن یہ بات واضح ہے کہ اس سے تکلیفوں، مشکلات اور آفات سے نجات کے معانی مترشح ہوتے ہیں اور خلل و فساد کا دفعیہ ہوتا ہے اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ اس کا معنی قضائے الٰہی ہو۔ یعنی کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ملائم و نقائض سے سلامت رکھے۔ یعنی جب اللھم صل علی محمد کہیں تو ارادہ یہ ہو کہ مولا تعالیٰ تو حضور ﷺ کی دعوت آپ کی امت اور آپ ﷺ کے ذکر کو تمام نقائض سے پاک رکھ۔ اور آپ کی دعوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی دے اور آپ کی امت کو کثرت و بلندی عطا کر۔ اس اسلام کے معنی انقیاد و مسالمت بھی ہو سکتے ہیں جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فلا وربك لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت و سلموا تسلیما۔

آیت صلوۃ میں صلوا علیہ ارشاد فرمایا گیا حالانکہ صلوا لک بھی کہا جا سکتا تھا

علماء نے امام شافعی کے اس قول کے شاذ ہونے پر طویل گفتگو کی ہے مثلاً"
ابو جعفر طبری کہتے ہیں

تمام متقدمین و متاخرین علما کے نزدیک تشہد میں صلوۃ
پڑھنا غیر واجب ہے اور امام شافعی بھی اسلاف سے کوئی دلیل
نہیں لا سکے اور نہ ہی یہ سنت سے ثابت ہے۔

یہی بات ابو طحاوی، ابو بکر بن المنذرؒ خطابی نے کی ہے اور قاضی عیاض نے "الشفا" میں ان کے اقوال نقل کیئے ہیں۔ احناف میں "صاحب عمدہ" کہتے ہیں کہ اس طرح کا قول پہلے کسی سے بھی منقول نہیں ہوا۔ ابن بطال نے اپنی شرح بخاری میں واضح کیا ہے کہ جس کسی نے بھی صحابہ سے تشہد کو نقل کیا ہے اس نے صلوٰۃ علی النبی ﷺ ذکر نہیں کیا۔

اب جو شخص صلوٰۃ فی **التشهد** کا قول کرتا ہے گویا وہ آثار و منقول اقوال کی تردید کرتا ہے۔

لیکن یہ بات مناسب نہیں۔

کیونکہ ہمارے شیخ ابو الفضل عراقی فرماتے ہیں۔ کہ "ہمارے مشائخ نے امام شافعی کی تردید پر قاضی عیاض کا رد کیا ہے اور کہا کہ انہوں نے "الشفا" میں حضور ﷺ کے شرف و بزرگی کو بیان کیا ہے۔ اور اس میں آپ ﷺ کے بول و براز اور خون کی طہارت میں اختلاف بیان کرتے ہوئے کہا کہ طہارت کو ترجیح ہے اور اس میں آپ ﷺ کا شرف ہے تو وہ وجوب صلوٰۃ کیسے انکار کر سکتے ہیں؟ حالانکہ اس میں شرف زیادہ ہے"۔ علاوہ ازیں بعض علما نے صحابہ کرام و تابعین سے وجوب کا قول نقل کر کے امام شافعی کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے اور دلائل **نقلیہ و عقلیہ** کے ساتھ امام شافعی کی تائید کرتے ہوئے مخالفین کے دعوی شذوذ کا رد

کیا۔ صحابہ و تابعین سے اس بارے میں . حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے ایک موقوف قول منسوب ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے تشہد کی تعلیم دی تو فرمایا۔

ثم یتخیر من الدعا پھر درود پڑھنے والے کو دعا میں اختیار ہے۔

اس سے اتنا تو معلوم ہوا کہ دعا سے پہلے صلوٰۃ کا حکم موجود ہے اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود اس پر آگاہ تھے کہ تشہد اور دعا کے درمیان صلوۃ کا اضافہ کرنا ہے اس سے اس شخص کا دلیل پکڑنا درست نہ ہو گا۔ جس نے اس روایت سے امام شافعی کا رد کیا ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ ہے تشہد ابن مسعود ہمارے سامنے بتائیں کہ اس میں صلوۃ کا ذکر کہاں ہے؟ امام خطابی نے کہا کہ حدیث ابن مسعود کے آخر میں یہ اضافہ ہے۔

اذقلت ھذ ا فقد وقضیت صلوتک جب یہ کہا تو تو نے نماز مکمل کر لی۔

اس کا رد یہ ہے کہ یہ زیادت مدرج ہے اور اگر ان الفاظ کو حدیث کا حصہ مان لیا جائے تو یہ کہنا پڑے گا کہ آپ ﷺ پر صلوۃ کا حکم تشہد کی تعلیم کے بعد شروع ہوا ہے۔ اس کو مزید تقویت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی پہنچاتی ہے۔

ان الدعا موقوف حتٰی یصلی علی النبی نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھے بغیر دعا موقوف رہتی ہے۔

اسی طرح ابن عمر سے مروی ہے۔

لاصلوۃ الاصلوٰۃ علی النبی نبی اکرم پر درود پڑھے بغیر دعا کا کوئی وجود نہیں۔

امام شعبی کے اقوال کا ذکر آگے آئے گا۔ امام ماوردی نے محمد بن کعب القرظی

جو کہ کبار تابعین میں سے ہیں کا ایک قول ذکر کیا ہے جو کہ امام شافعی کی موافقت میں ہے۔ جبکہ ہمارے شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ صحابہ و تابعین سے کسی کا عدم وجوب کا قول میں نے نہیں دیکھا ماسوائے ابراہیم نخعی کے اور وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ دیگر لوگ وجوب کا قول کرتے ہیں ہمارے دور کے کسی شخص نے بھی امام شافعی کی مخالفت پر اتفاق نہیں کیا۔ اس ضمن میں امام احمد سے دو روایتیں ہیں اور ظاہر یہی ہے کہ روایت وجوب ان کا آخری قول ہے امام ابو زرع دمشقی سے مروی ہے کہ دل میں خوشی محسوس کرتا ہوں جب میں بیان کرتا ہوں کہ

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوۃ واجب ہے"

جبا المغنی فرماتے ہیں کہ ظاہر بات یہی ہے کہ امام احمد نے پہلے قول سے رجوع کر لیا تھا اور اسحاق بن راہویہ نے اس پر جزم کرتے ہوئے کہا۔ جس نے جان بوجھ کر درود ترک کیا اس کی نماز باطل ہو جائے گی اور اگر سہواً ترک کیا تو امید ہے وہ ادا ہو جائے اور بقول شیخ حرب کے یہ ان کا آخری قول ہے مالکیہ میں اختلاف ہے ابن حاجب نے سنن صلاۃ میں اسے ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

اس کے شارح ابن عبدالسلام کہتے ہیں کہ "وجوب میں دو اقوال ہیں ابن مواز کے کلام سے بھی یہی واضح ہے اور قاضی ابو بکر بن العربی کا مختار بھی یہی ہے۔ ابن ابی زید کہتے ہیں کہ ابن مواز اسے نماز کے فرائض میں شمار نہیں کرتے۔ ابن قصار اور قاضی عبدالوہاب سے منقول ہے کہ ابن مواز کی طرح امام شافعی بھی تشہد میں وجوب صلوۃ کے قائل ہیں"۔ ابو یعلیٰ عبدی مالکی رقمطراز ہیں کہ مالکیہ علماء سے اس کے بارے میں تین اقوال مروی ہیں

(1) وجوب

(2) سنت

(3) مستحب

حضور ﷺ نے تشہد کی تعلیم میں "**فلیتخیر من الدعاماشاء**" فرمایا اور صلوۃ کا ذکر نہ کیا تھا۔ اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اس میں وہ احتمال ہے کہ شائد اس وقت صلوۃ فرض نہ ہوئی ہو۔ علامہ عراقی فرماتے ہیں کہ

"حدیث صحیح میں **ثم یتخیر** کے الفاظ آئے ہیں اور ثم تراخی کے لئے آتا ہے اور تراخی سے ظاہر ہے کہ تشہد اور دعا کے درمیان کوئی شے ضرور ہو گی اور دعا تو تشہد کے بعد نہ ہو گی کیونکہ دعا کا تقاضا ہے کہ اس سے قبل آپ پر درود پڑھا جائے جیسا کہ حدیث فضالہ سے بھی یہ اشارہ ملتا ہے"

اس حدیث مبارکہ سے بعض علما نے استدلال کیا ہے کہ حضور ﷺ پر صلوۃ تشہد اخیر میں واجب نہیں بلکہ اسعاذہ واجب ہو گی اور صلوۃ علی النبی تشہد کے بعد مستحب ہو گا نہ کہ واجب وہ حدیث یہ ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اذفرغ احد کم من التشھدالاخیر فلیستعذ باللہ من اربع	تم میں سے جب کوئی تشہد اخیر سے فارغ ہو تو اللہ تعالیٰ سے استعاذہ کرے۔

ابن قیم امام شافعی کا دفاع کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تشہد میں مشروعیت صلوۃ میں تو کسی کو بھی کلام نہیں اختلاف تو اس کے وجوب اور استحباب میں ہے اور اسلاف کے عمل سے عدم وجوب پر دلیل محل نظر ہے کیونکہ انہوں نے اس پر کاملاً عمل کیا اور اگر عمل سے مراد اعتقاد ہے تو اس کے لئے ان سے اس بات کی تصریح ضروری ہے کہ صلوۃ واجب نہیں لیکن یہ نص صریح کہاں ہے؟ قاضی عیاض نے جو باتیں امام شافعی کے بارے میں کی ہیں وہ کچھ وزن نہیں رکھتی کیونکہ امام شافعی نے کسی نص اجماع قیاس اور مصلحت کی مخالفت نہیں کی بلکہ ان کا یہ قول ان کے مذہب کے حسن پر دال ہے۔

لزا محاسنی اللاتی ادل بہا
کانت ذنوبا فقل لی کیف اعتذر
جب میری خوبیاں ہی میرے گناہ شمار
ہونے لگیں تو آپ ہی بتائیں میں کیا
عذر پیش کروں؟

قاضی عیاض کے دعوی اجماع کا رد پیچھے گزر چکا ہے اور ان کا یہ دعوی کہ امام شافعی نے تو تشہد ابن مسعود کو اختیار کیا ہے یہ ان کی عدم اطلاع پر دلالت کرتا ہے کیونکہ امام شافعی نے تو تشہد ابن عباس کو اختیار کیا ہے اور وہ روایات جن سے شوافع نے اس اس مسئلہ پر استدلال کیا ہے مثلاً" حدیث سہل بن سعد حدیث عائشہ اور ابی مسعود بریدہ ﷺ وہ تمام امام بیہقی نے ان تمام کا ذکر "خلافیات" میں کیا ان کا تذکرہ تقویت کیلئے ہو سکتا ہے لیکن وہ مستقل حجت نہیں بن سکتیں اور ان احادیث کا تذکرہ اپنے مقام پر آ رہا ہے۔

تنبیہ

ہم نے پہلے ذکر کیا کہ مشہور یہی ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد فرض ہے لیکن شیخ جرجانی نے الشافی والتحریر میں اسے نادر قرار دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ امام شافعی کے اس بارے میں دو قول ہیں ابن المنذر نے عدم وجوب کا قول کیا ہے اور یہ شوافع میں سے ایک ہیں۔

ابن عساکر فرماتے ہیں کہ "ہمارے زمانے کے ایک امام کہتے ہیں کہ میں نے کسی بھی شوافع کے بڑے امام سے نہیں سنا کہ اس نے تشہد اخیر میں وجوب صلوۃ کا قول کیا ہو یا اس کی اشاعت پر کمر باندھی ہو۔ اگر کسی نے دعویٰ کیا بھی تو اس کے امام کی تقلید کی وجہ سے اس کا دعوی خود بخود مخدوش ہو جائے گا کیونکہ امام شافعی نے خود اپنی مسند میں سند کے ساتھ اسے ذکر کیا ہے تاکہ اطراف خدیث کی

صراحت ہو جائے" امام ابو حاتم نے اپنی "صحیح" میں، اور دار قطنی نے اپنی "سنن" میں ذکر کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے یہ باتیں راسخین فی العلم کے عمل کا باعث نہیں ہیں بلکہ اس سے تو فقط تقویت، صحت اور جمیع طرق کا جمع کرنا مقصود ہوتا ہے۔

تشہد میں صلوٰۃ واجب ہے

یہ امام شعبی اور اسحاق بن راہویہ کی رائے ہے

نماز میں تعین محل کے بغیر درود شریف واجب ہے۔ یہ ابو جعفر کا خیال ہے۔ ابو بکر مالکی کہتے ہیں کہ درود میں تعین کئے بغیر کثرت واجب ہے

افترض اللہ تعالی علی خلقه ان یصلوا علی نبیه وسلموا ولم یجعل ذلک لوقت معلوم فالواجب ان یکثر المرء منها ولا یغفل عنها

اللہ تعالی نے حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کو فرض قرار دیا ہے لہٰذا بندے کو آپ پر کثرت سے صلوۃ و درود پڑھنا چاہئے اور اس سے غفلت نہیں کرنی چاہئے۔

بعض دوسرے مالکیہ کا بھی یہی خیال ہے کہ حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام زمان و مکان کے ساتھ مقید کرنا درست نہ ہو گا بلکہ اس کے بغیر ہی واجب ہے۔

امام طحاوی اور احناف کا ایک گروہ امام حلیمی شیخ ابو حامد الاسفرائینی اور ابن عربی مالکی کے نزدیک مسلمان جب بھی حضور ﷺ کا اسم مبارک سنے یا خود لے تو اس پر فوراً آپ ﷺ پر صلوۃ و سلام عرض کرنا واجب ہے۔

علامہ حلیمی شعب الایمان میں فرماتے ہیں "نبی اکرم ﷺ کی تعظیم و تکریم ایمان کا حصہ ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ تعظیم کا درجہ محبت سے بڑھ کر ہے۔ ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی جان سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کریں اور آپ ﷺ کی عظمت کے ڈنکے بجاتے رہیں۔ ہم پر لازم ہے کہ جتنی عزت غلام اپنے آقا کی یا

بیٹا اپنے والد کی کرتا ہے ہم اس سے بڑھ کر آپ ﷺ کی تکریم کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا حکم دیا ہے، احادیث بھی اسی پر شاہد ہیں صحابہ کا عمل بھی ہمیں یہ بتاتا ہے جو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنے آقا علیہ السلام کی تعظیم و تکریم بجالاتے اور ان لوگوں کو مقام حاصل تھا جنہوں نے ظاہرا" آپ ﷺ کی زیارت کا شرف پایا اور آج آپ ﷺ کی تعظیم یہ ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کا تذکرہ ہو مومن صلوۃ و سلام عرض کرے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت صلوۃ میں فرشتوں کا ذکر کر کے بتایا کہ دیکھو فرشتے شریعت کے **مکلف** نہ ہونے کے باوجود حضور ﷺ پر صلوۃ و سلام کو میرے قرب کے لئے وسیلہ بناتے ہیں تو انسان تو ان سے زیادہ فریضے کی ادائیگی کا سزاوار ہو گا۔ میں کہتا ہوں کہ فرشتوں کے بارے میں ان کی کہنے کی اگرچہ امام بیہقی نے بھی تصدیق کی ہے لیکن اس پر اجماع نہیں ہے امام رازی نے اس بات کا اجماع نقل کیا ہے کہ آپ فرشتوں کی طرف مرسل نہ تھے لیکن علامہ سبکی نے اس بات کو ترجیح دی کہ فرشتوں کی طرف بھی مرسل تھے اور خوب دلائل دیئے ہیں۔

علامہ فاکہانی کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی — وہ بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور اس نے درود نہ پڑھا۔

میں نے سنا ہے کہ ابن بشکوال نے محمد بن فرح الفقیہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ آپ حضرت حسان کا یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے تو اس میں "ﷺ" کا اضافہ فرماتے۔

ہجوت محمدا" واجبت عنہ — و عنداللہ فی ذاک الجزاء

جب ان سے عرض کیا جاتا کہ اس سے وزن باقی نہیں رہتا تو وہ فرماتے وزن قائم رہے یا نہ رہے میں درود شریف ترک نہیں کر سکتا۔ ابن بشکوال نقل کر کے

دعا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے مجھے ان کا یہ عمل نہایت پسند ہے اللہ تعالیٰ اس نیک نیت پر انہیں اجر عطا فرمائے۔

امام اوزاعی کی رائے یہ ہے کہ "ہر مجلس میں اگرچہ آپ کا ذکر کئی دفعہ ہو اور آدمی ایک دفعہ ہی سلام عرض کر دے تو کافی ہو گا اسی طرح اگر کتاب میں بار بار آپ ﷺ کا ذکر آ رہا ہو تو ایک دفعہ پڑھنے سے انسان گناہ سے بچ جاتا ہے"۔ علامہ ترمذی نے بھی بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ مجلس واحد میں تکرار ذکر کے باوجود سلام واحد کافی ہو گا

ہر دعا میں صلوۃ و سلام پیش کرنا

وجوب صلوۃ کے مقامات میں بھی اختلاف ہے اس کی تفصیل اگلے باب میں بیان ہو گی۔

وجوب صلوۃ اور نذر

یہاں صرف دو چیزوں کا بیان ضروری ہے ایک یہ کہ نذر ماننے سے صلوۃ واجب ہو جاتی ہے کیونکہ یہ افضل ترین عبادت ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ

من نذر ان یطیع اللہ فلیطعہ جو نذر مانے اطاعت الٰہی کے لئے اسے اپنی نذر پوری کرنی چاہئے۔

دوسرا یہ کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ظاہری حیات میں نمازی کو بلائیں تو اس پر زبان کے ساتھ جواب دینا ضروری ہے بعض مالکی علماء کا خیال ہے کہ صرف نوافل میں جواب دے گا فرائض میں نہیں اور جواب میں درود و سلام عرض کرے یا الفاظ قرآنی لیکن یہ تمام باتیں خلاف ظاہر ہیں۔

آپ کا اپنی ذات پر درود

کیا حضور ﷺ کا اپنے آپ پر درود پڑھنا واجب تھا؟ اس بارے میں ہدلیہ کی

بعض شروحات میں عدم وجوب کی تصریح ہے جبکہ ہمارے نزدیک آپ ﷺ پر نماز کے اندر درود پڑھنا واجب تھا۔

نوٹ

امام سخاوی شافعی المذہب ہیں اور شوافع کا یہی مذہب ہے۔

وجوب کے قائلین میں اختلاف ہے کہ کیایہ وجوب عینی ہے یا کہ وجوب کفائی کفایہ سے مراد یہ ہے کہ کیا یہ بعض کی ادائیگی سے ساقط ہو جائے گا؟ اکثر لوگ وجوب عینی کے قائل ہیں وجوب کفایہ کا قول ابواللیث سمرقندی نے اپنے مقدمہ میں کیا ہے۔

حافظ ابن حجر اس بارے میں رقمطراز ہیں کہ ہر موقع پر وجوب کے قائلین کی دلیل نقل کے اعتبار سے وہ احادیث بھی ہیں جن میں اس کی فضیلت اور ترک پر وعیدیں آئی ہیں مثلاً اس کے تارک کے بارے میں جفاء و بخل، شقاوت، اللہ و رسول سے دوری کی روایات منقول ہیں۔ یہ تمام وعیدیں وجوب کی مقتضی ہیں اور معنی کے اعتبار سے ان کی دلیل یہ ہے کہ آپ پر صلوٰۃ پڑھنا آپ کے احسان کا بدلہ ہے اور آپ کا احسان ہر وقت اور دائمی ہے لہٰذا اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں درود بھی ہر وقت آپ کے ذکر کے موقع پر لازم ہو اور ان کی دلیل پر آیت کریمہ بھی ہے۔

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم

کدعاء بعضکم بعضا"

اب اگر ہر موقع پر صلوٰۃ نہ پڑھی جائے تو یہ عام لوگوں جیسا ہو جائے گا اور یہ بات اس وقت زیادہ پختہ ہو جاتی ہے جب کدعا رسول سے متعلق ہو۔ مجلس واحد میں ایک دفعہ ہی ثنا کرنا کافی ہو گا اور دو مجلسوں میں دو دفعہ ثنا کرنا لازم ہو گا اسی طرح آپ کا اسم گرامی جب بھی آئے صلوٰۃ پڑھنا واجب ہے ہاں مجلس واحد

میں ایک دفعہ ہی کافی ہو جاتا ہے اور یہی صحیح ہے۔ لیکن "مجتبٰی" میں ہر بار لازم قرار دیا ہے خواہ مجلس واحد ہو اور ثنا و صلوٰۃ میں یہ فرق ہے کہ صلوٰۃ کا حکم ہے ثنا کا حکم نہیں مجلس واحد میں ایک دفعہ ہی ثنا کرنا کافی ہو گا اس سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ جب تکرار ثنا سے حرج لازم نہیں آتا تو تکرار صلوٰۃ سے حرج کیونکر لازم آئے گا۔

اسی طرح ثنا کے ترک پر قضا لازم نہیں جبکہ ترک صلوٰۃ کی قضا لازم ہو گی جیسا کہ اصل فرق اس طرح بھی بیان ہوا ہے کہ ثنا کیلئے ہر وقت وقت ادا ہے کیونکہ یہ نعم اللہ کے تجدد پر دال ہے جس کے سبب سے ثنا واجب ہو جاتی ہے اب کوئی وقت بھی اس کے لئے وقت قضا نہ ہو گا۔ جیسا کہ نماز کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کا پڑھنا فرض نہیں بخلاف صلوٰۃ کہ اس کی قضا ہوتی ہے۔

میرے نزدیک یہ فرق کرنا صحیح نہیں ہے جیسا کہ ہدایہ کے بعض شارحین نے صراحت کی ہے الجامع الکبیر میں فخر الاسلام نے تحریر کیا ہے کہ حضور ﷺ کے نام کا تکرار تو حفظ سنت کیلئے لازم ہے کیونکہ یہ دین اور شریعت کی بنیاد ہے اور ہر بار وجوب صلوٰۃ کی صورت میں حرج لازم آئے گا لہٰذا اس میں رخصت ضروری ہے۔

یا وجوب درود کیلئے صیغہ امر وارد ہوا ہے اور متقدمین علمائے امت نے صلوٰۃ کو فرض لازم قرار دیا ہے لیکن علامہ زہری کہتے ہیں کہ صلوٰۃ ایسا فرض لازم نہیں جس کی بنا پر تارک کو عاصی قرار دیا جائے کیونکہ یہاں صیغہ امر ندب کیلئے ہے اور اس کی ادائیگی اگر خارج از صلوٰۃ ہو یا جس کا دعوی مخالف اجماع ہے مقابلتہ اس شخص کے دعویٰ کے کہ یہ اجماع صلوٰۃ کی مشروعیت پر ہے سلف میں کوئی بھی اس کے مخالف نہیں ماسوائے اس کے جو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے وہ تشہد میں "**السلام علیک ایها النبی و رحمة الله وبرکاته**" کہنے کو کافی سمجھتے ہیں اصل مشروعیت کے وہ بھی مخالف نہیں فقط اتنا کہتے ہیں کہ سلام سے صلوٰۃ کی ادائیگی ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔

حافظ عراقی نے شرح ترمذی میں کہا کہ احناف میں سے جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ حضور ﷺ کا جب بھی تذکرہ ہو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ مثلاً امام طحاوی اور سروجی نے صاحب محیط اور تحفہ غنیہ کے حوالے سے اسی قول کو صحیح قرار دیا ہے تو ان لوگوں کو تشہد میں بھی صلوٰۃ کو واجب قرار دینا چاہئے تھا+ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ احناف اگر اس بات کا التزام کر بھی لیں تو وہ صحت نماز کے لئے اسے شرط قرار نہیں دیتے۔

امام طحاوی کے خیال میں امام شافعی سے روایت میں حرملا اکیلے ہیں۔ علامہ ابن عبد البر نے "کتاب الذکار" کے حوالے سے امام شافعی کا قول ذکر کیا ہے کہ صلوٰۃ کا محل تشہد اخیر ہے اس سے پہلے پڑھنے سے ادائیگی نہیں ہو گی۔ روایت میں حرملا اکیلے ہیں۔ جبکہ حرملا کے علاوہ دوسرے لوگوں نے امام شافعی کی رائے ان الفاظ میں نقل کی ہے کہ انہوں نے اس میں تشہد سے قبل پڑھ لینے والے کے بارے میں کوئی تصریح نہیں کی۔

الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض فی کل صلوۃ و موضوعها التشهد الاخیر قبل التسلیم

آپ پر درود ہر نماز میں فرض ہے اور اس کا مقام سلام سے پہلے تشہد اخیر ہے۔

مگر امام شافعی کے مقلدین حرملا کے قول پر عامل ہیں اور اس قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے حدیث فضالہ سے وجوب پر استدلال کیا ہے علامہ ابن عبدالبر نے ان کا تعاقب کرتے ہوئے کہا کہ " اگر واقعتہ صلوٰۃ واجب ہے تو پھر اس کے تارک پر نماز کا اعادہ لازم ہونا چاہئے جیسا کہ نماز کے تارک پر قضا لازم ہے" ابن حزم نے بھی یہی کہا۔ علامہ جرجانی حنفی کہتے ہیں اگر صلوۃ کو واجب مانا جائے تو حاجت کے وقت بیان میں تاخیر لازم آئے گی

جوانب ایہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قضا ہے جو کہ بندے میں ملک سے بھی قبل نافذ ہوئی اس سے قضا اللہ علیہ بالاسلام کے قضا اللہ بھاہی کے مشابہ ہے۔

صحابہ کے قول میں لفظ کیف سے مراد

کیف کے معنی کی تعیین میں اختلاف ہے۔ بعض نے کیف سے مراد یہ لیا ہے کہ جس لفظ سے مامور بہا صلوٰۃ کی ادائیگی ہو جائے بعض نے اس سے صفت صلوٰۃ مراد لی ہے قاضی عیاض کہتے ہیں کہ لفظ صلوٰۃ رحمت و دعا کے معنی میں عام مستعمل تھا صحابہ نے کیف کے توسط سے یہ معلوم کرنا چاہا تھا کہ ہم اسے کس لفظ سے ادا کریں۔ علامہ باجی اور دیگر مشائخ نے کیف سے صفت صلوٰۃ مراد لی ہے ہمارے ابن حجر نے بھی اسی پر صاد کیا ہے ان کی دلیل کیف کا صفت کیلئے آنا ہے اگر جنس صلوۃ کو معلوم کرنا مقصود ہوتا تو اس کے لئے لفظ ما آتا اسی پر قرطبی نے جزم کا اظہار کیا ہے فرماتے ہیں کہ صحابہ کو مراد صلوۃ کا علم تھا اس لیے کیف سے انہوں نے صفت صلوۃ کی تعیین چاہی تھی۔

صحابہ کو معلوم تھا کہ جس طرح سلام ایک مخصوص طریقے یعنی السلام علیک یا رسول اللہ کے ساتھ بجا لایا جاتا ہے تو انہوں نے صلوٰۃ کو بھی الفاظ مخصوصہ کے ساتھ مخصوص سمجھ لیا تھا گویا یہ ان کا اپنا قیاس تھا لہٰذا حضور ﷺ نے ان کو جواباً صلوۃ کی دوسری صفات کے ساتھ تعلیم دی۔

اللہم کی تحقیق

لفظ اللھم دعا کے معنی میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے اس میں میم حرف ندا کے عوض میں آئی ہے اس طرح یہ یا اللہ کے معنی میں ہے۔ یا اللہ اور اللہم میں فرق یہ ہے کہ اللہم غفور رحیم نہیں کہا جا سکتا بلکہ اللہم اغفرلی و ارحم کہا جائے گا اس پر حرف ندا کا دخول بھی منع ہے مگر اشعار وغیرہ میں کبھی کبھی آجاتا ہے جیسا کہ راجز کا یہ شعر ہے+

انی اذاما حادث الما

اقول یا اللھم یا اللھما

ندا کے وقت یہ اسم ہمزہ قطعی کے ساتھ خاص ہے اور تفخیم لام واجب ہے اور تعریف کے ساتھ حرف نداء کے دخول کو فرانے اہل کوفہ کی اتباع میں اس کی اصل یا اللہ کو مانا ہے۔ تخفیف کیلئے حرف ندا کو حزف کیا اور میم کو جملہ محذوفہ سے ماخوذ مانا گیا ہے۔

اسے زائد بھی مانا گیا ہے جیسا کہ زرقم شدید الزرقہ یعنی بہت نیلا کو کہا جاتا ہے اسے اسم عظیم میں تضخیم کیلئے زیادہ کیا گیا ہے۔ بعض نے اسے اس واؤ کے

بعینہ اسی طرح احمد کے اندر جمیع محامد بھی جمع ہیں اس میں تنزیہہ بھی ہے توحید بھی، صفات کمالیہ کا اثبات بھی ہے اور تمام نقائص سے نفی بھی موجود ہے اور عقل کا اس کے مقام کی تعین میں قصور بھی واضح ہے اسی لئے کلمہ احمد معنی کے اعتبار سے عام ہے اور تمجید کے اعتبار سے اتم ہے جس طرح آپ احمد ہیں اسی طرح آپ کی امت حمد کے ساتھ خاص ہے آپ کے جھنڈے کو لواء حمد کا نام دیا گیا اس جھنڈے کے نیچے بشمول آدم علیہ السلام ہر ایک ہو گا یہ موقع حمد کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو انعام فرمائے گا جب وہ سجدے میں گرا ہوا ہو گا۔ و للہ الحمد

رحمت دو جہان ﷺ کے اسمائے مبارکہ:

امام ابن دحیہ حضور ﷺ کے اسمائے مبارکہ پر اپنی ایک مستقل تصنیف میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے اسمائے مبارکہ کی تعداد اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کی طرح ننانوے ہے۔ لیکن اگر کوئی محقق آپ ﷺ کے اسمائے پاک کے بارے میں تحقیق کرے تو ان کی تعداد یقیناً تین سو تک پہنچ جائے گی اور شیخ مغلطائیؒ کے بقول کتاب مذکور میں تین سو کے قریب اسماء کا ذکر ہے اور ابن دحیہ نے کتاب میں قرآن حکیم اور احادیث کے حوالے سے حضور ﷺ کے اسماء کا ذکر اور ان کا ضبط اور ان کے معانی پر تفصیلی گفتگو کی ہے انہوں نے حسب عادت کثرت کے ساتھ فوائد کا ذکر بھی کیا ہے اور اسماء النبی میں زیادہ تر اسماء ایسے ذکر کئے جن کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی متصف ہے اور بہت کم تعداد میں ایسے اسماء کا ذکر کیا ہے جو بطور اسم ہی ہوں۔

امام ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الترمذی میں بعض صوفیا سے نقل کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ایک ہزار اسماء ہیں اور اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے بھی ایک ہزار اسماء ہیں۔

فائدہ

قاضی عیاض فرماتے ہیں

حضور ﷺ سے قبل کسی شخص کا نام اللہ تعالی نے احمد یا محمد نہ رکھا تھا۔ احمد کی وجہ یہ تھی کہ اس نام کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ نے آپ کے متعلق بشارت دی تھی - اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حکمتہً کسی کا نام احمد نہ رکھا۔ اور کسی کو بھی اس نام سے نہ پکارا تاکہ ضعیف دلوں کیلئے شک کا باعث نہ بن جائے محمد بھی عربوں میں کسی کا نام نہ تھا اور نہ عجمیوں میں سے کسی نے اس نام کو اختیار کیا تھا۔ لیکن جب یہ بات مشہور ہوئی کہ آخری نبی اس نام والا ہو گا تو بعض لوگوں نے اپنے بچوں کے نام رکھے تھے لیکن "واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ" اللہ تعالی اس اعتبار سے بھی آپ کے اسم پاک کی حفاظت کی یہاں تک اسم با مسمیٰ ظاہر ہو گیا۔ قاضی عیاض نے ان چھ سات افراد کے نام بھی تحریر کیے ہیں جنہوں نے یہ نام اختیار کرنے کی کوشش کی تھی قاضی عیاض سے بعد والے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے شائد یہ قاضی عیاض کے قول سے واقف نہ ہوں ابن حجر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

"احمد" کے حوالے سے ایک نفیس نکتہ

سبحان اللہ ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر یہ چار کلمات بالاتفاق تمام آدمیوں کے کلام سے فضیلت والے ہیں اور حمد کے ضمن میں افضل ترین اذکار میں شامل ہیں ان سے چار معانی حاصل ہوتے ہیں۔

(1) مقام تسبیح میں تنزیہہ نقائص

(2) تہلیل یعنی شریک باری تعالی کی نفی

(3) تکبیر یعنی اللہ تعالی کی بڑائی

(4) تعریف۔ یعنی ایسی صفات جن تک پہنچنا بندے کیلئے محال ہے اسی طرح اللہ تعالی کی بزرگی ہے جس کی نسبت کسی شے کی طرف کرنا بھی گناہ ہے۔

حضور ﷺ کے اسمائے مبارکہ

حضور ﷺ کا سب سے مشہور اسم "محمد" ہے اس کا ذکر قرآن میں بیشتر مقامات پر ہوا ہے جیسے

ماکان محمد ابا احد من رجالکم محمد تم میں سے کسی جوان مرد کے باپ نہیں ہیں

دوسرے مقام پر ہے

و ما محمد الارسول محمد ہی اللہ کے رسول ہیں۔

یہ اسم مبارک صفت حمد سے منقول ہے اور بمعنی محمود ہے اور اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ صغیر میں علی بن زید کے طریق پر حضرت ابو طالب کا یہ شعر نقل کیا ہے۔

وشق له من اسمه ليجله

فذو العرش محمود و هذا محمد

حضور کے اس اسم مبارک کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انبیا کے ہاں محمود ہیں اور اہل زمین کے ہاں بھی آپ محمود ہیں اگرچہ بعض کفار نے آپ سے منہ موڑا لیکن اس کے باوجود ان کی زبانوں پر بھی آپ کی صفات حمیدہ کا تذکرہ رہتا تھا۔ ساری امت آپ ﷺ کی حمد میں مصروف ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ان صفات جلیلہ کے حامل ہیں کہ وہ صفات کسی میں بھی جمع ہو جائیں تو وہ مسمی، حمد بن جاتا ہے اس لئے آپ محمد و احمد ہیں اور باقی امت کے افراد حمادون کے گروہ میں شامل ہیں۔ لوگ تنگی ترشی میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپ کی حمد بیان کی۔ امت اور آپ

کی نمازوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے دروازے کو واکیا خطیب اپنے کلام کا افتتاح حمد سے کرتے ہیں اور قیامت کے دن آپ کے دست اقدس میں لواء حمد ہو گا پھر آپ امت کی شفاعت کیلئے سجدے میں حمد بیان کریں گے یہاں آپ ہی حمد کا افتتاح کریں گے اور اللہ تعالیٰ شفاعت کا دروازہ آپ پر کھول دے گا یہ وہ مقام محمود ہو گا جس پر فائز ہو کر آپ اگلے پچھلوں کی مغفرت کیلئے سفارش فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

جب آپ ﷺ اس مقام پر فائز ہوں گے تو اہل موقف بشمول مسلم کافر تمام آپ کی اول و آخر حمد بیان فرمائیں گے اس وقت آپ کے پاس تمام انواع مع معانی حمد کے جمع ہو جائیں گی یہ محمود ہوں گے جو زمین کو ہدایت و ایمان علم نافع و عمل صالح سے بھر دیں گے۔ دلوں کے زنگ اتر جائیں گے ظلمت و تاریکی چھٹ جائے گی اور زمین والے شیطان کے اسرار سے نجات پائیں گے شرک و کفر دور ہوں گے جہالت آپ ﷺ کی اتباع میں بدل جائے گی آپ ﷺ کی رسالت زمین والوں کی تمام ضرورتوں کو پورا کردے گی۔ اللہ تعالیٰ بلاد و عباد کے ساتھ آپ کی مدد فرمائے گا اور اس سبب سے ظلم و گمراہی چھٹے گی اور مخلوق مرنے کے بعد جی اٹھے گی گمراہی سے نجات پاجائے گی جہالت علم کی روشنی میں بدل جائے گی اور یہ روشنی آپ کے توسل سے بڑھتی جائے گی تنگدستی غناء سے بدل جائے گی بگاڑ درستگی میں بدل جائے گا۔ انکار اقرار میں بدل جائے گا متفرق خواہشوں کے غلام دل محبتوں سے معمور ہوجائیں گے اسم متفرقہ جسد واحد میں بدلے گا اندھی آنکھوں کو کھول دیا جائے گا بہرے کان سننے لگیں گے اور ٹیڑھے دل سیدھے ہو جائیں گے اور لوگ اپنے رب اور معبود کو پہچان لیں گے پھر آپ ﷺ کی ذات کے سبب مومنین کے دلوں میں معرفت ایمان راسخ ہو جائے گی ریب و شک کے بادل

چھٹ جائیں گے جس طرح چودھویں کے چاند سے اندھیرے چھٹ جاتے ہیں پھر امت کیلئے مزید ہدایت و راہنمائی کی ضرورت نہ ہو گی بلکہ آپ کی ہدایت ہی کافی ہو گی آپ کی سنت جو کہ جوامع الکلم کی صورت میں آپ کو عطاء کی گئی تھی وہ امت کو دیگر چیزوں سے بے نیاز کر دے گی اللہ تعالیٰ نے اسی کے متعلق ارشاد فرمایا

اولم یکفھم ذلک انزلنا علیک الکتاب یتلیٰ علیھم ان فی ذلک لرحمۃ و ذکریٰ لقوم یومنون	کیا آپ پر نازل کی گئی کتاب ان کیلئے کافی نہیں ہے جس کی ان پر تلاوت کی جاتی ہے اس میں رحمت ہے اور یہ مومنوں کیلئے نصیحت ہے۔

توراۃ میں آپ کی صفات ان الفاظ میں بیان ہوئی ہیں۔ محمد میرے بندے اور رسول ہیں میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے آپ سخت دل نہیں ہیں نہ بازاروں میں گھومنے والے ہیں آپ برائی کی جزا برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف فرما دیتے ہیں آپ کا انتقال اس وقت ہوا جب انسانیت ایک ملت میں ڈھل گئی۔ آپ کے سبب اندھی آنکھیں نور پائیں گی بہرے کان ہدایت کو سنیں گے ٹیڑھے دل رقیق ہو گے یہاں تک کہ لوگ کہہ اٹھیں گے اللہ کے سوا کوئی نہیں ہے وہ ان پر رحم کرنے والا اور نرمی برتنے والا ہو گا۔ وہ بڑے اچھے اخلاق والا ہو گا وہ لوگوں کو دین و دنیا کے فائدوں سے نوازے گا۔ وہ بڑے مختصر الفاظ میں معانی کیثرہ کی مراد بیان کرے گا انتہائی فصاحت کا مالک ہو گا۔ وہ بڑی بڑی مشکلات میں صبر کا ہتھیار آزمائے گا وہ اپنے عہد اور ذمہ داری کا پورا کرنے والا ہو گا وہ بڑا متواضع اور اپنے نفس کا ایثار کرنے والا ہو گا وہ اپنے صحابہ کی ایسی تربیت کرے گا کہ وہ جس سے انہیں روکے وہ رک جائیں گے وہ مخلوق کیلئے وصل کا باعث ہو گا اس میں ہر اچھائی بدرجہ اتم موجود ہو گی جن کاخلاصہ ممکن نہیں آپ پر بے حد سلام ہو

الشرف البارزی نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں اپنے والد گرامی سے نقل کیا برہان حلبی، ہمارے شیخ اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی کتب میں سے جن جن ناموں سے میں آگاہ ہوا ان کو حروف تہجی کے اعتبار سے جمع کیا ہے۔ یہ اسماء مبارکہ چار سو تیس سے زیادہ ہیں باوجود اس کے کہ میں نے ابن دحیہ کی کتاب نہیں دیکھی اور مجھے علم نہیں کہ اس سے پہلے کسی شخص نے اس طرح اسماء کو مرتب کیا ہو۔ ضروری ہے کہ ان اسماء مبارکہ کے معانی پر ایک مکمل کتاب ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے فضل و احسان سے اس کی توفیق دے جس نے ننانوے ناموں پر انحصار کر لیا شائد اس کا مقصد ان اسماء کی تعداد کی مناسبت ہو جو احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ غیرواضح اور متحد المعنی اسماء کے پیش نظر تعداد میں کمی کی جا سکتی ہے۔ پھر قاضی ناصرالدین بن ملیق کا ایک مخطوطہ میری نظر سے گذرا جس میں انہوں نے ابن دحیہ کی کتاب کی تلخیص کی تھی۔ پس میں نے ان میں جو زائد تھے ان کو حاصل کر لیا جہاں تک کہ اسماء مبارکہ مذکورہ تعداد کو پہنچ گئے ہیں ان اسماء مبارکہ میں سے اکثر اسماء ایسے افعال سے مشتق ہیں جو حضور ﷺ کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ مذکورہ مخطوطہ میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ ابن فارس نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام "المبینی فی اسماء النبی" ہے۔ میرے مطالعے میں یہ بات بھی آئی ہے کہ ابو عبد اللہ القرطبی نے بھی اسماء مبارکہ پر ایک کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے نظم کے پیرائے میں اسماء کو جمع کیا اور ان کی شرح کی ہے جن اسماء پر کتاب مشتمل ہے شائد ان کی تعداد تین سو سے زائد ہو مگر ابھی تک یہ کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔

کنیت مبارکہ

کنیت مبارکہ ابوالقاسم مشہور ہے، اور دوسری ابراہیم ہے جیسا کہ حدیث انس میں آیا کہ جبرائیل بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "السلام علیک یا ابا ابراہیم" شیخ ابن دحیہ نے ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ابو الارامل بھی کنیت استعمال فرمائی ہے بعض ائمہ نے ابو المومنین بھی ذکر کی ہے۔

(۱) الابر باللّٰہ اللہ سے سب سے زیادہ خیر کا معاملہ کرنے والے (۲) الا بطح بطحاء کے رہنے والے (۳) اتقی الناس سب سے زیادہ متقی (۴) الا تقیٰ للّٰہ اللہ سے ڈرنے والے (۵) اجود الناس سب سے زیادہ سخی (٦) الاُحد یکتا صفات والے (۷) احسن الناس سب سے بہتر (۸) احمد سب سے زیادہ تعریف کرنے والے (۹) احید امتی عن النار اپنی امت کو سب سے زیادہ جہنم سے ہٹانے والے (۱۰) الآخذ بالحجرات حجرے رکھنے والے اپنی ازواج کے لئے (۱۱) اٰخذ الصدقات صدقات وصول کرکے مستحقین میں تقسیم کرنے والے (۱۲) الآخر اخیر میں تشریف لانے والے تمام انبیاء سے (۱۳) الاخشیٰ للّٰہ اللہ سے زیادہ ڈرنے والے (۱۴) اذن خیر بہتر باتوں کو سننے والے (۱۵) ارجح الناس عقلا سب سے زیادہ عقل والے (۱٦) ارحم الناس بالعیال اہل پر سب سے زیادہ رحم کھانے والے (۱۷) اشجع الناس سب سے زیادہ بہادر (۱۸) الا صدق فی اللّٰہ اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سچے (۱۹) اطیب الناس ریحاً سب سے زیادہ خوشبوں سے معطر (۲۰) الاعزّ زیادہ عزت والے (۲۱) الاعلم باللّٰہ اللہ کو سب سے زیادہ جاننے والے (۲۲) اکثر الانبیاء تبعاً تمام انبیاء سے زیادہ متبع (۲۳) اکرم الناس لوگوں پر زیادہ کرم و سخاوت فرمانے والے (۲۴) اکرم ولد ادم اولاد میں آدم میں سے زیادہ سخی (۲۵) امام الخیر تمام خیر کے امام (۲٦) امام المرسلین تمام رسولوں کے امام (۲۷) امام المتقین متقیوں کے امام (۲۸) امام النبین نبیوں کے امام (۲۹) الامام امامت فرمانے والے (۳۰) الآمر (اچھی باتوں کا) حکم فرمانے والے (۳۱) الآمن امن و امان قائم کرنے والے (۳۲) امنۃ اصحابہ ساتھیوں میں سب سے زیادہ مطمئن (۳۳) الامین امانت دار (۳۴) الامیؒ کسی سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا (۳۵) انعم اللّٰہ زیادہ انعامات حاصل کرنے

والے (۳۶) الاول سب سے پہلے (نجات کا پیغام لانے والے (۳۷) اول شافع سب سے پہلے شفارش کرنے والے (۳۸) اول المسلمین پہلے فرمانبردار (۳۹) اول مشفع پہلے جن کی شفاعت قبول کی گئی (۴۰) اول المومنین سب سے پہلے ایمان لانے والے (۴۱) البار قلیط احمد (۴۲) الباطن (۴۳) البرھان (۴۴) البرقلیطسی احمد (۴۵) بشر انسان (۴۶) بشریٰ عیسیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوشخبری (۴۷) البشیر جن کی بشارت دینے والے (۴۸) البصیر البلیغ دیکھنے والے بلاغت کے ساتھ (۴۹) بیّان صاف و فصیح گفتگو والے (۵۰) بیّان البیّنۃ روشن دلائل والے (۵۱) التالی التذکرۃ پشت پناہ ناصح (۵۲) التقی التنزیل نازل شدہ سے ڈرنے والے (۵۳) التھامی تہامہ کے رہنے والے (۵۴) ثانی اثنین دو میں سے دوسرے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (۵۵) الجبار ٹوٹے دلوں کو جوڑنے والے دشمن کے غالب (۵۶) الجد کوشش کرنے والے (۵۷) الجواد سخاوت والے (۵۸) حاتم فیصلہ کن (۵۹) الحاشر حشر میں لوگوں کو جمع کرنے والے (۶۰) الحافظ احکامات کی حفاظت کرنے والے (۶۱) الحاکمہ بما اراد اللّٰہ اللہ کے ارادہ کے مطابق فیصلہ کرنے والے (۶۲) الحامد تعریف کرنے والے (۶۳) حامل لواء الحمد حمد کا جھنڈا اٹھانے والے (۶۴) الحبیب اللہ کے حبیب (۶۵) احبیب الرحمٰن رحم کرنے والے اللہ کے محبوب (۶۶) حبیب اللّٰہ اللہ کے محبوب (۶۷) الحجازی حجاز والے (۶۸) الحجۃ اہل زمین کے لئے حجت اور دلیل (۶۹) الحجۃ البالغۃ ایسی دلیل جو کمال کو پہنچے (۷۰) حرز الامین محفوظ امانت والے (۷۱) الحرمی حرمین کے رہنے والے (۷۲) الحریص علی الایمان مومن بننے میں حریص (۷۳) الحفیظ محافظ (۷۴) الحق الحکیم حق اور حکمت والے (۷۵) الحلیم بردبار

(۷۶)حماد خوب بڑھ بڑھ کر اللہ کی تعریف کرنے والے (۷۷)حمطا یا اوقال حمیا طا برے کاموں سے روکنے والا (۷۸)حم عسق معنی اللہ ہی کو معلوم ہے (۷۹)الحمید اللّٰہ کی نعمتوں کی تعریف کرنے والے (۸۰)الحنیف تمام ادیان باطلہ سے یکسو ہو کر حق پر جمنے والے (۸۱)خاتم النبین نبیوں کے سب سے اخیر میں تشریف لانے والے (۸۲)خاتم ختم نبوت کی مہر (۸۳)الخازن لمال اللّٰہ اللہ کے مال کے خزانچی اور نگران (۸۴) الخاشع اللہ سے ڈرنے والے (۸۵) الخاضع اللہ کے سامنے جھکنے والے (۸۶) الخایص اخلاص میں کمال والے (۸۷)الخبیر نظام خداوندی سے باخبر (۸۸)خطیب الانبیاء معراج میں انبیاء سے خطاب فرمایا (۸۹)الخلیل اللہ سے دوستی رکھنے والے (۹۰)خلیل الرحمٰن خدائے مہربان سے دوستی رکھنے والے (۹۱)خلیل اللّٰہ اللہ کے دوست (۹۲)خیر الانبیاء تمام نبیوں میں بہتر (۹۳)خیر البریۃ تمام مخلوق سے اچھے (۹۴)خیر خلق اللّٰہ اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر (۹۵)خیر العالمین طرا تمام عالم میں بہتر (۹۶)خیر الناس انسانوں میں بہترین (۹۷)خیر النبیین تمام نبیوں میں بہتر (۹۸)خیرۃ الامۃ آخری امت کے منتخب (۹۹)خیرۃ اللّٰہ اللہ کے منتخب (۱۰۰)دار الحکمۃ تمام حکمتوں کو جمع کرنے والے جیسے گھر (۱۰۱)الداعی الی اللّٰہ اللہ کی طرف بلانے والے (۱۰۲) دعوۃ ابراھیم ابراہیم علیہ السلام کی دعا (۱۰۳)دعوۃ النبیین تمام نبیوں کی دعا (ہدایت کے لئے)(۱۰۴)الدلیل رہبری کرنے والے (۱۰۵)الزاکر اللہ کی یاد کرنے والے (۱۰۶)الذکر آپ ﷺ اللہ کی یاد میں (۱۰۷)ذوالحق المورود نازل شدہ حق کو لانے والے (۱۰۸)ذوالحوض المورود حوض کوثر پر درود فرمانے (۱۰۹)ذوالخلق العظیم عظیم ترین اخلاق والے (۱۱۰)ذوالصراط المستقیم سب کو سیدھے راستے پر ڈالنے والے (۱۱۱)

ذوالقوۃ روحانی اور جسمانی طاقت میں کمال رکھنے والے (۱۱۲) ذوالمعجزات معجزات والے (۱۱۳) ذوالمقام المحمود روحانی اور جسمانی (۱۱۴) ذوالوسیلۃ مقام وسیلہ کو حاصل کرنے والے (۱۱۵) الراضع الراضی بچپن میں دودھ پینے والے اور کہولت میں دوسروں کو دودھ پلا کر خوش ہونے والے (۱۱۶) الراغب بھلائی و نیکی میں رغبت رکھنے والے (۱۱۷) الرافع حق کو بلند کرتے والے (۱۱۸) راکب البراق براق پر سواری کرنے والے (۱۱۹) راکب البعیر چھوٹے اونٹ پر سواری کرنے والے (۱۲۰) راکب الجمل بڑے اونٹ پر سواری کرنے والے (۱۲۱) راکب الناقۃ اونٹنی پر سواری کرنے والے (۱۲۲) راکب النجیب شریفانہ اخلاق والے (۱۲۳) الرحمۃ سبب رحمۃ (۱۲۴) رحمۃ للامۃ امت کے لئے رحمت (۱۲۵) رحمۃ للعالمین تمام عالم کے لئے رحمت (۱۲۶) رحمۃ مھدات راہ ہدایت کے لئے رحمت (۱۲۷) الرحیم سب پر مہربان (۱۲۸) الرسول خدا کے پیغام کو پہنچانے والے (۱۲۹) رسول الراحۃ راحت کا پیغام لانے والے (۱۳۰) رسول الرحمۃ رحمت کے رسول (۱۳۱) رسول اللّٰہ اللہ کے رسول (۱۳۲) رسول الملاحم نافرمانوں کے خلاف جنگ کا پیغام لانے والے (۱۳۳) الرشید رشد و ہدایت والے (۱۳۴) رفیع الزکر ذکر کو بلند کرنے والے (۱۳۵) الرقیب احکامات کے نگہبان (۱۳۶) روح الحق حق کی روح (۱۳۷) روح القدوس پاکیزہ روح (۱۳۸) الروف شفقت فرمانے والے (۱۳۹) الزاھد دنیا سے بے رغبت (۱۴۰) زعیم الانبیاء انبیاء میں سے سب سے زیادہ ذمہ دار (۱۴۱) الزکی پاک باز (۱۴۲) الزمزمی زمزم پلانے والے (۱۴۳) زین من فی القیامۃ قیامت میں لوگوں کی زینت (۱۴۴) السابق بالخیرات خیر کے کاموں میں سبقت کرنے والے (۱۴۵) سابق العرب عرب کے سبقت کرنے والے (۱۴۶) الساجد

اللّٰہ کو سجدہ کرنے والے (۱۴۷) سبیل اللّٰہ اللہ کا راستہ بتانے والے (۱۴۸) السراج ہدایت کا چراغ جو گمراہی کو ختم کرے (۱۴۹) السعید نیک بخت (۱۵۰) السمیع سننے والے (۱۵۱) السلام سلامتی کا ذریعہ (۱۵۲) سید ولد ادم اولاد آدم کے سردار (۱۵۳) سید المرسلین رسولوں کے سردار (۱۵۴) سید الناس لوگوں کے سردار (۱۵۵) سیف اللّٰہ المسلول اللہ کی سونتی ہوئی تلوار (۱۵۶) الشارع راہ شریعت دکھانے والے (۱۵۷) الشامخ بلند عزت والے (۱۵۸) الشاکر شکر گزار (۱۵۹) الشاھد قیامت میں گواہی دینے والے (۱۶۰) الشفیع سفارش کرنے والے (۱۶۱) الشکور بہت زیادہ شکر گزار (۱۶۲) الشمس ہدایت کے سورج (۱۶۳) الشھید گواہی میں امین (۱۶۴) الصابر صبر کرنے والے (۱۶۵) الصاحب ساتھی (۱۶۶) صاحب الایات و المعجزات اللہ کے قدرت کی نشانی اور معجزات والے (۱۶۷) صاحب البرھان حق کی دلیل والے (۱۶۸) صاحب التاج تاج والے (۱۶۹) صاحب الجھاد جہاد کرنے والے (۱۷۰) صاحب الحجۃ حق کی دلیل رکھنے والے (۱۷۱) صاحب الحطیم حطیم والے (۱۷۲) صاحب الحوض المورود حوض کوثر پر وارد ہونے والے (۱۷۳) صاحب الخیر خیر والے (۱۷۴) صاحب الدرجۃ العالیۃ الرفیعۃ بلند سے بلند تر مقامات پر پہنچے ہوئے (۱۷۵) صاحب السجود للرب المحمود اس رب کو سجدہ کرنے والے جن کی تعریف وحمد کی جاتی ہے (۱۷۶) صاحب السرایا لشکر والے (۱۷۷) صاحب السلطان بادشاہت اور غلبہ والے (۱۷۸) صاحب السیف تلوار والے (۱۷۹) صاحب الشرع احکام شرع بیان کرنے والے (۱۸۰) صاحب الشفاعۃ الکبری بڑی شفاعت والے (۱۸۱) صاحب العطایا عطیات دینے والے

(۱۸۲) صاحب العلامات نشانیوں والے (۱۸۳) الباھرات روشن دلیل والے (۱۸۴) صاحب الفضیلة فضیلت والے (۱۸۵) صاحب القضیب الاصغر چھوٹی کمان والے (۱۸۶) صاحب قول لا اله الا کلمه لا اله الا اللہ والے اور اس کے قائل (۱۸۷) صاحب الکوثر (۱۸۸) کوثر (۱۸۹) صاحب اللواء جھنڈے والے (۱۹۰) صاحب المحشر محشر میں امت کی شفاعت کرنے والے (۱۹۱) صاحب المدینه مدینہ منورہ کے رہنے والے (۱۹۲) صاحب المعراج معراج پر تشریف لے جانے والے (۱۹۳) صاحب المغنم اموال غنیمت تقسیم فرمانے والے (۱۹۴) صاحب المقام المحمود مقام محمود والے (۱۹۵) صاحب المنبر ممبر والے (۱۹۶) صاحب المنیر ہدایت کے نور سے روشن کرنے والے (۱۹۷) صاحب النعلین نعلین والے (۱۹۸) صاحب الهراوة (سوٹا) موٹا ڈنڈا رکھتے تھے (۱۹۹) صاحب الوسیلة مقام وسیلہ کے مالک (۲۰۰) الصادع بما امر ماموربہ کو کر گزرنے والے (۲۰۱) الصادق سچائی والے (۲۰۲) الصبور صبر کرنے والے (۲۰۳) الصدق اپنی ذات میں سچے (۲۰۴) صراط الذین انعمت علیهم جن پر انعام کیا گیا ان کے راستہ پر چلنے والے (۲۰۵) الصراط المستقیم سیدھے راستہ پر چلنے والے (۲۰۶) الصفوح کرم اور معاف کرنے والے (۲۰۷) الصفوة خالص اور عمدگی کی صفت والے (۲۰۸) الصفی مخلص دوست (۲۰۹) الضحاك مسکراتے ہوئے کھلے چہرہ سے ملنے والے (۲۱۰) الضحوك ہمیشہ متبسم رہنے والے (۲۱۱) طاب طاب اچھی عمدہ خوش باش صفت والے (۲۱۲) الطاھر پاکیزگی و صفائی والے (۲۱۳) الطبیب معالج روحانی و جسمانی (۲۱۴) طسم (۲۱۵) طس (۲۱۶) طه ان تینوں کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں (۲۱۷) الظاهر ظاہری کمالات والے (۲۱۸) العابد عبادت کرنے

والے (۲۱۹)العادل عدل وانصاف کرنے والے (۲۲۰)العافی عفو و درگذر کرنے والے (۲۲۱)العاقیب تمام انبیاء کے بعد آنے والے (۲۲۲)العالم حقائق کو جاننے والے (۲۲۳)العامل عمل کرنے والے (۲۲۴)عبداللّٰہ اللہ کے برگزیدہ بندے (۲۲۵)العدل اپنی ذات میں انصاف رکھنے والے (۲۲۶)العربی عربی بولنے والے (۲۲۷)العروۃ الوثقی ایسے ثابت قدم جیسے مضبوط کڑا (۲۲۸)العزیز زبردست شان (۲۲۹) العظیم بڑائی والے (۲۳۰) العفو معاف کرنے والے (۲۳۱) العفیف عفت اور پاکدامنی سے متصف (۲۳۲) العُلیم علم الٰہی رکھنے والے (۲۳۳)العلمی حق کی نشانی (۲۳۴)العلّامۃ بہت زیادہ جاننے والے (۲۳۵) الغالب دشمنوں پر غلبہ پانے والے (۲۳۶)الغنی باللّٰہ اللہ سے معیت حاصل کر کے مخلوق سے مستغنی ہونے والے (۲۳۷) الغیث بارش کی طرح نفع رساں (۲۳۸)الفاتح فتح یاب (۲۳۹)الفار قلیط احمد (۲۴۰)الفارق حق و باطل میں فرق کرنے والے (۲۴۱)الفتاح رحمت کے خزانوں کو کھولنے والے (۲۴۲)الفخر کرنے والے (۲۴۳) الفرط حوض کوثر پیش رو (۲۴۴) الفضیلہ فضلت رکھنے والے (۲۴۵)فضل اللّٰہ اللہ کے فضل واحسان والے (۲۴۶)فواتح النور نور کا افتتاح کروالے (۲۴۷) القاسم تقسیم کرنے والے (۲۴۸) القاضی فیصلہ کرنے والے (۲۴۹)القانت فرمانبردار (۲۵۰)قائد الخیر قائد کے خیر (۲۵۱) قائد الغر المحجلین سفید چمکدار اعضاء وجوارح والوں کے قائد جیسا کہ وضو کے فضائل میں ہے (۲۵۲) القائل بات کہنے والے (۲۵۳) القائم قائم رہنے والے (۲۵۴) القتال مضبوط (۲۵۵) القتول دشمنوں سے قتال کرنے والے (۲۵۶) قثم بہت دینے والے (۲۵۷) القثوم سخی (۲۵۸)قدم صدق سچائی کا قدم رکھنے والے (۲۵۹) القرشی خاندان قریش والے (۲۶۰) القریب تقرب حاصل کرنے

والے (۲۶۱) القمر چاند جیسے (۲۶۲) القیم ای الجامع الکامل تمام امور کو جامع اور اپنی ذات میں کامل (۲۶۳) کافة الناس لوگوں میں کامل وکافی (۲۶۴) الکامل فی جمیع اموره اپنے تمام کاموں میں کمال رکھنے والے (۲۶۵) الکریم سخاوت والے (۲۶۶) کندیده مضبوط ساخت والے (۲۶۷) کھیعص معنی اللہ ہی جانتے ہیں (۲۶۸) اللسان سچے قول والے (۲۶۹) المجد بزرگی والے (۲۷۰) الماحی برائی کو مٹانے والے (۲۷۱) ماذ ماذ دین کی باتیں بہت کرنے والے (۲۷۲) المامون امن و امان حاصل کئے ہوئے (۲۷۳) ماء معین بہتے ہوئے پانی کی طرح تھی (۲۷۴) المبارك برکت والے (۲۷۵) المبتهل اللہ تعالیٰ کے خوف سے آہ و بکا کرنے والے (۲۷۶) المبشر جنت کی بشارت سنانے والے (۲۷۷) المبعوث اللّٰہ کی طرف سے بھیجے ہوئے (۲۷۸) المبلغ دین کی تبلیغ کرنے والے (۲۷۹) المبیح شریعت میں امامت کا حکم جاری کرنے والے (۲۸۰) المبین کھول کھول کر بیان کرنے والے (۲۸۱) المبتبتل سب سے ہٹ کر اللہ کی طرف مائل ہونے والے (۲۸۲) المتبسم مسکرانے والے (۲۸۳) المتربص احکام خدلوندی کا انتظار کرنے والے (۲۸۴) المترحم سب پر رحم کھانے والے (۲۸۵) المتضرع اللہ کے سامنے گڑگڑانے والے (۲۸۶) المتقی تقوی والے اللہ سے ڈرنے والے (۲۸۷) المتلو علیه وہ ذات .... نام اللہ کی تلاوت کی گئی (۲۸۸) المتهجد تہجد پڑھنے والے (۲۸۹) المتوسط میانہ روی اختیار کرنے والے (۲۹۰) المتوکل اللہ پر بھروسہ کرنے والے (۲۹۱) المثبت حق کو دلائل سے ثابت کرنے والے (۲۹۲) المجتبیٰ اللہ کے ہاں منتخب (۲۹۳) المجیر مصیبت زدہ کو پناہ دینے والے (۲۹۴) الحرض نیکی پر ابھارنے والے (۲۹۵) المحرم حرام کا حکم لگانے والے (۲۹۶) المحفوظ جن کی حفاظت کی گئی ہے

(۲۹۷)المحلل حلال کرنے والے (۲۹۸)محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم جن کی تعریف کی گئی (۲۹۹)المحمود تعریف والے (۳۰۰)المخبر حق کی خبر دینے والے (۳۰۱)المختار جن کو اختیار دیا گیا (۳۰۲)المخلص اخلاص والے (۳۰۳)المدثر کملی والے (۳۰۴)المدنی مدینہ منورہ کے رہنے والے (۳۰۵) مدینۃ العلم علم کا شہر (۳۰۶)المذکر نصیحت کرنے والے (۳۰۷)المذکور جن کو کیا یاد کیا جائے (۳۰۸)المرتضی رضائے الٰہی ہدایت کے لئے بھیجا گیا (۳۰۹)المرتل ترتیل سے قرآن پاک تلاوت کرنے والے (۳۱۰)المرسل جن کو ہدایت کے لئے بھیجا گیا (۳۱۱)المرفع الدرجات درجات کو بلند کرنے والے (۳۱۲)المرء المزکی نفوس انسانیہ کا تزکیہ کرنے والے (۳۱۳)المرزمل کملی والے (۳۱۴)المزیل حق کی تعلیم کے ذریعہ باطل کے اثرات کو زائل کرنے والے (۳۱۵)المسبح المستغفر اللہ کی تسبیح اور امت کے لئے استغفار کرنے والے (۳۱۶)المستغنی اپنی حاجتوں میں تمام مخلوق سے استغناء برتنے والے (۳۱۷) المستقیم راہ مستقیم پر گامزن (۳۱۸)المسری معراج کی رات جس کو سیر کرائی گئی (۳۱۹)المسعود سعادت والے (۳۲۰)المسلم فرمانبرداری میں مطالبات تسلیم کر لئے گئے یا جن کو اللہ کی طرف سے سلام بھیجا گیا (۳۲۱)المشاور امت کو خیر کا مشورہ دینے والے (۳۲۲)المشفع ایسی شفاعت کرنے والے جن کی شفاعت قبول کر لی گئی (۳۲۳)المشفوع بمعنی مجنون کے ہیں یعنی وہ ذات گرامی جن کو مجنون کہا گیا پھر حق تعالیٰ نے ان کی تبری فرمائی (۳۲۴)المشقح بمنی سرخ جوڑا پہننے والے جو کسی موقع پر پہنا ہو جیسا کہ حدیث میں ہے (۳۲۵)المشہور جن کو شہرت دی گئی ہے (۳۲۶)المشیر اشارہ کرنے والے جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (۳۲۷)المصارع پچھاڑنے والے (۳۲۸)المصافحہ مصافحہ کرنے

(۳۲۹) المصدق احکامات کی تصدیق کرنے والے (۳۳۰) المصدوق جن کی تصدیق کی گئی (۳۳۱) المصطفی دیگر انبیاء میں منتخب (۳۳۲) المصلح اصلاح کرنے والے (۳۳۳) المصلی علیه جن پر درود شریف پڑھا جاتا ہے (۳۳۴) المصری شہر کے رہنے والے (۳۳۵) المطاع جن کی اطاعت کی گئی (۳۳۶) المطهر گناہوں سے پاک کرنے والے (۳۳۷) الطهر جن کو پاک رکھا گیا (۳۳۸) المطلع اخبار غیب کی خبریں دینے والے (۳۳۹) المطیع پوری اطاعت کرنے والے (۳۴۰) الظفر کامیاب ہونے والے (۳۴۱) المعذز دونوں جہان میں جن کو عزت دی گئی (۳۴۲) المعصوم جن کو بے گناہ رکھا گیا (۳۴۳) المعطی ہر سال کو عطا کرنے والے (۳۴۴) المعقب تمام نبیوں سے پیچھے آنے والے (۳۴۵) المعلم ہدایت کی تعلیم دینے والے (۳۴۶) معلم امة امت کو علوم معانی سکھانے والے (۳۴۷) المعلن حق کا اعلان کرنے والے (۳۴۸) المعلی اور انتہائی بلندی کو پہنچے ہوئے (۳۴۹) المفضال کمالات کے اعتبار سے فضیلت کا ذریعہ (۳۵۰) المفضل فضیلت دینے (۳۵۱) المقتصد میانہ روی اختیار کرنے والے (۳۵۲) المقتفی انبیائے بعد آنے والے (۳۵۳) المقدس جن کی پاکیزگی بیان کی گئی (۳۵۴) المقری قرآن پڑھانے والے (۳۵۵) المقصوص علیه جن سے کچھ انبیاء سابقین کے قصے بیان کئے گئے جیسا کہ قرآن مجید میں منهم من قصصنا آیا ہے (۳۵۶) المقفی وقیل المقتفی نبیوں کے اخیر میں تشریف لانے والے جن کی اتباع کی گئی (۳۵۷) مقیم السنة بعد الفترة زمانہ فترۃ کے بعد نبیوں کی سنت کی بقاء و دوام فرمانے والے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور اکرم ﷺ کا زمانہ فترۃ وحی کہلاتا ہے (۳۵۸) المقیم دین کو قائم فرمانے والے (۳۵۹) المکرم جن کو عزت بخشی گئی (۳۶۰) المکتفی اکتفاء

کرنے والے یا سلسلہ انبیاء کو اب تک کافی کیا گیا (۳۶۱) المکین اللہ کی طرف سے
منتخب جگہ میں رہنے والے (۳۶۲) المکی مکہ مکرمہ کے رہنے والے (۳۶۳)
الملاحی خوبصورت خوش طبع (۳۶۴) ملقیٰ القرآن قرآن مجید جن پر القاء کیا
گیا (۳۶۵) الممنوع جن کو وحی کے ذریعہ بعض افعال سے منع کیا گیا (۳۶۶)
المنادی دین کی طرف بلانے والے (۳۶۷) المنتصر اللّٰہ کے حکم سے دشمن
سے بدلہ لینے والے (۳۶۸) المنذر عذاب الٰہی سے ڈرانے والے (۳۶۹) المنذل
علیہ جن پر احکامات آہستہ آہستہ نازل کئے گئے (۳۷۰) المنحمنا (۳۷۱)
المنصف انصاف کرنے والے (۳۷۲) المنصور جن کی مدد کی گئی (۳۷۳)
المنیب انابت الی اللہ رجوع کرنے والے (۳۷۴) المنیر روشن کرنے
والے (۳۷۵) المهاجر ہجرت کرنے والے مکہ سے مدینہ (۳۷۶) المهتدی
کامل ہدایت والے (۳۷۷) المهدی دوسروں کو ہدایت کا راستہ بتانے والے
(۳۷۸) المهیمن خوف سے بچا کر امن کا راستہ بتانے والے (۳۷۹) المئوتمن
جن کے پاس امانت رکھی گئی (۳۸۰) المئوتیٰ جن کو نعمتیں دی گئیں (۳۸۱)
جوامع الکلم الفاظ مختصر مگر معنی کثیر کلمات والے (۳۸۲) المئوحی الیہ جن
کی طرف وحی بھیجی گئی (۳۸۳) الموقر تجربہ کار عقلمند (۳۸۴) المولی سردار یا
غلام آزاد کرنے والے (۳۸۵) المئومن غیب پر ایمان لانے والے (۳۸۶)
المئوید مدد کی گئی فرشتہ کے ذریعہ (۳۸۷) المیسر (۳۸۸) النابذ دشمن کی
طرف پتھر پھینکنے والے دمار میت اذر میت (۳۸۹) الناجز وعدہ پورا کرنے والے
جلدی کرنے والے (۳۹۰) الناس انسانوں میں سے (۳۹۱) الناشر دین کو
پھیلانے والے (۳۹۲) الناصب دین کو قائم کرنے والے (۳۹۳) الناطق حق
بات بولنے والے (۳۹۴) الناصر مدد کرنے والے (۳۹۵) الناطق حق بات

بولنے والے (۳۹۶) الناھی ناحق سے منع کرنے والے (۳۹۷) نبی الاحمر سرخ لوگوں کے نبی (۳۹۸) نبی الاسود کالے لوگوں کے نبی (۳۹۹) نبی التوبۃ توبہ کی طرف بلانے والے نبی (۴۰۰) نبی الراحۃ راحت و آرام کی طرف بلانے والے نبی کہ اطاعت خدلونذی میں دونوں جہان کی راحت ہے (۴۰۱) نبی الرحمۃ رحمت کے نبی (۴۰۲) النبی الصالح نیک باتوں کی خبر دینے والے (۴۰۳) نبی اللہ اللہ کے بارے میں خبر دینے والے (۴۰۴) نبی المرحمۃ رحمت کے لانے والے نبی (۴۰۵) نبی الملحمۃ میدان جہاد کے نبی (۴۰۶) نبی الملاحم جنگوں کے بارے میں خبر دینے والے جو تاقیامت پیش ہونے والی ہیں (۴۰۷) النبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم (۴۰۸) النجم الثاقب روشن ستارے کے مانند (۴۰۹) النجم ستارے کی مانند چمکدار (۴۱۰) النسیب صاحب نسبت (۴۱۱) النعمۃ نعمت آنے (۴۱۲) نعمت اللہ اللہ کی نعمت (۴۱۳) النقیب قوم کے سردار (۴۱۴) النقی صاف ستھرے پاک (۴۱۵) النور ہدایت کا نور (۴۱۶) الواسط درمیانی راستہ بتانے والے (۴۱۷) الواسع دنیا و آخرت میں وسعت والے (۴۱۸) الواضع ہر حکم کو اس کے مناسب مقام پر رکھنے والے (۴۱۹) الواعد اعمال خیر و شر پر کامیابی یا ناکامی پر وعدہ کرنے والے (۴۲۰) الواعظ نصیحت کرنے والے (۴۲۱) الورع حلال و حرام میں پرہیزگاری بتانے والے (۴۲۲) ولی الفضل فضل و احسان کے مددگار اور افضل والے (۴۲۵) الولی الیشربی یثرب یعنی مدینہ منورہ کے رہنے والے متولی امور (۴۲۶) الھادی ہدایت کا راستہ بتانے والے (۴۲۷) الھاشمی ہاشمی خاندان کے (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم) تسلیماً کثیرا

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بے حد و شمار و دائم

حضور ﷺ کا نسب مبارک

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب شیبۃ الحمد بن ہاشم (ان کا نام عمرو ہے) بن عبد مناف (ان کا نام مغیرہ ہے) بن قصیٰ (ان کا نام زید ہے) بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر (یہاں تک قریش خاندان ہے اور جو ان سے اوپر ہیں وہ قریش نہیں ہیں بلکہ وہ کنانی ہیں) بن مالک بن النضر (ان کا نام قیس ہے) بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ (ان کا نام عمرو ہے) بن الیاس ابن مضر بن نزار بن معاد بن عدنان۔

یہ وہ نسب مبارکہ ہے جس پر سب کو اتفاق ہے اور عدنان اور اسماعیل کے درمیان کے نسب میں اختلاف ہے اس اختلاف کا بیان کتب سیرۃ میں ہے۔

ایک لطیف نکتہ

شیخ الحسین بن محمد الدامغانی نے اپنی کتاب "شوق العروس و انس النفوس" میں کعب الاحبار سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی اہل جنت کے ہاں عبد الکریم، اہل نار کے ہاں عبد الجبار، اہل عرش کے ہاں عبد الحمید، تمام ملائکہ کے ہاں عبد المجید، انبیاؑ کے ہاں عبد الوہاب، شیاطین کے ہاں عبد القہار، جنوں کے ہاں عبد الرحیم، پہاڑوں میں عبدالخالق، خشکی میں عبد القادر، سمندر میں عبدالمہیمن، مچھلیوں کے ہاں عبد القدوس، حشرات الارض کے ہاں عبد الغیاث، جنگلی جانوروں کے ہاں عبد الرزاق، درندوں کے ہاں عبدالسلام، چوپاؤں کے ہاں عبد المومن پرندوں کے ہاں عبدالغفار، تورات میں موذ موذ، انجیل میں طاب طاب، صحائف میں عاقب، زبور میں فاروق، اللہ کے نزدیک طٰہٰ و یاسین، مومنین کے نزدیک محمد اور ان کی کنیت ابوالقاسم اس لئے ہے کہ آپ ﷺ جنت کو اہل جنت میں تقسیم فرماتے ہیں۔

لفظ امی کی تحقیق

امی ام کی طرف منسوب ہے ''وہ آدمی جس نے کسی سے پڑھنا لکھنا نہ سیکھا ہو'' گویا کتابت کے حوالے سے وہ پیدائش کی حالت پر ہو۔ ام کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اکثر عورتیں وصف کتابت سے خالی ہوتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ لفظ امی ام القری کی طرف منسوب ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایسی امت کی طرف منسوب ہے جو زیادہ تر پڑھ اور لکھ نہ سکتی ہو (اور اہل عرب ایسے ہی تھے) اور امت کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ امت کے احوال کی اصلاح کی ذمہ داری ہے بعض کے نزدیک یہ ام الکتاب کی طرف منسوب ہے۔ بایں معنی کہ کتاب کو آپ ﷺ پر نازل کیا گیا یا اس لئے کہ آپ ﷺ نے اس کتاب کی تصدیق کی ہے اور اس کی تصدیق کی طرف اوروں کو بلایا اور یہ بھی رائے ہے کہ یہ لفظ امتہ سے ہے جس کا معنی قدر اور حقیقت ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ لفظ امت کی طرف منسوب ہے اس کی سادگی کی وجہ سے قبل اس کے وہ الاشیاء کا علم حاصل کرتی انہیں عدم کتابت کے باوجود علوم اولین و آخرین کا عطا کیا جانا نبی کریم ﷺ کے حق میں یقیناً'' معجزہ ہے۔ اس فرمان باری تعالی میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

ما کنت تتلو من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذالا رتاب المبطلون

اور آپ ﷺ اس پہلے نہ کوئی کتاب کو پڑھا کرتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ مبارک سے لکھا کرتے تھے اگر ایسا ہوتا تو یہ باطل پرست ضرور شک کرتے۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامیی (اعراف، ٠)

وہ لوگ جو ایسے رسول کی اتباع کرتے ہیں جو غیب کی خبریں عطا کرتے ہیں اور ظاہراً" پڑھتے لکھتے نہیں ہیں۔

ازواج مطہرات کا تذکرہ

سرور کائنات ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے پہلی سیدہ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ ان کی کنیت ام ہند ہے عقد کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک 25 سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر 40 برس تھی۔ جب اللہ تعالی نے آپ کو مبعوث فرمایا تو حضرت خدیجہ آپ ﷺ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کی اور وہ آپ ﷺ کی صدق دل سے بوجھ بانٹنے والی تھیں۔ آپ ﷺ کی تمام اولاد ان ہی کے بطن مبارک سے ہوئی سوائے حضرت ابراہیم کے کہ وہ ماریہ رضی اللہ عنہا سے تھے اور اصح روایت کے مطابق حضرت خدیجہ کا ہجرت سے تین سال پہلے وصال ہوا آپ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ نے عقد فرمایا اور چار سو درہم حق مہر ادا کیا۔ (یہ بات القطب الحلبی نے شرح السیرۃ میں کہی ہے) حضرت عمر فاروق کی خلافت کے آخر دور میں ان کا وصال ہوا پھر حضرت عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے عقد میں آئیں اور حضور ﷺ نے عائشہ کے علاوہ کسی باکرہ سے شادی نہیں کی۔ ان کی رخصتی ماہ شوال میں ہوئی (یعنی ہجرت کے آٹھویں مہینے اور اس وقت ان کی عمر نو برس تھی آپ ﷺ نے 17 رمضان المبارک 58ھ میں وفات پائی۔ حضرت حفصہ بنت امیر المومنین ابی حفص عمر بن الخطاب سے آپ ﷺ نے ہجرت کے تیس ماہ بعد عقد فرمایا۔

روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو طلاق دے دی تھی پھر اللہ نے ان سے رجوع کا حکم فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے ان سے رجوع فرما لیا۔ شعبان 45ھ میں وفات پائی۔ آپ ﷺ نے ہجرت کے تیسرے سال حضرت زینب بنت خزیمۃ بن الحارث رضی اللہ عنہا سے عقد فرمایا۔ ام المساکین ان کی کنیت ہے۔ یہ آپ

کی معیت میں آٹھ ماہ قیام پذیر رہیں اور ربیع الاول کے آخر میں وفات پائی۔ پھر حضرت ام سلمہ ہند بنت ابی امیہ بن المغیرۃ رضی اللہ عنہا سے عقد ہوا۔ آپ ﷺ نے ہجرت کے چوتھے سال شوال کے آخری ایام میں عقد فرمایا اور انہوں نے 62ھ میں وفات پائی۔ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی عقد فرمایا ان کا نام برۃ تھا آپ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا اور اصح روایت کے مطابق ان سے 4ھ ذی القعدۃ کے ابتدائی ایام میں شادی فرمائی اور ان کی عمر 35 برس تھی اور 20ھ کو مدینہ میں وفات پائی۔ حضرت جویریہ بنت الحارث بھی آپ کے عقد میں آئیں ان کا نام بھی برۃ تھا پس حضور ﷺ نے ان کا نام جویریہ رکھا اور ہجرت کے چھٹے سال ان سے عقد فرمایا اور 56ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ریحانہ بنت شمعون جو یوم بنی **قریظہ** کے موقع پر گرفتار ہو کر آئی تھیں آپ نے ان کو آزاد کیا ان سے عقد فرمایا اور پانچ سو درہم مہر رکھا۔ اور حضور ﷺ کی وفات سے قبل انتقال کر گئیں۔ بعض اصحاب سیر کی یہ رائے ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے شادی نہ کی اور ان سے مباشرت ملک یمن کی وجہ سے فرمائی لیکن یہ رائے درست نہیں بلکہ پہلا مذہب ہی درست ہے اور حفاظ حدیث نے ان کو ترجیح دی ہے حضرت ام حبیبہ جن کا نام رملۃ بنت ابی سفیان تھا آپ ﷺ کا جب ان سے عقد ہوا تو یہ سرزمین حبشہ میں تھیں یہ ہجرت کے ساتویں سال کا واقعہ ہے ان کا مہر نجاشی نے حضور ﷺ کی طرف سے چار سو دینار ادا کیا۔ ان کا وصال چالیس سال بعد مدینہ منورہ میں ہوا۔ پھر حضرت صفیہ بنت حی بن اخطب سے عقد ہوا آپ ﷺ نے ان سے 7ھ میں شادی کی۔ اور انہوں نے رمضان 50ھ میں وفات پائی بعض روایات میں 56ھ ہے۔ پھر حضرت میمونہ بنت الحارث سے آپ ﷺ نے مقام سرف پہ عقد فرمایا۔ اور ان کا 51ھ میں انتقال ہوا۔

یہ بارہ ازواج مطہرات ہیں جو آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ حافظ محمد المقدسی

اور بعض دیگر علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ ان میں سے سات کے ساتھ صرف عقد فرمایا لیکن ان سے مباشرت نہیں کی۔ حضور ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات پر درود امت پر ان کے احترام و حرمت کی وجہ سے لازم ہے اور یہ آپ ﷺ کی صرف دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں بھی بیویاں ہیں۔

فائدہ

شیخ ابو بکر بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ احادیث درود میں ماسوائے حدیث ابو حمید کے کسی میں ازواج اور ذریت کا ذکر نہیں۔ میری تحقیق یہ ہے کہ اس کے علاوہ سیدنا ابو ہریرہ اور امام حسن رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں بھی ذکر ہے بلکہ اس میں اہل بیت کا ذکر بھی ہے۔

لفظ ذرّیت کی تحقیق

بقول صاحب **المحکم** الذریت ذال کے ضمہ اور کسرہ دونوں سے ہیں۔ پہلی صورت زیادہ فصیح اور مشہور ہے الصحاح میں ہے کہ ذریت انسان و جن کی نسل کو کہتے ہیں۔ المشارق میں ہے کہ **ذریتہ** نسل کو ہی کہتے ہیں لیکن کبھی اسکا اطلاق عورتوں پر اور بچوں پر بھی ہوتا ہے اور اسی سے ذراری المشرکین ہے یعنی ان کے خاندان (عورتیں اور بیٹے) اور المنذری نے حواشی میں کہا کہ ذریت انسان کی نسل کو کہا جاتا ہے۔ خواہ مرد ہو یا عورت الصحاح میں ہے کہ یہ ذرا اللہ الخلق سے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا مگر اہل عرب نے اس لفظ کا ہمزہ ترک کردیا ہے المحکم میں ہے کہ اس کو مہموز ہونا چاہئے تھا مگر کثرت استعمال کی وجہ سے ہمزہ ساقط کردیا گیا۔

النھایۃ میں ہے کہ ذرء کا لفظ ذریت کی تخلیق کے ساتھ مختص ہے المشارق میں ہے کہ ذریتہ کی اصل ذرء ہے (ہمزہ کے ساتھ) جس کا معنی پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ذریت کو پیدا کرتا ہے۔ ابن درید نے کہا کہ "ذراء اللہ الخلق ذراء" اور یہ ان الفاظ میں سے ہے جن میں اہل عرب نے ہمزہ ترک کر دیا ہے الزبیدی نے کہا کہ اس کی اصل ذرّ (تشدید کے ساتھ) ہے یعنی فرّق اس نے الگ الگ کر دیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس کی اصل ذر ہے۔ دونوں فعل (ذِراء ذراء) اس سے ہیں کیونکہ اللہ نے ان کو پہلے ذر کی مثل پیدا کیا اور ذر چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں پس ان دونوں صورتوں میں اس میں ہمزہ نہیں ہوگا جب یہ چیز معلوم ہوگئی پس ذریت میں اولاد اور اولاد کی اولاد شامل ہے۔

کیا بیٹیوں کی اولاد اس میں شامل ہے یا نہیں؟

امام شافعی اور امام مالک فرماتے ہیں کہ بیٹیوں کی اولاد بھی شامل ہے کیونکہ اس بات پر امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد حضور ﷺ کی ذریت ہے اس لیئے ان پر درود کا حکم ہے۔ امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے ابن حاجب نے بیٹیوں کی اولاد کے داخل ہونے پر مالکیہ کا اتفاق نقل کیا ہے اور کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی ذریت میں سے ہیں۔ شارحین نے اتفاق کے نقل کرنے میں تسامح سے کام لیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا مذہب اور امام احمد بن حنبل کی دوسری روایت یہ ہے کہ اولاد کی اولاد ذریت میں داخل نہیں البتہ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حکم سب سے جدا ہے کیونکہ نہ کوئی حضور کی مثل ہے اور نہ آپ ﷺ کی اولاد کے کوئی مثل ہو سکتا ہے۔

آل کی تحقیق

لفظ آل میں اختلاف ہے اس کی اصل اہل ہے ہاء کو ہمزہ میں تبدیل کیا گیا پھر اس میں تسہیل کی گئی اور یہی وجہ ہے کہ جب اس کی تصغیر بنائی جائے گی تو اس کو اصل کی طرف لوٹایا جائے گا پس وہ اہیل ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کی اصل "اول من آل یوول" اس سے مراد یہ رشتہ ہے جو کسی خاص شخص کی طرف لوٹے اس کی طرف منسوب ہو اور اس کو تقویت دے۔ بے شک اس لفظ کی نسبت فقط قابل عزت چیزوں کی طرف ہے۔

آل پر درود بھیجنے کا حکم

آل پر درود کے واجب ہونے میں اختلاف ہے شوافع اور حنابلہ سے دو روایتیں ہیں مشہور یہی ہے کہ واجب نہیں اور یہی قول جمہور کا ہے اور ان میں سے متعدد نے اس پہ اجماع کا دعویٰ بھی کیا ہے اور اکثر جنہوں نے شوافع سے وجوب ثابت کیا انہوں نے اس کی نسبت شیخ تریجی کی طرف کی۔ شرح المھذب اور الوسیط میں ابن اصلاح کی اتباع کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ آخری تشہد میں آل پر درود کے واجب ہونے کے قائل تریجی ہی ہیں۔ لیکن یہ قول مردود ہے کیونکہ ابھی گزرا کہ شوافع کے ہاں اجماع ہے کہ آل پر درود واجب نہیں۔ لیکن امام بیہقی نے شعب الایمان میں ابو اسحاق المروزی (جو کہ کبار شوافع میں سے ہیں) سے یہ قول نقل کیا ہے۔

انا اعتقد ان الصلوۃ علی آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم واجبۃ فی التشھد الاخیرہ من الصلوۃ	میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ آل نبی ﷺ پر ہر نماز کے آخری تشہد میں درود واجب ہے۔

اس کے تحت امام بیہقی لکھتے ہیں کہ درود شریف کے بارے میں منقولہ روایات بھی اسی قول کی حجت پر دلالت کرتی ہیں۔ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام طحاوی نے مشکل آلاثار میں جو گفتگو کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرملہ نے امام شافعی سے نقل کیا ہے بلکہ میرے نزدیک شیخ المجد شیرازی نے محمد بن یوسف الشافعی سے یہ اشعار بیان کئے ہیں۔

یا اہل بیت رسول اللّٰہ حبکم

فرض من اللّٰہ فی القرآن انزلہ

کفا کم عن عظیم القدر انکم

من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

(اے رسول اللہ کے اہل بیت تمہاری محبت اس قرآن میں فرض ہے جو اللہ نے آپ ﷺ پر نازل فرمایا تمہارے لیئے یہ عظیم مرتبہ ہی کافی ہے کہ جو کوئی تم پر درود نہ پڑھے اس کی نماز نہیں)

الرافعی میں ہے کہ تشہد اول میں آل پر درود بھیجنے کا حکم آخری تشہد میں اس کے واجب ہونے پر منحصر ہے اگر آخری میں واجب نہ ہو (جو کہ اصح ہے) تو ہم اس کو مستحب نہیں سمجھتے۔

فائدہ

سوال یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود کے حکم پہ دلالت کرنے والے الفاظ ایک ہیں تو اب یہ تفریق کیوں؟ کہ آپ ﷺ کے لئے واجب اور آل کے لئے واجب نہیں۔ اس سوال کا جواب دو طرح دیا جا سکتا ہے۔ نبی پر درود پاک کے وجوب پر دال قرآن حکیم میں وارد صیغہ امر ہے۔

یایها الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" اے ایمان والو تم نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

اس میں اللہ تعالی نے آپ کی آل پر درود بھیجنے کا حکم نہیں دیا اور رہ گیا حضور اکرم ﷺ کا نماز کی حالت میں اپنے اوپر آل کے ساتھ درود بھیجنے کی تعلیم دینا۔ تو اس میں آپ ﷺ نے مقدار واجب اور اس پر رتبہ کمال کا اضافہ فرمایا۔ کیونکہ سوال آپ ﷺ سے فقط آپ ﷺ پر درود پڑھنے کے متعلق ہی تھا۔ اور اس اختلاف کی بنیاد اس اختلاف پر ہے جو کہ اس حقیقت اور مجاز پر محمول کرنے کے جواز میں ہے۔ یہاں صحیح اس کا جائز ہونا ہے نہ کہ واجب اور مسئول کا سوال سے زائد جواب دینا۔ کسی مصلحت کے سبب ہوتا ہے جیسا کہ سمندر کے پانی کے پاک ہونے کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

هو الطهور ماؤه الحل میتته اس کا پانی پاک اور اس کا مردہ حلال ہے۔

اب سوال میں سمندری مردار کا ذکر نہیں تھا مگر آپ ﷺ نے جواب میں اس کا اضافہ فرما دیا۔

(2) نبی اکرم ﷺ سے جو جواب منقول ہے اس میں روایات مختلف ہیں۔ بعض میں آل کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں۔ اب واجب اسے ہی قرار دیا جائے جس پر تمام روایات متفق ہیں۔ اگر آل پر بھی واجب ہوتا تو بعض روایات میں ان کا تذکرہ ساقط نہ کیا جاتا حالانکہ بعض صحیح روایات میں آل پر درود کا حکم نہیں ملتا۔ مثلاً صحیح البخاری میں حضرت ابو سعید سے مروی روایت میں آل کا ذکر نہیں ہاں برکت کا ثبوت ہے حالانکہ سوال برکت کے متعلق نہیں کیا تھا اور نہ ہی آیت میں اس کا حکم ہے۔ اور ایسے ہی ابو حمید کی متفق علیہ حدیث میں بھی آل پر درود کے عدم ذکر کے ساتھ ساتھ برکت کا بھی ذکر نہیں ہاں آپ ﷺ کی ازواج اور ذریت پر

درود بھیجنے کے بارے میں اتفاق ہے باقی ذریت اور آل میں عموم و خصوص کی نسبت ہے۔

سوال: اگر یہ سوال کیا جائے کہ تم نے حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی کیفیت میں وجوب پر انحصار انہیں الفاظ ''اللھم صلی علیٰ محمد'' پر کیوں کیا؟ اور تشبیہ کلمات کو واجب قرار نہیں دیا۔

ہم جواباً کہیں گے کہ حضور اکرم ﷺ سے منقول بعض جوابات میں تشبیہ موجود ہی نہیں۔ مثلاً زید بن خارجہ کی حدیث میں ذکر ہی نہیں تو یہ سقوط دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ یہ واجب نہیں۔

دو اہم سوالات

تشبیہ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ہی خاص کیوں کیا گیا؟ دوسرے انبیا کرام علیہم السلام کیوں نہیں؟

جواب: جواب یہ ہے کہ یہ حضرت ابراہیم کی تعظیم کے سبب سے ہے یا انہوں نے امت محمدیہ کے لئے جو دعا کی تھی اس کا بدلہ ہے۔

رب اغفرلی والوالدی وللمومنین اے میرے پروردگار میری میرے والد
یوم یقوم الحساب اور قیامت تک کے مومنین کے لئے مغفرت عطا فرما۔

یا اس چیز میں دوسرے انبیا علیہم السلام کے شریک نہ ہونے کی وجہ اور حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں کا درود کے لئے مختص ہونا اس وجہ سے ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور حضور اکرم ﷺ حبیب اللہ ہیں یا سیدنا ابراہیم علیہ السلام شریعت کے منادی ہیں۔

و اذن فی الناس بالحج یا توک اور تو لوگوں کو حج کے لئے منادی کر

دے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔

اور حضور ﷺ دین کے منادی ہیں۔

ربنا اننا سمعنا منا دیا ینادی للایمان اے ہمارے رب ہم نے منادی کو ایمان کے لئے منادی دیتے سنا۔

یا اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا' اس کے درختوں پہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔ جرائیل سے اس بارے میں سوال کیا تو جرائیل نے آپ کے اور آپ کی امت کے مقامات سے ان کو آگاہ کیا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا۔

یا رب اجر ذکری علی لسان امۃ محمد اے میرے رب میرے ذکر کو امت محمدیہ کی زبان پر جاری فرمادے۔

یا آپ کی اس دعا کی وجہ سے

واجعل لی لسان صدق فی الآخرین اور اے اللہ آئندہ امتوں میں قیامت تک میرا ذکر جمیل قائم رکھ۔

یا اس وجہ سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام باقی انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ یا اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ابو المومنین کا نام دیا۔

ملۃ ابیکم ابراہیم

حضور اکرم ﷺ کو ان کی اتباع کے حکم دینے کی وجہ سے خصوصاً" ارکان حج میں یا اس لیئے کہ جب انہوں نے بیت اللہ کو بنایا تو انہوں نے یہ دعا کی۔

" اے اللہ امت محمدیہ کے شیوخ میں سے جو تیرے گھر کا حج کرے اس کو میرے اور میرے اہل بیت کے سبب سے عطا فرما پھر اسماعیل علیہ السلام نے بوڑھوں کے لئے دعا کی پھر اسحاق علیہ السلام نے جوانوں کے لئے حضرت سائرہ نے آزاد عورتوں کے لئے پھر حضرت ہاجرہ نے غلاموں کے لئے۔ اسی وجہ سے حضور

اکرم ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اہل بیت کے ذکر کو خاص کیا۔ یہ تمام جوابات ہیں مگر میری رائے یہ ہے کہ بعض پر دلیل نقلی کی ضرورت ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ درود پاک کے الفاظ مبارکہ "کما صلیت علی ابراہیم" میں تشبیہ کے حوالے سے مشہور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قاعدہ یہ ہے کہ مشبہ مشبہ بہ سے کم درجہ ہوتا ہے اور یہاں اس کا عکس ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں اور خاص طور پر آل ابراہیم سے۔ اور حضور اکرم ﷺ کا افضل ہونا اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ درود جو آپ ﷺ کے لئے مطلوب ہے وہ ہر اس درود سے افضل ہو جو دوسروں کے لئے مطلوب ہے اس کے کئی جوابات دیئے گئے۔

یہ حضور اکرم ﷺ نے اس وقت فرمایا جب آپ کو سیدنا ابراہیم سے افضل ہونے کا علم نہ تھا۔ امام مسلم نے حدیث انس کو بیان کیا ہے۔

کسی آدمی نے حضور ﷺ کو خیر البریہ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔

ابن العربی نے اس جواب کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس کی تائید یہ بات بھی کرتی ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے آپ ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ درجات میں برابری کا سوال کیا۔ اور امت کو حکم دیا کہ وہ ان کے لئے اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں (یعنی آپ ﷺ نے سیدنا ابراہیم سے بلندی درجات کا سوال نہیں کیا) مگر اللہ تعالیٰ نے بغیر سوال کے ہی آپ ﷺ کو حضرت ابراہیم پر فضیلت عطا کر دی لیکن اس جواب کی تردید کر دی گئی ہے کہ اگر یہ بات ہے تو بعد از علم الفاظ درود میں تبدیلی کر دینی چاہیئے تھی حالانکہ کلمات وہی رہے۔

(2) حضور اکرم ﷺ نے بطور تواضع انکسار فرمایا اور اپنی امت کے لئے اسے مشروع قرار دیا تاکہ وہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل کر سکیں۔

(3) یہ تشبیہ نفس صلوۃ کی نفس صلوۃ کے ساتھ ہے درجہ کے اعتبار سے نہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان۔

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح کی طرف وحی کی۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان

کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم روزے تم پر فرض کیئے گئے جیسے تم سے پہلی امتوں پر فرض کیئے گئے۔

یہاں مراد اصل صیام ہے اس کا وقت اور ذات مراد نہیں ہے مثلاً کہا جاتا ہے:

احسن الی ولدک کما احسنت الی فلاں کہ تو اپنے بیٹے پر اس طرح احسان کر جس طرح تو نے فلاں کے ساتھ احسان کیا۔

اور وہ اس سے اصل احسان مراد لیتا ہے نہ کہ اس کی مقدار اور اس قبیل سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

واحسن کما احسن اللہ الیک اور تو احسان کر جیسے اللہ نے تم پر احسان کیا۔

امام قرطبی **المفھم** میں اس جواب کو ترجیح دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم" کا معنی یہ ہے کہ "اے اللہ تیری طرف سے سیدنا ابراہیم پر اور آپ علیہ السلام کی آل پر درود کا نزول ہوا۔ اب ہم (اے اللہ) تجھ سے محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر اس سے بہتر طریقے سے درود کا سوال کرتے ہیں کیونکہ جو چیز فاضل (فضیلت والے) کے لئے ثابت ہوتی ہے اور افضل (دوسروں سے زیادہ فضیلت رکھنے والے) کے لئے بطریق اولیٰ ثابت ہوتی ہے اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ تشبیہ الحاق الکامل بالاکمل نہیں یا یہ ایسی چیز جس کو نہ

جانا جا سکتا ہو کے حال کو ایسی چیز کے ساتھ تشبیہ دینا ہے جو معلوم ہو کیونکہ حضور علیہ السلام پر درود و سلام کا مستقبل میں نازل ہونا' ظاہر ہے وہ اکمل ہی ہو گا۔ یہ کاف تشبیہ نہیں بلکہ علت وسبب کے لئے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ

کما ارسلنا فیکم رسولا" منکم

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے

فاذکروہ کما ھداکم

بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ کاف تشبیہ کے لئے ہے مگر مطلوب کی خصوصیت پر مطلع کرنے کے لئے اس سے اعراض کیا گیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور اکرم ﷺ کو درجہ خلت پر فائز فرمادے جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام کو فائز فرمایا اور آپ ﷺ کا ذکر جمیل قائم رکھے جیسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے قائم رکھا نسبت کرتے ہوئے ہر اس چیز کی طرف جو ان کو محبت میں سے حاصل تھی اور آپ کو یہ حاصل ہوئی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

ولکن صاحبکم خلیل اللہ (تمہارے نبی اللہ کے خلیل ہیں)

اس پر بھی اعتراض ہے جو کہ پہلے وارد ہوا ہے میرے نزدیک اس کا جواب وہ ہے جو قرافی نے "قواعد" میں دیا (جس کو ہم عنقریب ذکر کریں گے) اور انہوں نے اس کا اس طرح سمجھایا ہے کہ جیسے دو آدمی ہوں ان میں سے ایک کے پاس ایک ہزار ہو اور دوسرا دو ہزار کا مالک ہو۔ اب دو ہزار والا سوال کرتا ہے کہ مجھے ایک ہزار روپیہ اس کی مثل اور دیا جائے جو کہ پہلے کو دیئے گئے تھے۔ پس اب دوسرے کے پاس مجموعی طور پر پہلے کے مقابلے میں دوگنا روپے ہو جائیں گے۔" کما صلیت کا تعلق اللھم صلی علیٰ محمد" سے نہیں۔ بلکہ صرف و علیٰ آل محمد کے ساتھ ہے۔ شیخ ابن دقیق العید نے اس پر گرفت کی ہے کہ غیر انبیاء کے لئے انبیاء کے مساوی ہونا ممکن نہیں ہے پس ان کے لئے ایسی چیز کا طلب کرنا جس کا وقوع

ناممکن ہو کیسے ہو سکتا ہے؟ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے یوں تعبیر فرمایا ہے کہ غیر انبیاء کے لئے ممکن نہیں کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے مساوی ہو سکیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں انبیاء کے علاوہ دوسرے لوگ کسی جہت سے بھی انبیاء کے برابر نہیں ہوسکتے پھر ان کیلئے صلوٰۃ کیسے مباح ہوسکتی ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد میں سے انبیاء کیلئے مطلوب صلوٰۃ مباح ہوتی ہے ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ غیر انبیا کیلئے مطلوب صلوٰۃ درجہ میں انبیاء کیلئے مطلوب صلوٰۃ سے رتبتہ" نیچے ہو اور اس سے مراد فقط ثواب ہو۔ یعنی اس صورت میں کہ وصف صلوٰۃ تو انبیاء اور غیر انبیا میں مشترک ہو لیکن تشبیہ کے اعتبار سے فرق مان لیا جائے پس اس صورت میں ابراہیم علیہ السلام پر درود اور دیگر افراد پر درود میں فرق واضح ہو جائے گا اور اس سے انبیاء اور غیر انبیاء میں مساوات بھی لازم نہیں آئے گی۔

امام شافعی کی طرف ایک قول کی نسبت کی گئی ہے جس میں یہ اعتراض وارد کیا گیا ہے۔ کہ حضور ﷺ تمام انبیاء سے افضل ہیں پھر آپ کے سلام کو ابراہیم اور ان کی آل کے سلام پر کیوں قیاس کیا جاتا ہے؟

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اللھم صل علیٰ محمد کلام تام ہے اور وعلی آل محمد اس پر عطف ہے اور کما صلیت علیٰ ابراہیم آل محمد کی طرف راجع ہے اس سے مذکورہ اعتراض سرے سے وارد ہی نہیں ہوتا۔ ابن قیم کے نزدیک اس کلام کی نسبت امام شافعی کی طرف کرنا درست نہیں ہے کیونکہ آپ ایک ماہر عرب دان تھے۔ ایسا عیب دار کلام کہ جس کی ترکیب انتہائی رکیک ہو اس کا صدور آپ سے نہیں ہو سکتا ابن قیم کی بات بھی اپنی جگہ لیکن یہ ترکیب رکیک نہیں ہے بلکہ تقدیر اس طرح ہو گی اللھم صل علیٰ محمد و صل علیٰ آل محمد کما صلیت الی آخرہ اس تقدیر سے دونوں جملوں میں تشبیہ کا تعلق ہی نہیں بنے گا۔ علامہ زرکشی نے اس کا

تعقب کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ متعلقات کا جمیع جملوں کی طرف راجع ہونا قاعدہ اصول کے خلاف ہے حالانکہ بعض روایات میں ذکر آل کے بغیر بھی یہ درود ذکر ہوا ہے واللہ اعلم

اگر تمام کی تمام کے ساتھ مجموعی تشبیہ ہو تو محمد ﷺ کی صفات کثیرہ کا تقابل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل سے ممکن ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں ابراہیم علیہ السلام کی آل کثیرہ کا تقابل حضور ﷺ کی صفات کثیرہ کے ساتھ ہو گا۔ ابن عبد السلام فرماتے ہیں۔ "آل ابراہیم انبیاء ہیں جبکہ آپ ﷺ کے آل غیر انبیاء ہیں پس اس معاملے میں تشبیہ کی صورت میں حضور ﷺ اور آپ کی آل کا مجموعہ حاصل حضرت ابراہیم اور ان کی آل کے مجموعہ حاصل سے ثوابا" کم ہو گا۔ جب ہم اللہ تعالی سے آپ کیلئے تشبیہ عطیہ کے طلب گار ہوں گے تو حقیقتاً اس عطیہ کو آپ ﷺ کیلئے طلب کریں گے اور ظاہر ہے کہ جب یہ عطیہ عظمت میں بڑھ کر ہو گا تو آپ ﷺ ہی افضل کہلائیں گے۔ میرے نزدیک ابن عبد السلام کی یہ تعبیر بھی اسرار صلوٰۃ میں سے ہے کیونکہ اس کا حاصل یہ ہے کہ حضور پر درود کا ابراہیم کے درود کے ساتھ تشبیہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کا رحمتہ و رضوان سے بڑھ جاتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں انبیاء کثیر التعداد ہیں اب حضور ﷺ کی آل اس رضوان و رحمتہ تک نہیں پہنچ سکتی کیونکہ وہ غیر انبیاء ہیں۔ اب یہ رحمت زائدہ ہم آپ ﷺ کیلئے طلب کرتے ہیں تاکہ اللہ تعالی اپنے آثار رحمت آپ ﷺ پر ختم فرما دے اور یہ علامت بن جائے کہ حضور ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے افضل ہیں۔ ابو الیمن بن عساکر کہتے ہیں کہ اس میں فقط اسم کا اسم کے ساتھ تقابل مراد ہے اور حافظ ابن حجر نے اس کا تعقب کیا ہے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم اس میں

تشبیہ اس طریق پر ہے کہ اے باری تعالیٰ محمد ﷺ کے ہر ہر فرد پر رحمت فرما اس رحمت کی نسبت سے بڑھ کر جو تو اول دن سے اپنے علم کے مطابق فرماتا رہا ہے اس رحمت سے بھی بڑھ کر جو تو نے حضرت ابراہیم و آل ابراہیم پر فرمائی۔ اب ظاہر ہے کہ اس زیادتی کا علم فقط اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔ ابن عربی فرماتے ہیں کہ اس طرح درود میں تشبیہ سے مراد دوام استمرار ہے یعنی اے مولا تو ہمیشہ آپ ﷺ پر رحمت فرماتا ہے۔ شیخ الاسلام تقی الدین سبکی رقمطراز ہیں۔ جب بندہ اپنے آقا پر اس کیفیت میں درود پڑھتا ہے تو حقیقتاً" اللہ سے درود پڑھنے کی استدعا کرتا ہے پھر جب کوئی دوسرا غلام درود پڑھتا ہے تو وہ کسی دوسری رحمت کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ طالب کے بدلنے سے مطلوب میں بھی لازما" تبدیلی آئے گی اور یہ دونوں دعائیں ضرور مقبول ہیں کیونکہ معاملہ آپ ﷺ پر صلوٰۃ کا ہے جس میں مقبولیت شرط ہے۔ امام سبکی کے والد علامہ تاج فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اسی طرح رحمتیں کرتا ہے جیسی اس نے حضرت ابراہیم اور آپ کی آل پر فرمائی ہیں اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا انحصار بعینہٖ انہی رحمتوں پر نہ ہو کیونکہ مصلین صلوۃ کے عدد کا انحصار نہیں ہے۔

درود شریف میں بارک یعنی برکت سے کیا مراد ہے؟

"بارك" کے معنی خیر اور بزرگی میں زیادہ ہو اور دوام ہو جیسے کہتے ہیں برکت الابل ٹھہرا ہو اونٹ یا برکة الماء ٹھہرا ہوا پانی یا تالاب۔

"اللهم بارك على محمد فالمعنىٰ اللهم ادم ذكر محمد و دعوة و شريعة و كثر اتباعه و اشياعه و عرف امة من يمنه و سعادة ان تشفعه فيهم و تد خلهم جناتك و تحلهم دار رضوانك"۔کا مفہوم ہو گا کہ

اے اللہ حضرت محمد ﷺ کا تذکرہ اور آپ کی دعوت اور شریعت کو ہمیشہ قائم و دائم فرما اور ان کا اتباع کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ فرما دا ہنے ہاتھ میں نامہ اعمال عطا فرما اور حضور ﷺ کی شفاعت ان کے حق میں قبول فرما اور ان کو اپنی جنت میں داخل فرما تاکہ آپ کی رضامندی کی جگہ پہنچ جائیں درود میں وبارك على محمد کہنے کو کسی نے واجب نہیں کہا۔ پھر بھی یہ فقہی مسئلہ ہے۔

حالت تشہد میں درود شریف میں ترحم کا اضافہ

ترحم کے اضافہ کو بدعت کہا گیا ہے کیونکہ حدیث میں وارد نہیں ہوا۔ بعض لوگ اس اضافہ کو جائز کہتے ہیں اور حضور ﷺ کے لئے دعائیہ طور پر رحمۃ اللہ کہنا بھی جائز نہیں زیادہ سے زیادہ لفظ ترحم غیر تشہد میں جائز کہا جائے گا۔ جیسا کہ رات کی نماز کے بعد حضور اقدس ﷺ نے بہت لمبی دعا میں فرمایا۔

اللهم انى اسئلك رحمة من عندك ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے تیری رحمت مانگتا ہوں۔

اس طرح ایک اور جگہ فرمایا

یاحیّ یاقیّوم برحمتک استغیث

ہمیشہ زندہ اور قائم اور تھامنے والے میں تیری رحمت کے واسطے سے مدد طلب کرتا ہوں۔

نیز ایک اور جگہ فرمایا۔

اللھم ارجو رحمتک اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ خود نماز کے قعدہ میں السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللّٰه وبرکاتہ موجود ہے۔

امام شافعی کی کتاب الرسالہ میں ہے۔

محمد عبده و رسوله صلح اللّٰة علیه وسلم و رحم و کرم محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں آپ سراپا رحم و کرم ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ رحمت اپنی جگہ کے مطابق جائز ہے اور جہاں اس کا محل نہ ہو تو وہاں پر درود سلام کے ساتھ مل کر آتا ہے۔

ابو القاسم انصاری، ابن عبدالبر، قاضی عیاض اور علامہ قرطبی وغیرہ نے اس کی موافقت کی ہے۔ امام غزالی ترحم کو تاء کے ساتھ جائز نہیں سمجھتے۔

الحاصل جب حضور انور ﷺ کا ذکر آئے تو جائز نہیں کہ رحمۃ اللہ کہے اگرچہ درود کے معنی رحمت کے بھی ہیں اسی نسبت سے جب انبیاء کرام کا تذکرہ آتا ہے تو رحمھم اللّٰه نہیں کہا جاتا بلکہ علیھم الصلوة والسلام کہا جاتا ہے حالانکہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وما ارسلنک الارحمة للعلمین (الانبیاء ۱۰۷) اور اے محبوب ﷺ ہم نے اپ کو عالمین کے لئے رحمت ہی بنا کر بھیجا۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

اولئک علیھم صلوٰت من ربھم ورحمۃ ایسے ہی لوگوں پر عنایتیں ہیں اپنے رب کی اور مہربانی۔

اس آیت میں صلوٰت اور رحمۃ سے واضح ہو گیا اور رحمت کے معنی مصیبت کو دور کرنا اور حاجت پوری کرنا بھی ہے۔

عالمین سے کیا مراد ہے؟

عالمین سے مراد انسان، جن، فرشتے شیاطین اور ساری مخلوق ہے اس میں ارشاد اس بات کی طرف ہے کہ تمام عالم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رحمت اور برکت ہو اور آپ کی تعظیم اور شرافت کی اشاعت ہو اور ہمارے آقا کریم علیہ السلام پر ایسا درود ہو جو تمام مخلوق میں اس کی اشاعت اور شہرت سے سرشار ہو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وترکنا علیه في الآخرین ۔ سلٰم علی ابراھیم اور باقی رکھا ہم اس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام ہے ابراہیم پر۔ (الصّٰفّٰت ـ ۱۰۸ـ۱۰۹)

الحمید کی تحقیق

الحمید مشتق ہے حمد سے یعنی وہ ذات جس کے لیئے تمام تعریف کی صفات ثابت ہوں۔ اسی طرح المجید مشتق ہے مجد سے اس سے مراد وصف اکرام بزرگی ہے ان دونوں الفاظ کے ساتھ درود کو ختم کرنے میں مناسبت یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے نبی کی بزرگی اور تعریف بلندی اور زیادہ تقرب کا ثبوت ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ ایسے اعمال کرنے والے ہیں جو پے در پے مسلسل نعمتوں کی وجہ سے تعریف کے لائق اور تمام بندگان خدا کی طرف احسان کی کثرت کی وجہ سے کرم کرنے والے سخی و بزرگ ہیں۔

الاعلین، المصطفین اور المقربین کی تحقیق میں الاعلین سے مراد ملاء اعلیٰ والے وہ فرشتے اور جن جو آسمانوں میں رہتے ہیں یا نیچے۔ المصطفین۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

وانهم عندنا لمن المصطفين الاخيار اور وہ سب ہمارے نزدیک ہیں چنے ہوئے نیک لوگوں میں۔

یعنی وہ لوگ جو اپنے ہم جنس لوگوں سے ممتاز اور منتخب ہیں یعنی رسولوں میں سے چار ہیں۔

(۱) حضرت نوح (۲) حضرت موسیٰ (۳) حضرت ابراہیم اور (۴) حضرت عیسیٰ علیہم السلام

اور اولوالعزم پیغمبروں میں سے ان کے سردار حضرت محمد (مصطفیٰ ﷺ) ہیں اور فرشتوں میں سے عرش کے اٹھانے والے اور حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہم السلام اور وہ جو جنگ بدر کے موقع پر آئے اور المصطفون سے مراد صحابہ کرام اور توحید پرست ایمان والے امتی ہیں۔

المقربین عرش عظیم اٹھانے والے فرشتے، حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل اور جن کے ذمہ اجسام سماویہ کی تدبیر اور انتظام ہے یہی معنی اس ارشاد باری تعالیٰ میں ہے۔

لن يستنكف المسيح ان يكون عبدالله ولا الملئكة المقربون مسیح کو اس سے ہرگز عار نہیں کہ وہ بندہ ہو اللہ کا اور نہ فرشتوں کو جو مقرب ہیں۔

ایک قول کے مطابق مقرب فرشتے سات ہیں۔ (۱) حضرت اسرافیل (۲) حضرت میکائیل (۳) حضرت جبرئیل (۴) رضوان (۵) مالک (۶) روح القدس اور

(۷) ملک الموت (حضرت عزرائیل) علیہم السلام اور انسانوں میں جو لوگ مقرب ہیں ان کا ذکر اس آیت میں ہے۔

والسّٰبقبون السّٰبقون اولئک المقربون فی جنت النعیم

نیک اعمال میں سبقت لے جانے والے یہی اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں ان کا ٹھکانا نعمتوں والی جنت میں ہے۔ یہ بھی منقول ہے کہ مقربون سے مراد وہ مؤمنین ہیں جو ایمان لانے میں سبقت کرنے والے ہیں۔

حدیث "جو چاہے کہ اس کا ثواب سے میزان کا پلڑا بھر جائے" کی تحقیق

معلم علم کے واسطے محذوف ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ حوض کوثر سے گلاس بھر بھر پانی پئے تو اس کو چاہئے کہ ایسے درود پڑھے جو نامہ اعمال کو ثواب سے بھر دیں اس درود شریف میں "اھل البیت" ہے اور یہ خصوصیت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الر جس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا (الاحزاب ۳۳) اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کر دے تم سے گندی باتیں اے نبی ﷺ کے گھر والو اور تم کو پاکیزگی بخشے اور جیسا کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے۔

نحن معاشر الانبیاء

ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں سے ہیں۔

گذشتہ حدیث علی میں مشکل الفاظ کی وضاحت

داح المدحوات کے معنی باسط المبسوطات یعنی تمام زمینوں کو اللہ تعالیٰ نے ٹیلہ کی طرح بنایا اور اس کو پھیلا دیا۔ اسی طرح المداحیات اور باری المسموکات یعنی آسمانوں پیدا کرنے والے۔

درود شریف میں لفظ "سیدنا" بڑھایا جائے یا نہیں؟

(نماز میں) بظاہر یہ لفظ "سیدنا" ماثور کی اتباع کی وجہ سے کہا جانا منع ہے۔ نماز کے علاوہ حضور اقدس ﷺ کی طرف سے اس کا انکار تواضع اور منہ پر تعریف کی وجہ سے ہو سکتا ہے یا اس لئے کہ یہ لفظ زمانہ جاہلیت میں سلام میں بھی استعمال کیا جاتا تھا یا اس لئے بھی کہ لوگ تعریف میں بہت زیادہ مبالغہ کیا کرتے تھے مبادا شیاطین ان کو خواہشات کی گمراہی میں نہ ڈال دے مثلاً انت سیدنا ۔ انت والدنا ۔ انت افضلنا علینا فضلا ۔ وانت اطولنا ۔ علینا طولا ۔ وانت الجفنة الغراء وانت وانت یعنی آپ ہمارے سردار ہیں' آپ ہمارے والد ہیں' آپ ہم پر افضیلت رکھتے ہیں' آپ ہم پر بہت زیادہ بلندی رکھتے ہیں' اور آپ چمکدار بڑے برتن کی طرح ہیں اور آپ ہی ہیں وغیرہ لہذا فرمایا جو القاب و آداب پہلے کہا کرتے تھے وہی کہو۔

لیکن صحیح روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد وارد ہوا ہے مثلاً انا سید ولد آدم (میں اولاد آدم کا سردار ہوں) حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ میرا نواسا سردار ہے اسی طرح حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا۔

قوموا الی سیدکم اٹھو اپنے سردار کے لئے

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

یاسیدی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اللھم صل علی سیدالمرسلین لہذا لفظ سید کہنے کے دلائل موجود ہیں۔

صل علی ال ابی اوفی سے بھی ملتا ہے اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا

اللھم اجعل صلاتک ورحمتک علیٰ آل سعد بن عبادة

حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ ایک خاتون نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ آپ مجھ اور میرے خاوند پر رحمت بھیجئے چنانچہ حضور ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

دلیل میں یہ آیت پیش کی گئی ہے۔

هوالذی یصلی علیکم وملٰئکته (الاحزاب ۴۳)

وہ ذات کہ جس نے رحمت بھیجی تم پر اور فرشتوں کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ فرشتے مومن روح سے کہتے ہیں کہ اللہ تم پر رحم کرے۔

صلی اللّٰه علیک اور تمہارے جسم بھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ درود تو حضور ﷺ کے لئے خاص ہے۔

لیکن اگر یہ صرف دعا اور تبریک کے طور پر ہو تو آپ ﷺ کے غیر کے لئے جائز کہا جا سکتا ہے۔

محبوب خدا ﷺ کی خدمت اقدس میں درود وسلام پیش کرنے پر اجر و ثواب

ابو داؤد، ترمذی اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیه عشرا۔ ”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے“۔

اور ترمذی شریف میں اس روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

”جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اسکی دس خطائیں معاف فرما دیتا ہے“۔

امام احمد کے نزدیک اس حدیث کے تمام رواۃ صحیح ہیں ربعی بن ابراہیم کے ہاں یہ ثقہ اور مامون ہے۔ ابو عمری مدینی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار مرتبہ درود بھیجے گا اور جس نے شوق اور فریفتگی سے زیادہ درود بھیجا میں قیامت کے دن اس کے لیے شفیع اور گواہ ہوں گا“۔

شیخ مغلطائی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں کوئی اعتراض نہیں ہے امام احمد نے ترغیب میں سند حسن کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد

فرمایا

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اس پر اس درود کے ساتھ ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں"۔

یہ روایت مرفوع ہے کیونکہ یہ غیر قیاسی معاملہ ہے۔

امام احمد نے ابو نعیم اور امام بخاری نے الادب المفرد میں حضور نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ:

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے پس اسے چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے"۔ مذکورہ حدیث کے تمام رواۃ صحیح ہیں۔

امام نسائی، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ میں ہے۔

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت فرماتا ہے اور اسکی دس خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور اسکے دس درجات بلند فرما دیئے جاتے ہیں"۔

اسی روایت کو امام حاکم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ "جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں معاف فرما دے گا"۔ اسے طبرانی نے اوسط اور صغیر میں یوں روایت کیا ہے۔

"جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتوں کا نزول فرمائے گا اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے ماتھے پر نفاق سے برات اور آگ سے آزادی لکھ دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ جگہ دے گا"۔

ابوبکر بن ابی عاصم نے "الصلوۃ النبوۃ" میں اور ابوالقاسم التیمی نے "ترغیب" میں ابو اسحاق السبعی کے طریق سے بیان کیا ہے کہ حضرت انس سے مروی ہے: "مجھ پر درود بھیجو بے شک مجھ پر بھیجا گیا درود تمہارے لیے کفارہ اور زکوۃ ہے پس جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے"۔

شیخ ابوالقاسم اور ابو موسیٰ مدینی کی روایت میں ہے۔

"مجھ پر بھیجا گیا درود تمہارے لیے بلندی درجہ کا سبب ہے"۔

بقول حافظ عراقی اس کی سند صحیح ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں کہ ابواسحاق کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں بلکہ ملاقات بھی ثابت نہیں ہے اور دارقطنی نے "علل" میں یزید عن انس رضی اللہ عنہ کے طریق کو ترجیح دیتے ہوئے اسے درست قرار دیا ہے۔

بخیل کون؟

امام دارقطنی نے "علل" میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے: "بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"۔

یہ ابو اسحاق نے بلاواسطہ حضرت انس ﷺ سے روایت کی ہے لیکن یہ درست نہیں ہے: امام طبرانی نے "اوسط" سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا" جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھے پہنچتا ہے اور میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور اس درود کے علاوہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں"۔

حافظ رشید الدین عطار اور نسائی کے نزدیک سند حسن کے ساتھ یوں روایت ہے:

"کوئی ایسا مومن بندہ نہیں کہ وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسکی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اسکی دس خطائیں معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے"۔

امام بیہقی نے اسکو فضائل الاوقات میں بیان کیا ہے اور ابو اسحاق نے حضرت انس ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

"مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعرات کی رات درود کی کثرت کرو۔ پس جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے"۔ ابن بشکوال کے نزدیک اس حدیث میں جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔

عبدالرحمن بن عوف ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ باہر باغ میں تشریف لے گئے " آپ ﷺ نے چہرہ انور قبلہ کی طرف کیا، سجدے مین گر گئے پس حضور اکرم ﷺ نے سجدوں کو اتنا

لمبا کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس دوران روح قبض کر لی ہے پس میں آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ نے اپنا سر بلند کیا اور فرمایا، کون میں نے کہا عبدالرحمن، آپ نے فرمایا کیا بات ہے میں نے کہا یارسول اللہ آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح قبض کر لی ہے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا، بے شک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور جو شخص آپ پر سلام بھیجتا ہے میں اس پر سلام بھیجتا ہوں پس میں نے شکر بجا لانے کے لیے اللہ کے حضور سجدہ کیا"۔ امام بیہقی نے "خلافیات" میں امام حاکم سے نقل کرکے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

محمد بن جبیر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: "آپ ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے میں بھی ساتھ تھا آپ نے مجھے فرمایا جبرائیل مجھے ملے اور فرمایا میں آپ کو بشارت دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے میں اس پر درود بھیجتا ہوں اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے میں اس پر سلام بھیجتا ہوں"۔ اس کو ابوبکر نے ابن ابی مندر الاسلمی سے بیان کیا ہے۔ اور انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کے غلام کا نام لیے بغیر روایت کیا جس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

”عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کے صحن میں کھڑا تھا پس میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو مسجد کے اس دروازے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا جو قبرستان (جنت البقیع) کی طرف ہے، میں نے تھوڑی دیر انتظار کیا پھر آپ کے پیچھے نکل پڑا آپ مقام اسواف میں ایک باغ میں داخل ہوئے پھر وضو فرمایا، دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر سجدہ کیا اور سجدے کو اتنا طویل کیا ہے اس طرح مذکورہ بالا پورا واقعہ بیان کیا“۔

اور ابن ابی عاصم کے نزدیک مختصراً یہ واقعہ ان الفاظ سے مروی ہے: ”میں نے شکر بجالانے کے لیے سجدہ کیاکیونکہ جبرائیل نے مجھے خبر دی کہ جو بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرماتا ہے“۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مرفوعاً روایت ہے کہ:

”میرے رب نے مجھ پر انعام کیا ہے اور فرمایا ہے آپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہوں“۔

بزار اور ابویعلیٰ اور ابن ابی عاصم نے سعد بن ابراہیم کے دادا کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا: ”بعض اہم معاملات کے پیش نظر اصحاب رسول ﷺ میں سے ہر وقت آپ کی خدمت اقدس میں پانچ یا چار افراد موجود رہتے تھے ایک دن میں بھی

اس غرض سے آپ ﷺ کے پاس گیا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا باہر تشریف لے جا رہے تھے میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ آپ ﷺ مقام اسواف میں ایک باغ میں داخل ہوئے۔ نماز ادا کی اور طویل سجدہ فرمایا اتنا طویل سجدہ کہ میں نے سوچ کر رونا شروع کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح قبض کرلی ہے کافی دیر بعد آپ نے سر اٹھایا اور مجھے پاس بلایا اور فرمایا کیوں پریشان ہو، عرض کیا یارسول اللہ آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا پہلے ایسا نہیں دیکھا اس لیے میں گھبرا گیا کہ شاید آپ کی روح قبض کر لی گئی ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا! میں نے اپنے رب کریم کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ادا کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میرے امتی کے بارے میں آج بڑا انعام کیا ہے کہ جس نے مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کو دس نیکیاں دے گا اور اسکی دس برائیاں اور خطائیں معاف کردے گا، یہ ابی یعلیٰ کے الفاظ ہیں"۔

شیخ ابن ابی عاصم نے اس کو اختصار سے بیان کیا ہے اور انکے الفاظ یہ ہیں:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے رب کا شکر بجالانے کے لیے سجدہ کیا اس پر کہ اللہ نے میری امت کے بارے میں مجھ پر کرم کیا پس جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کے عوض فرشتے اس شخص پر درود بھیجتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ ان میں کثرت کرے یا کمی۔

ایک اور روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اعمال میں دس نیکیاں لکھ لیتا ہے اور اسکو دس خطاؤں سے بری فرماتا ہے"۔

ابن ابی الدنیا کے الفاظ یہ ہیں کہ "جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے"۔ اس حدیث کے رواۃ میں موسیٰ بن عمیرہ الزبیدی نہایت ہی ضعیف ہیں شیخ الضیاء نے "مختارہ" میں سہیل بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے طریق سے ان الفاظ سے بیان کیا ہے: "بے شک حضور اکرم ﷺ ایک دن اس حال میں ہماری مجلس میں تشریف لائے کہ آپ کا چہرہ انور خوشی سے مہک رہا تھا فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کیا میں آپ کو بشارت نہ دوں اس کی جو آپ کے رب نے آپ کی امت سے آپ کو عطا فرمایا ہے اور جو اللہ تعالیٰ نے آپ سے آپ کی امت کو عطا فرمایا ہے۔ جس شخص نے ان میں سے آپ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر درود بھیجتا ہے اور جو شخص ان میں سے آپ پر سلام بھجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سلام بھیجے گا"۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس کے تمام رواۃ صحیح ہیں"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور مالک بن اوس سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک دن رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ کوئی نہیں تھا، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جب یہ حالت دیکھی تو پریشان ہوئے فی الفور وضو کے لیے پانی لے کر حاضر

ہوگئے آپ نے ایک باغ میں حضور ﷺ کو حالت سجدہ میں پایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک طرف ہوکر بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے اپنا سرانور اٹھایا اور فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ تو نے اچھا کیا کہ جب مجھے سجدہ کرتے ہوئے پایا تو پیچھے ہوگئے آج جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اسکے دس درجات بلند کرے گا"۔

امام اسماعیل بن اسحٰق القاضی رضی اللہ عنہ نے "فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ" میں حدیث ھذا کی تشریح کی ہے جس کی سند میں مسلمہ بن وردان ہے احمد نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور اس میں اختلاف ہے جس کو بعد میں ذکر کیا جائے گا۔ اس حدیث کو ابن ابی عاصم سے مرفوعاً ان الفاظ سے روایت کیا ہے:

"جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اور اسکی دس خطائیں معاف فرمائے گا"۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لے گئے اس وقت آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا میں آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان ہوا میں نے آپ کو سجدہ کرتے ہوئے پایا تو میں ایک طرف ہوکر بیٹھ گیا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سر اقدس اٹھایا اور فرمایا اے عمر آج تو نے اچھا کیا۔ جب تم نے مجھے سجدہ کرتے ہوئے پایا تو آپ پیچھے ہٹ گئے اور پھر فرمایا: جبرائیل

امین میرے پاس آئے اور کہا اپ کی امت میں سے جو شخص آپ پر درود بھیجے گا اور اسکے دس درجے بلند ہونگے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا"۔

اسی حدیث کو طبرانی نے "معجم صغیر" میں اسود بن یزید عن عمرو سے روایت کیا ہے اور شیخ الضیاء نے اسے "مختارہ" میں تخریج کیا ہے میرے نزدیک اس حدیث کی سند جید ہے بعض نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اس کو ابن شاہین نے "ترغیب" میں اور ابن بشکوال نے اس طریق سے بیان کیا ہے کہ "حضرت عمر بن خطاب ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اب اس کا کام ہے کہ وہ چاہے اسی میں کمی کرے چاہے اس میں اضافہ کرے"۔

ابن جریر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ہمارے نزدیک صحیح ہے اس میں نہ تو کوئی علت ہے اور نہ کوئی ایسا سبب ہے جو اس کو ضعیف کردے میرے نزدیک یہ بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ اس کی سند میں عاصم راوی ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسماعیل القاضی اور ابن ابی عاصم نے مالک بن اوس بن الحد ثان البصری سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ رفع حاجت کے لیے باہر تشریف لائے میں وضو کے لیے پانی لے کر آپ کے ساتھ ہولیا پھر میں نے آپ کو باغ میں سجدہ کرتے

ہوئے پایا اور آپ سے تھوڑا دور ہٹ کر بیٹھ گیا پس جب آپ فارغ ہوگئے آپ نے سرانور اٹھایا اور فرمایا: اے عمر تو نے اچھا کیا جبرائیل امین میرے پاس آئے اور کہا جو شخص آپ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اسکے دس درجات بلند کر دیتا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن جعفر ؓ سے بھی اس کی مثل حضور ﷺ سے مروی ہے جس کو فریابی نے بیان کیا ہے اور حضرت حسن بصری ؓ سے بھی مرسلہ ان احادیث کے ہم معنی مروی ہیں جن کو سعید بن منصور نے بیان کیا ہے حضرت جابر ؓ سے مروی ہے کہ

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے بدبختی کا مظاہرہ کیا اس روایت کو ابن سنی ؓ نے سند ضعیف کے ساتھ نقل کیا ہے"۔

یہ حدیث طبرانی کے ہاں ان الفاظ سے مذکور ہے:

"بدبخت ہے وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا"۔

طبرانی اور طبری میں حضرت امام حسین بن علی ؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود پڑھنے سے اعراض کیا تو اس نے جنت کے راستے سے اعراض کیا"۔

محمد بن حنفیہ وغیرہ سے یہ اس سند سے مروی ہے امام منذری نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے کہتے ہیں میرے نزدیک یہ روایت ابن ابی عاصم اور اسماعیل القاضی سے ان الفاظ میں مذکور ہے۔

"جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پڑھنے سے بے پرواہ ہوگیا پس وہ جنت کے راستے سے بے پرواہ ہوگیا"۔ ابن ماجہ اور طبرانی میں، ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

" جو مجھ پر درود شریف پڑھنے سے لاپرواہ ہوگیا وہ جنت کا راستہ کھو بیٹھا"۔ اس حدیث کی بابت اور اس حدیث کی سند میں جبارہ بن مغلس ایسا راوی ہے جو ضعیف ہے اور اس حدیث کو ان کی منکر روایات میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا" جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول بیٹھا"۔

اس روایت کو بیہقی نے الشعب اور السنن الکبریٰ میں، التیمی نے الترغیب میں بیان کیا ہے اور ابن الجراح نے اپنی مسند کے جز خامس میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ "جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا پس وہ مجھ پر درود شریف پڑھنا بھول گیا تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا"۔

شیخ الرشید العطار نے ان الفاظ سے مروی حدیث کی سند کو حسن کہا ہے اور حافظ ابن موسیٰ مدینی نے اپنی ترغیب میں اسی روایت کو بیان

کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ حدیث تو ایک پوری جماعت جن میں حضرت علی ﷺ، ابن عباس ﷺ، ابو امامہ ﷺ، اور ام سلمہ ؓ ہیں، سے ان الفاظ سے مروی ہے: ''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو وہ جنت کا راستہ بھول گیا''۔

میری رائے یہ ہے کہ حضرت علی ﷺ سے مروی حدیث کو ابن بشکوال نے سند ضعیف کے ساتھ ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔ ''جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ کھو دیا''۔

حضرت ابن عباس ﷺ سے مروی حدیث تقریبا وہی ہے جس کا پیچھے ذکر ہوا اور حضرت ابوامامہ اور حضرت ام سلمہ سے مروی حدیث میری نظر سے نہیں گزری اور مذکورہ حدیث حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے بھی ابن ابی حاتم کے ہاں روایت کی گئی ہے اور انہوں نے اس کو شیخ الرشید المطار کے طریق پر بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکی اسناد جید، حسن اور متصل ہے اور اسکے الفاظ ابن عباس ﷺ سے مروی حدیث کی طرح ہیں اور محمد بن علی سے بھی اسی کی مثل مرسلا مروی ہے جس کو عبدالرزاق نے اپنی جامع میں نقل کیا ہے اور یہ تمام طریق حدیث ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ جہنم میں جائے گا۔

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر پورا درود پاک نہ پڑھا تو وہ مجھ میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں" اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما جو مجھ سے ملا اور اس کو مجھ سے دور کردے جس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا"۔

میں اس حدیث کی سند سے آگاہ نہ ہوسکا، حضرت قتادہ سے مرسلا مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "ظالم ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے"۔

شیخ نمیری نے اس حدیث کو امام عبدالرزاق کے حوالے سے دو سندوں میں بیان کیا ہے اور یہ روایت ان کی اپنی جامع میں مذکور ہے اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں: ابن ابی عاصم اور اسماعیل القاضی نے امام حسن بن علی ﷺ روایت کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "آدمی کے بخل کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے"۔

امام حسین بن علی ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے درود نہ پڑھا"

امام احمد نے اپنی مسند میں نسائی نے "السنن الکبریٰ" میں امام بیہقی

نے الدعوات اور الشعب میں ابن ابی عاصم نے کتاب الصلوٰۃ میں طبرانی نے کبیر میں ، التیمی نے الترغیب میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کر کے کہا کہ امام حسین علیہ السلام سے جتنی روایات ہیں یہ ان سب میں احسن ہے، حاکم نے صحیح میں نقل کرتے ہوئے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا اور کہا ہے کہ شیخین (مسلم و بخاری) نے اس روایت کی تخریج نہیں کی اور اس کی تائید وہ روایت بھی کرتی ہے جسے سعید المقبری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔

حاکم نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے اس سند سے ہی بیان کیا ہے جو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور امام بیہقی نے ''شعب'' میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے ''وہ شخص پورے کا پورا کامل بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود شریف نہ پڑھا''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا تو اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا''۔

نسائی نے اسے روایت کیا ہے اور ابن بشکوال نے اپنی سند سے امام بخاری نے ''تاریخ'' میں، سعید بن منصور نے ''سنن'' میں بیہقی نے ''شعب'' میں اور اسماعیل قاضی نے، خلعی نے اور ترمذی نے بھی اسے روایت کر کے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

ترمذی کے ایک نسخہ میں لفظ غریب کا اضافہ بھی ہے میرے نزدیک اس حدیث کے متن میں اختلاف ہے جیساکہ آپ نے دیکھا اوران میں سے بعض رواۃ نے تابعی اور صحابی کو ایک ساتھ حذف کرکے ارسال کیا ہے اور دارقطنی نے اشارہ کیا ہے کہ جو روایت حضرت امام حسین ؑ کی سند کے ساتھ بیان ہوئی ہے وہ صحت کے زیادہ قریب ہے۔ اسماعیل القاضی نے کتاب ''فضل الصلوٰۃ'' میں اس حدیث کے تمام طرق کی تخریج کی ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اورانکے دونوں صاحبزادوں حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایات میں اختلاف کا تفصیلی جائزہ لیا ہے اور حضرت عبداللہ بن علی بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعا بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے اوراسے امام بخاری نے بھی اپنی ''تاریخ'' میں تخریج کیا ہے الغرض یہ حدیث بہر صورت درجہ ''حسن'' سے کم نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: ''کیا میں تمہیں بخیلوں میں سے بخیل ترین شخص کے بارے میں خبردار نہ کروں؟ کیا میں تمہیں لوگوں میں سے عاجز ترین شخص کی بات نہ بتادوں یہ وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اور وہ شخص جس کے سامنے اس کے رب کا یہ فرمان ہے مجھے پکارو پس اس نے نہ پکارا، ارشاد باری تعالیٰ ہے "ادعوني استجب لكم" مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دیتا ہوں''۔

میں اس روایت کی سند سے آگاہ نہ ہوسکا۔

شیخ ابوسعید الواعظ کی ''شرف المصطفیٰ'' میں ہے کہ ''حضرت عائشہ ؓ کوئی چیز سحری کے وقت سی رہی تھیں کہ سوئی گم ہوگئی اور چراغ بھی بجھ چکا تھا اسی دوران نبی اکرم ﷺ اندر داخل ہوئے تو کمرہ آپ کی ضیاء سے روشن ہوگیا اور گمشدہ چیز مل گئی، حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کا چہرہ کتنا پرنور ہے آپ نے فرمایا افسوس ہے کہ اس شخص پر جو قیامت کو (بھی) مجھے نہیں دیکھے گا، حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کون نہیں دیکھے گا؟ فرمایا بخیل؟ عرض کیا کون بخیل، آپ نے فرمایا وہ شخص جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا جبکہ اس نے میرا نام سنا''۔

عظیم محدث ابو نعیم کی ''حلیۃ الاولیاء'' میں ہے کہ ''ایک شخص حضور ﷺ کے پاس سے گزرا اس کے پاس شکار کی ہوئی ہرنی تھی پس اللہ تعالیٰ نے اس ہرنی کو بولنے کی طاقت دی جسطرح کہ وہ ہرشے کو بلواتا ہے تو اس ہرنی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ میرے بچے ہیں اور میں انہیں دودھ پلاتی ہوں اور وہ اس وقت بھوکے ہیں پس آپ اس شخص کو حکم صادر فرمایئے کہ یہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں جاؤں اور اپنے بچوں کو دودھ پلاکر واپس آجاؤں حضور ﷺ نے فرمایا اگر تو واپس نہ آئی تو؟ عرض کیا اگر میں واپس نہ آئی تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو اس شخص کی طرح جس کے سامنے آپ کا ذکر ہوا اور اس نے آپ پر درود نہ بھیجا، پس

حضور ﷺ نے اس شخص کو فرمایا اس ہرنی کو چھوڑ دے میں اس کا ضامن ہوں پس ہرنی گئی اور دودھ پلا کر واپس پلٹ آئی تو جبریل نازل ہوئے اور کہا یا محمد ﷺ! اللہ پاک آپ کو سلام کہتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں تمہاری امت پر اس سے بڑھ کر رحم کرونگا جو اس ہرنی نے اپنی اولاد سے کیا ہے اور ان کو آپ کی طرف اسطرح لوٹا دونگا جس طرح یہ ہرنی آپ کی طرف لوٹ کر آئی"۔

شرف المصطفیٰ میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ لوگوں میں بہترین کون ہے اور بدترین کون؟ بخیل ترین کون ہے اور سست ترین کون؟ لئیم ترین کون ہے اور چور ترین کون؟ عرض کیا گیا یارسول اللہ! ارشاد فرمائیے فرمایا لوگوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور بدترین شخص وہ ہے جو اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف کے درپے ہو اور لوگوں میں سے سست ترین شخص وہ ہے جو رات کو جاگے بھی لیکن اپنی زبان اور اعضاء سے اللہ پاک کا ذکر نہ کرے اور لوگوں میں کمینہ ترین شخص وہ ہے کہ جب اس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود شریف نہ بھیجے اور لوگوں میں سے بخیل شخص وہ ہے جو لوگوں کو سلام کرنے میں بخل کرے اور لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز چرائے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ نماز چرانے کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا وہ اپنی

نماز کے رکوع و سجود کو بتمام و کمال ادا نہ کرے''۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص کے بخل کو جاننے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب اسکے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو میرے اوپر درود نہ بھیجے''۔

امام دیلمی نے اسے ''مستدرک'' کے علاوہ حاکم کے طریق پر بیان کیا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلا مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کا بخل جاننے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ اسکے سامنے کوئی شخص میرا ذکر کرے تو وہ مجھ پر درود نہ پڑھے''۔ منصور اسماعیل قاضی نے اسے دو سندوں سے روایت کیا ہے اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری سے مروی ہے کہ ''میں ایک دن گھر سے نکلا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو یہ لوگوں میں سے بخیل ترین شخص ہے۔ اس روایت کو ابن ابی عاصم نے ''الصلوٰۃ'' میں علی بن یزید عن القاسم کی سند سے بیان کیا ہے اور اسماعیل قاضی نے معبد کی سند کے ساتھ اہل دمشق میں سے آدمی جس کا نام نہیں لیا گیا ہے سے بیان کیا ہے کہ عوف بن مالک حضرت ابوذر سے مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے

مجھ پر درود نہ بھیجا"۔

اسی طرح اسحٰق اور حارث نے اپنی اپنی مسند میں اسے بیان کیا ہے اسکے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ حضرت ابوذر حضور ﷺ کے سامنے آکر بیٹھے تو آپ ﷺ نے فرمایا" اے ابوذر کیا تم نے چاشت کی نماز پڑھ لی ہے پھر آپ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا" یہ حدیث غریب ہے اسکے رواۃ صحیح ہیں لیکن ان میں ایک آدمی مبہم ہے جس کو میں نہیں جان سکا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس قوم نے اپنی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا اور اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا پس اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف فرما دے"۔

امام احمد الطیالیسی اور طبرانی نے اس حدیث کو "الدعاء" میں بیان کیا ہے اور ابو شیخ رحمۃ اللہ علیہ، اسماعیل قاضی نے، ابوذر اور ترمذی نے بھی لیا ہے اور انکی رائے کے مطابق یہ حدیث "حسن" ہے اور من وجہ "شاہد حسن" ہے۔

فائدہ۔ وسیلہ، فضیلت اور مقام محمود کے معنیٰ کی تحقیق

وسیلہ وہ چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ بلند مرتبہ ذات۔بادشاہ کبیر کا قرب حاصل کیا جائے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے توسلت میں نے وسیلہ بنایا ای تقربت یعنی میں نے قرب حاصل کیا۔ اور بلند درجہ پر بھی وسیلہ کا لفظ بولا جاتا ہے۔جس طرح آپ ﷺ کے ارشاد کے ساتھ صراحت کی گئی ہے کہ وہ جنت میں ایک درجہ ہے اور اس کو پہلے معنی کی طرف لوٹانا بھی ممکن ہے بایں طور کہ اس درجہ تک پہنچنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہے۔پس یہ اس قربت کی مانند ہے جس کا وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ اور مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وابتغوا الیہ الوسیلہ – میں دو طرح سے اختلاف کیا ہے:

۱۔ وہ قربت ہے اور یہ معنی ابن عباس، مجاہد، عطاء اور فراء سے منقول ہے۔ اور قتادہ نے کہا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ اسکی نزدیکی حاصل کرو۔ ابوعبیدہ نے کہا میں نے اس کی طرف وسیلہ بنایا یعنی قربت حاصل کی۔ واحدی، بغوی اور زمخشری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔پس کہا ہے کہ وسیلہ جیسا کہ اس کے ساتھ وسیلہ بنایا جاتا ہے یعنی قرابت یا عادت سے قرب حاصل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف نبی کریم ﷺ کا وسیلہ بنانا بھی اسی قول سے ہے۔

۲۔ وسیلہ سے مراد محبت ہے،یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرو۔ اس معنی کو ماوردی، اور ابوالفرج نے ابوزید سے بیان کیا ہے اور

یہ پہلے معنی کی طرف راجع ہے۔

فضیلت :۔ اس جگہ اس سے مراد وہ مرتبہ ہے جو تمام مخلوق پر زائد ہو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی دوسرا درجہ ہو یا وسیلہ کی تفسیر ہے۔ یعنی عطف تفسیری ہے۔(مقام محمود)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (عسیٰ ان یبعثك ربك مقاما محمودا)میں مقام محمود سے مراد وہ جگہ ہے جہاں پر کھڑا ہونے والے کی تعریف کی جائے گی۔ اور وہ ہر اس چیز پر بولا جاتا ہے۔ جو چیز حمد کو حاصل کرتی ہے کرامات کی اقسام ہے۔ اور ''عسیٰ'' اللہ تعالیٰ کے لیے تحقیق اور وقوع کے لیے آتا ہے۔ جس طرح یہ صحت کو پہنچا ہے ان عینیہ سے اور مقام محمود کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ پس کہا گیا ہے کہ وہ حضور ﷺ کا اپنی امت پر گواہی دینا ہے اجابت کے ساتھ یعنی تصدیق یا تکذیب اور بعض نے یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو قیامت کے دن حمد کا جھنڈا دے گا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو عرش پر بٹھائے گا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ کرسی پر بٹھائے گا۔

ابن جوزی نے ان دونوں معنی کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہے کیونکہ یہ وہ مقام محمود ہے جس کی پہلے اور پچھلے تعریف کریں گے۔ اس معنی کی تائید شفاعت کی بہت سی احادیث سے ہوتی ہے۔ اور واحدی کا خیال ہے کہ مفسرین کا اس پر اجماع ہے۔ میں کہتا ہوں ان اقوال کی صحت کی

تقدیر پر ان کے درمیان منافات نہیں ہے۔کیونکہ اس بات کا احتمال ہے کہ عرش یا کرسی پر بٹھانا شفاعت کے بارے میں اجازت کی علامت ہو۔پس آپ بیٹھیں گے تو باری تعالیٰ آپ کو لوائے حمد عطا فرمائے گا اور آپ اجابت کے ساتھ گواہی دیں گے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ مقام محمود سے مراد شفاعت ہو جیسا کہ مشہور ہے اور بٹھانے سے مراد وہ درجہ ہو جس کو وسیلہ اور فضیلت سے تعبیر کیا گیا ہے۔اور "صحیح ابن حبان" میں کعب بن مالک سے مرفوع حدیث مذکور ہے کہ "اللہ تعالیٰ لوگوں کو اٹھائے گا پس جو اللہ چاہے گا میں کہوں گا۔پس وہی مقام مقام محمود ہے"۔

اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے مذکورہ بالا گفتگو سے مراد وہ تعریف ہے جسے حضور ﷺ شفاعت سے پہلے رب کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔اور مقام محمود سے مراد بزرگی اور شرافت کا وہ مجموعہ ہے جو اس وقت حضور ﷺ کو حاصل ہوگا۔اور آپ کے لیے بے شمار شفاعتیں ہونگی۔قیامت کے دن تمام لوگوں کے لیے آپ کی شفاعت عظمیٰ ہوگی تاکہ اللہ تعالیٰ اس مشکل گھڑی میں ان پر رحم فرمائے اور اپنے فضل سے حساب و کتاب شروع فرمائے۔اور یہی وہ مقام محمود ہے کہ جس میں سارے پہلے اور پچھلے حضور ﷺ کی تعریف کریں گے۔اور آپ کی امت میں سے کوئی آدمی ہرگز بغیر حساب کے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

چنانچہ ایک قوم کے گنہگار اپنے گناہوں کے سبب سے آگ میں

داخل ہونگے پس نکال لیے جائیں گے۔ اور ایک قوم کے لوگ دوزخ میں داخلے کے مستحق ہو چکے تھے لیکن داخل نہیں ہونگے۔ اور ایک قوم ایسی ہوگی اسکے گناہوں کا بوجھ اسے جنت میں داخل ہونے سے روک دے گا اور جنتیوں میں سے ایک قوم بلند درجات میں ہوگی چنانچہ ہر آدمی کو اس کے مناسب مرتبہ دیا جائے گا۔ اور جو شخص مدینہ شریف میں فوت ہوا اور جس نے حضور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کی اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ (مسلم شریف)

جس شخص نے موذن کی اذان کا جواب دیا اور کفار میں سے وہ لوگ جنہوں نے حضور ﷺ کی کسی قسم کی بھی خدمت کی ہوگی تو اللہ کریم حضور ﷺ کی سفارش سے ان کے عذاب میں تخفیف فرمائیں گے۔ اور پہلی دو چیزیں آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہیں۔ اور جائز ہے کہ چوتھی اور چھٹی میں کوئی دوسرا بھی آپ کے ساتھ شریک ہو۔ یعنی انبیاء، علماء اور اولیاء۔ امام نووی نے روضہ کتاب میں یہ فائدہ بیان کیا ہے۔ لیکن پہلی کا کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ اسی طرح چھٹی کے وقوع پذیر ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بہرحال دوسری اور تیسری کا معتزلہ نے انکار کیا ہے۔ لیکن اہل سنت کا ان دونوں کی قبولیت پر اتفاق ہے کیونکہ ان کے بارے میں بہت سی احادیث ثابت ہیں۔

لہٰذا اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجنے میں جلدی کر اور ان کے لیے

وسیلہ کا سوال کرنے میں اس کے ساتھ توفضیلت کی انتہا کو پالے اور اذان کے بعد بھی ان دونوں چیزوں میں غفلت نہ کر۔ چنانچہ اسی وجہ سے تو حضور ﷺ کی شفاعت کا مستحق ٹھہرے گا۔

عنوان: وسیلہ کے سائل اور مدینہ شریف کی تکالیف پر صبر کرنے والے کے لیے شفاعت کیوں خاص کی گئی ہے۔

سوال :۔ وسیلہ کے سائل کو اور اسی طرح مدینہ کی تکالیف پر صبر کرنے والے کو حضور ﷺ کے اس ارشاد میں شفاعت کے ساتھ کیوں خاص کیا گیا ہے۔ الحدیث مگر میں اس کے لیے گواہ یا سفارش کرنے والا ہونگا۔ باوجود آپ کی شفاعت تمام امت کے لیے عام ہے۔

جواب :۔ حرف او اس جگہ شک کے لیے نہیں ہے۔ دوسرے قصہ کی روایت پر صحابہؓ کی جماعت کا اتفاق ہے ظاہر ہے کہ ان کا شک پر اتفاق کر لینا بعید از قیاس ہے۔ بہر حال یا تو تقسیم کے لیے ہے۔ پس آپ بعض اہل مدینہ کے لیے گواہ ہوں گے۔ اور باقیوں کے لئے شفیع۔ وہ چیز جس کو موذنوں نے اذان کے بعد جاری کیا ہے

موذنوں نے اذان کے بعد حضور ﷺ پر درود اور سلام جاری کیا ہے۔ صبح اور جمعہ کی نماز کے علاوہ۔ کیونکہ ان دونوں میں وہ اذان سے پہلے پڑھ دیتے ہیں۔ اور مغرب کی اذان کے بعد وہ بالکل

ہی نہیں پڑھتے کیونکہ اس میں وقت تنگ ہوتا ہے۔ اور صلوٰۃ وسلام کی ابتداء سلطان صلاح الدین ابو المظفر یوسف بن ایوب کے زمانے میں اس کے حکم سے ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے جب حاکم بن عبدالعزیز کو قتل کر دیا گیا تو اس کی بہن نے چھ بادشاہوں کو حکم دیا کہ اسکے ظاہر بیٹے پر سلام پڑھا جائے چنانچہ اس پر ان الفاظ میں سلام پڑھا جاتا تھا۔ کہ امام ظاہر پر سلام ہو۔ پھر اس کے بعد خلفاء پر سلام پڑھا جانے لگا۔ پہلوں کے بعد پچھلے لوگ یعنی یکے بعد دیگرے۔ یہاں تک کہ سلطان ناصر الدین نے اس رسم کو ختم کر دیا۔ اللہ کریم اس کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اور اس بات میں اختلاف ہے کہ اذان کے بعد درود وسلام مستحب ہے مکروہ بدعت یا جائز ہے۔

مستحب ہونے کی دلیل فرمان الٰہی ہے کہ نیک کام کرو۔ معلوم ہوا کہ درود وسلام قرب حاصل کرنے کی وجہ اولیٰ ہے۔ خاص کر اس کی ترغیب دینے میں بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں۔ یعنی اذان کے بعد دعا کی فضیلت سمیت رات ذکر کرنے والے کو اجر وثواب دیا جائے گا۔ حسن نیت کے ساتھ۔

مالکیہ میں سے ابن سہل سے کتاب الاحکام میں رات کے آخری ثلث میں موذنوں کے سبحان اللہ یعنی تسبیح و تحمید کے کلمات پڑھنے میں اختلاف نقل کیا گیا ہے اور اس کے ممنوع ہونے کی وجہ بھی نقل کی گئی ہے کہ اس سے لوگوں کی نیند میں خلل پڑتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام کرنے کے لیے بنایا ہے۔ اور اس میں

اعتراض ہے۔ واللہ الموفق

جمعہ کے دن اور رات میں حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

رہا جمعہ کے دن اور رات میں درود پڑھنا تو اس میں مندرجہ ذیل اقوال ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں میں ہرحال میں نبی کریم ﷺ پر کثرت درود کو پسند کرتا ہوں۔ لیکن جمعہ کے دن اور رات میں بہت ہی مستحب ہے۔

حضرت ابوذرغفاری سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے مجھ پر بروز جمعہ دو سو دفعہ درودپاک پڑھا اس کے دو سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(دیلمی)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک پڑھے گا تو میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھو کیونکہ ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام اپنے رب کی طرف سے میرے پاس آئے ہیں اور کہا ہے کہ زمین پر جو مسلمان آپ پر ایک دفعہ درود پاک پڑھتا ہے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس دفعہ درود پڑھتے ہیں۔ ایک حدیث میں یہ لفظ آئے ہیں کہ جمعہ کے دن اور رات مجھ پر بکثرت دورد پڑھا

کرو۔ چنانچہ جو آدمی ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا۔

ابن عدی نے کامل میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا ورود مجھ پر پیش کیاجاتا ہے۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ۸۰ اسی مرتبہ درود پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ آپ سے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کس طرح درود بھیجا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو'' اے اللہ اپنے بندوں اور نبی ﷺ اور رسول امی پر درود بھیج''۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے تو اس کو موت نہیں آئے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے گا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر جمعہ کے دن مجھ پر چالیس مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس سال کے گناہ مٹا دے گا۔ اور جو آدمی مجھ پر ایک دفعہ درود پاک پڑھے گا تو میں قبول کرونگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دے گا۔ اور جس نے قل اللہ احد پڑھاحتی کہ سورت ختم کی تو اللہ تعالیٰ جہنم کے شعلوں میں اس کے لیے ایک مینار بنائے گا۔ یہاں تک کہ شعلوں کو عبور کرے گا۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ مٹا دے گا۔ بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور ان کے سامنے یہ حدیث پیش کی تو آپ نے تصدیق فرمائی۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زید بن وہب سے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتو حضور ﷺ پر ہزار مرتبہ یہ درود پاک پڑھا کرو۔ اللهم صلي عليٰ محمد النبي الامي۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے۔ ان کے پاس چاندی کے صحیفے اور سونے کی قلمیں ہوتی ہیں تو وہ جمعرات کی رات اور جمعہ کے دن کو نبی کریم ﷺ پر زیادہ درود پاک پڑھنے والے کا نام لکھتے ہیں۔

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ "جب جمعرات کے دن عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کو زمین پر بھیجتا ہے۔ ان کے ساتھ چاندی کے صحیفے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ پر درود کو لکھتے رہتے ہیں اس دن رات سے لے کر آئندہ دن غروب آفتاب تک"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو نور سے پیدا کیے گئے ہیں وہ

صرف جمعہ کی رات اور دن میں اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دواتیں ہوتی ہیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں وہ نہیں لکھتے مگر نبی کریم ﷺ پر درود شریف۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم جمعہ کے دن اور رات اپنے نبی ﷺ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر روشنی ہوگی اور جو مجھ پر جمعہ کے دن اسی ۸۰ مرتبہ درود پاک پڑھے گا تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ہونگے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراھیم علیہ السلام کو خلیل بنایا موسیٰ کو سرگوشی کرنے والا بنایا اور مجھے حبیب بنایا۔ پھر فرمایا میری عزت و جلال کی قسم کہ میں ضرور اپنے حبیب کو خلیل پر ترجیح دونگا۔ جس نے ان پر جمعہ کی رات اسی ۸۰ مرتبہ درود پاک پڑھا تو اس کے دو سو سال پہلے اور دو سو سال پچھلوں کے گناہ اللہ پاک معاف فرما دیں گے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو مجھ پر جمعہ کے دن اسی مرتبہ درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اسی سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کس طرح درود پڑھا جائے تو آپ نے فرمایا کہ اللھم صلي عليٰ محمد عبدك و نبيك و رسولك،

الامي

صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن اور رات مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھا کرو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی نبی کریم ﷺ پر بروز جمعہ سو مرتبہ درود پاک پڑھے تو وہ قیامت کے دن ایک ایسے نور کے ساتھ آئے گا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو۔ خلاد بن کثیر عالم نزع میں تھے کہ ان کے سر نیچے ایک لکھا ہوا رقعہ پایا گیا۔ کہ خلاد بن کثیر کے لیے آگ سے آزادی ہے۔ تو لوگوں نے ان کے گھر والوں سے اس کے عمل کے بارے میں پوچھا۔ تو اس کے گھر والوں نے بتایا کہ یہ ہر جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتا تھا۔ اللھم صلي علي محمد النبي الامي۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے لکھا کہ جمعہ کے دن علم پھیلاؤ۔ بے شک نسیان علم کو زائل کر دیتا ہے سو جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر درود کی کثرت کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو شخص جمعرات کی شام عصر کے بعد یہ الفاظ کہے۔ اللھم رب الشھر الحرام والمشعر الحرام والرکن والمقام ورب الحل والحرام۔ میری طرف سے حضور ﷺ کو سلام پہنچا دے۔ تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی طرف سے پہنچاتا ہے کہ فلاں بیٹا فلاں کا آپ کو سلام بھیجتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو آدمی جمعہ کی رات دو رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے پھر ہزار مرتبہ کہے۔ صلی اللہ علیٰ محمد النبي الامي۔ وہ اگلے جمعہ کے آنے سے پہلے ہی خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔ اور جو دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات دس مرتبہ یہ الفاظ کہے۔ اے مخلوق پر ہمیشہ فضل کرنے والے! اے عطیہ کے ساتھ دونوں ہاتھوں کو کشادہ کرنے والے! اے بلند بخششوں کے مالک محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو عادت کے لحاظ سے تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ اے بلندی والے ہمیں اس شام معاف فرما دے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن وہ ابراہیم خلیل کی معیت میں ان کے قبہ میں ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے جو آدمی روزانہ ان الفاظ کے ساتھ تین مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور شب جمعہ سو مرتبہ پڑھے۔ یہی درود اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، نبیوں، رسولوں اور تمام مخلوق کے برابر نازل ہونگی۔ اور وہ بروز قیامت ان کے گروہ میں اٹھایا جائے گا۔ اور وہ ان مذکورہ گروہوں کی قیادت میں جنت

میں داخل ہوگا۔

حلیلہ از ابو نعیم میں ہے کہ ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کی ہر صبح کو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔جس کے الفاظ یہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر بکثرت درود و سلام نازل ہو جو میرے کلام کی ابتداء اور انتہا یعنی درود سے ہوتی ہے اور اس کے انبیاء اور رسولوں پر صلوٰۃ کاملہ نازل ہو۔" اے اللہ بروز قیامت ہمیں ان کے حوض پر وارد فرما اور ہمیں آپ کے پیالہ مبارک سے ایسا پلا کہ جو خوشگوار اور رچتا پچتا (مبارک) جس سے ہم سیرابی حاصل کریں کہ پھر کبھی بھی پیاس نہ لگے۔(یعنی جنت میں داخل ہونے تک)۔ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گروہ میں اٹھانا سوا رسوائی کے اور ہم نہ منافقین ہیں اور نہ ہی شک کرنے والے ہیں۔ نہ ہمیں گرفتار کیا جائے اور نہ ہی ہم پر غصہ کیا جائے اور نہ ہی ہم گمراہ ہوں۔

لٰہذا تو نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت کر اور صبح و شام انہیں کے ذکر سے رطب اللسان اور جمعہ کے دن آپ پر بکثرت درود بھیج تاکہ تجھے اس نور کی برکت سے بروز قیامت نورانی پوشاک پہنائی جائے اور تو صلوٰۃ و سلام کی برکات سے عزت وشہرت حاصل کر سکے۔

ہفتہ اور اتوار کے دن حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ اس لیے کہ یہودی اس دن بکثرت پڑھتے تھے۔ اور جو شخص اس دن میں سو مرتبہ پڑھے تو اس نے اپنی ذات کو دوزخ کی آگ سے بچالیا اور اس کے لیے شفاعت حلال ہے اور قیامت کے دن محبوب مدنی ﷺ اس کی شفاعت کریں گے اور اتوار کے دن میں اہل روم کی مخالفت کرو۔

لوگوں نے عرض کیا کہ ہم کس چیز میں ان کی مخالفت کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس دن اپنی کینساؤں میں داخل ہوکر صلیب کی عبادت کرتے ہیں اور مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ پس جو شخص اتوار کے دن مجھ پر درود پڑھے اور بیٹھا رہے اور طلوع آفتاب تک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول رہے۔ پھر جو کچھ اللہ نے اس پر منکشف کیا ہے دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر سات مرتبہ مجھ پر درود پڑھے اور اپنے والدین، خود اپنے لیے اور تمام مسلمانوں کیلیے مغفرت طلب کرے۔ تو اس کو اور اسکے والدین کو بخش دیا جائے گا اور جو دعا مانگے اور جس بھلائی کا سوال کرے اللہ عزوجل اسی سے وہی عطا فرماتا ہے۔

جو بندہ اتوار کی رات بیس رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں الحمد للہ ایک دفعہ پڑھے اور پچاس مرتبہ قل ھو اللہ احد اور سورۃ فلق اور سوۃ الناس ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر استغفار کرے اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے اور مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے اور قدرت

اور طاقت سے دستبردار ہوکر اللہ کی قدرت اور اسکی طاقت کی پناہ میں آجائے۔ پھر کہے "میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور اسی کی تخلیق کا شاہکار ہیں اور ابراہیم اس کے خلیل اور موسیٰ اسکے کلیم اور عیسیٰ اسکی روح اور محمد ﷺ اسکے حبیب ﷺ ہیں"۔ تو اس کو ان لوگوں کی تعداد کے برابر ثواب ملے گا جنھوں نے خدا کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا ہے۔ اور جنھوں نے نہیں کیا۔ یعنی تمام مسلم اور غیر مسلم اقوام کے برابر تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو امن والوں میں اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے انبیاء کی قیادت میں جنت میں داخل فرمائے۔

"امام قرطبی" نے اپنی کتاب (صلوٰۃ نبویہ) میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور اس کو حسن بصری " کی کتاب (السراج الواضح) کی طرف منسوب کیا ہے۔

سوموار اور منگل کی رات حضور ﷺ پر درود پڑھنا

ابوموسیٰ مدینی نے اپنی کتاب "وظائف اللیالي و الایام" میں اور امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے۔ کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص پیر کی رات چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ایک دفعہ الحمد للہ اور پہلی رکعت میں سورہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور دوسری میں اکیس مرتبہ اور تیسری میں تیس مرتبہ اور چوتھی میں چالیس مرتبہ۔ پھر سلام پھیرے اور سورۃ

اخلاص پچھتر دفعہ پڑھے۔ اور اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے اتنی ہی مرتبہ استغفار کرے اور حضور ﷺ پر پچھتر دفعہ درود پڑھے پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے ہر سوال کو پورا کرتا ہے۔ اور اس کا نام صلوٰۃ حاجت ہے۔

ابو موسیٰ مدینی نے اپنی مذکورہ کتاب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے منگل کی رات عشاء کے بعد وتروں سے پہلے چار رکعت نماز پڑھی ہر رکعت میں ایک دفعہ الحمد للہ اور تین مرتبہ سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورۃ الناس ایک دفعہ پھر نماز سے فارغ ہو کر پچاس مرتبہ استغفار کرے اور پچاس ہی مرتبہ حضور ﷺ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ نور سے چمک رہا ہو گا۔ غرضیکہ اس درود کا بہت بڑا ثواب ہے۔

خطبوں میں آقا علیہ السلام پر درود اور معمولات صحابہ رضی اللہ عنہم

خطبہ جمعہ و عیدین، نماز استسقاء ، نماز کسوف و خسوف میں درود پاک پڑھنے کے بارے میں آئمہ فقہاء کی رائے درج ذیل ہیں۔

۱- امام شافعی اور احمد کا مشہور مذہب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر صحیح ہی نہیں ہوتا۔

۲- امام ابو حنیفہ و امام مالک فرماتے ہیں کہ درود کے بغیر خطبہ صحیح ہو جاتا ہے لیکن فضیلت میں کمی ہو جاتی ہے ورفعنا لک ذکرک سے استدلال کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے کہ حضور کے ذکر کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ "خدا نے دنیا اور آخرت میں آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے"۔ اب ہر خطیب کلمہ پڑھنے والے اور نمازی آدمی کے لیے لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ حضور کا ذکر ضرور کرے۔

عون ابن ابی جحیفہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ "حضرت علی منبر پر چڑھے آپ نے خدا کی حمد و ثناء بیان کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ اور فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کا بہترین شخص ابوبکر ہے اور ان کے بعد عمر فاروق ہیں اور اللہ تعالیٰ جہاں

چاہتا ہے بھلائی فرماتا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ وہ خطبہ سے فارغ ہوکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا کرتے تھے۔ اور عرض کرتے اے اللہ ہمارے لیے ایمان کو پسندیدہ بنا اور اسے ہمارے دلوں میں مزین فرما اور کفر، نافرمانی، اور گناہوں کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنا دے۔ اے اللہ ہمارے کانوں میں برکت دے اور ہماری گھروں، دلوں اور ہماری اولادوں میں برکتیں دے اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہوتے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اختصار کے ساتھ بیان کرتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور لوگوں کو وعظ ونصیحت فرماتے اور نیک کاموں کا حکم دیتے اور برے کاموں سے روکتے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب خطبہ دیتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے اور اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے اور حضرت عمر کے لیے دعا مانگتے۔ حنبہ بن محض نے ابوبکر کے لیے دعا مانگنے سے پہلے حضرت عمر کے لیے دعا مانگنے پر اعتراض کیا۔ چنانچہ انہوں نے عمر کی طرف اس حدیث کو مرفوع کیا اور حنبہ سے کہا کہ آپ زیادہ موافقت کرنے والے اور زیادہ ہدایت والے ہیں۔

محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ ایک دفعہ مدینہ کے امیر نے جمعہ کا خطبہ دیا۔ پس وہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا بھول گیا۔ چنانچہ جب خطبہ ختم ہوگیا اور وہ نماز کے لیے کھڑا ہوگیا تو لوگ ہر طرف سے چلائے چنانچہ وہ جائے نماز کی طرف بڑھا اور نماز مکمل کی اور اس کے بعد منبر پر چڑھا اور کہنے لگا

"اے لوگو ہر وقت شیطان ابن آدم کے ساتھ مکر اور فریب کی کوشش کرتا ہے لہٰذا آج ہمیں شیطان نے درود بھلا دیا۔ چنانچہ تم حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر اسکی ناک میں مٹی ڈالو"۔ اللھم صلي علیٰ محمد کثیرا کما تحب و ترضیٰ ان تصلي علیه۔

عید کی تکبیروں میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت

عید کی تکبیروں کے دوران آپ پر درود پڑھنا مستحب ہے۔ علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم ان تینوں حضرات کے پاس ولید بن عقبہ عید سے ایک دن پہلے آئے اور ان سے عرض کیا کہ عید قریب ہے تو آپ بتائیں کہ اس میں تکبیریں کس طرح پڑھی جائیں گی؟ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "تکبیر کے ساتھ نماز شروع کر اور اپنے رب کی حمد و ثناء بیان کر اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھ پھر دعا مانگ

اور تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر تکبیر کہہ اور پہلے کی طرح عمل کر پھر قرات کر پھر تکبیر کہہ کر رکوع کر پھر کھڑا ہو اور قرأت کر اور اللہ تعالیٰ کی حمد کر اور آپ پر درود پڑھ پھر حمد و ثناء کر اور دعا مانگ کر تکبیر کہہ اور اسی طرح کر پھر تکبیر کہہ اور وہی عمل کر پھر رکوع کر"۔

ابن مسعود فرماتے ہیں کہ تکبیر کہہ کر نماز میں داخل ہوجا اور اپنے رب کی حمد بیان کر اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ اور دعا مانگ پھر تکبیر کہہ۔

نماز جنازہ میں حضور ﷺ پر درود پڑھنے کی فضیلت :۔

حضرت ابو امامہ بن سھل بن حنیف سے مروی ہے کہ انہیں صحابہ میں سے ایک صحابی نے فرمایا کہ نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ امام تکبیر کہے پھر پہلی تکبیر کے ساتھ سورۃ فاتحہ آہستہ آواز کے ساتھ بطور دعا پڑھے پھر نبی کریم ﷺ پر دردو بھیجے اور میت کے لیے خصوصی دعا مانگے پھر سلام پھیر دے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ بطور دعا پڑھے اور آپ پر درود پڑھے پھر میت کے لیے خلوص کے ساتھ دعا مانگے۔ حتیٰ کہ نماز جنازہ سے فارغ ہو جائے اور سورۃ فاتحہ صرف ایک دفعہ بطور دعا پڑھے اس کے بعد سلام پھیر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

ابو ہریرہ سے میت پر نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں پوچھا پس آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ تکبیر کہہ کر نماز جنازہ شروع کر پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیج اور اس طرح کہہ "اے اللہ تیرا فلاں بندہ تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا اور تو بخوبی جانتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ نیک ہے تو اسکی نیکیوں میں اضافہ کر اور اگر گنہگار تھا تو اسکے گناہوں سے درگزر کر۔ ہمیں اجر سے محروم نہ کر اور نہ ہی اسکے بعد ہمیں گمراہ کر"۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے ابواء کے مقام پر ایک آدمی کا جنازہ پڑھایا۔ اس میں حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا پھر یہ دعا مانگی "اے اللہ یہ تیرا بندہ تجھے وحدہ لاشریک مانتا تھا اور حضور نبی کریم ﷺ کو تیرا محبوب بندہ اور رسول مانتا تھا۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تیرے عذاب سے بے پرواہ رہا ہے۔ اسے دنیا کے مشاغل و مصروفیات سے نجات عطا فرما۔ اگر یہ پاکباز تھا تو تو اس کا تزکیہ نفس فرما۔ اور اگر خطار کار تھا تو اسکے گناہ بخش دے۔ اے اللہ ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرمانا"۔ پھر آپ نے تین تکبیریں کہیں اور پھر نماز جنازہ سے فارغ ہوئے اور فرمایا "اے لوگوں میں نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اس لیے پڑھی ہے کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے"۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ جب آپ کے پاس جنازہ لایا جاتا

تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے :

" اے لوگو میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سو آدمی ایک جماعت ہے چنانچہ اگر ہر سو آدمی مل کر کسی میت کا جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے دعا میں کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔ اور تم اپنے بھائی کے سفارشی بن کر آئے ہو۔ لہٰذا اس کے لیے دعا میں کوشش کرو۔ پھر قبلہ کی طرف متوجہ ہوتے اگر مرد ہوتا تو کندھوں کے برابر کھڑے ہوتے اور اگر عورت ہوتی تو درمیان میں کھڑے ہوتے۔ پھر دعا مانگتے "اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے۔ تونے ہی اسے پیدا کیا اور اسلام کی ھدایات بخشی اور تونے ہی اس کی روح قبض کی تو اسکی پوشیدہ باتوں اور علانیہ باتوں کو بخوبی جانتا ہے۔ ہم تیری بارگاہ میں سفارشی بن کر آئے ہیں۔ اے اللہ ہم تیرے قرب وجوار کی رسی کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں بے شک تو وفادار اور رحمت والا ہے۔ اس کو قبر کی آزمائش اور دوزخ کے عذاب سے بچالے اے پرودگار اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیوں میں اضافہ کر اور اگر گناہگار ہے تو درگزر فرما۔ اے اللہ اس کی قبر کو نور سے روشن فرما اور اس کو نبی کریم ﷺ کے ساتھ لاحق فرما۔ پھر آخری تکبیر کے بعد آقا ﷺ پر درود پاک پڑھتے۔

حضرت مجاہد سے نماز جنازہ کے بارے میں مروی ہے فرماتے ہیں :

تکبیر کہہ پھر سورہ فاتحہ پڑھ پھر نبی ﷺ پر درود پڑھ پھر یوں کہہ

"اے اللہ یہ تیرا فلاں بندہ تو نے ہی اسے پیدا کیا ہے اگر تو اس کے گناہوں کی وجہ سے اسے پکڑے تو تو مالک ہے اور اگر تو اسے معاف کر دے تو تو بخشنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ اس کی روح کو آسمان کی طرف بلند فرما اور زمین کو اس پر فراخ فرما۔ اور اس کی قبر کو نور سے منور فرما۔ جنت میں اسے کشادگی عطا فرما۔ اور اس کے پسماندگان میں سے اس کا خلیفہ بنا اے اللہ اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر اور ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ کر اور ہمیں اور اسکو معاف فرما دے"۔

بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے کہ جب تو میت کی آنکھیں بند کرے تو اس طرح کہ بسم الله علي وفاة رسول الله- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنازہ پر اس طرح درود پڑھا جائے "رسولوں پر سلام ہو اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں"۔

میت کو قبر میں داخل کرتے وقت حضور ﷺ پر درود کی فضیلت :-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کسی میت کو قبر میں اتارتے تو یہ الفاظ کہتے۔ بسم الله وعلى سنة رسول الله صلي الله عليه وسلم-

ماہ رجب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی فضیلت :۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی رجب کی پہلی جمعرات روزہ رکھے۔ پھر جمعہ کی رات بارہ رکعت نوافل پڑھے اور جو میسر آئے قرات کرے۔ جب نماز سے فارغ ہو تو مجھ پر ستر دفعہ درود پاک پڑھے۔ جس کے الفاظ یوں ہیں۔

اللھم صلي علیٰ محمد النبي الامي وعلیٰ آله۔

"پھر خدا سے اپنی حاجت کا سوال کرے تو وہ ضرور پوری کی جائے گی۔ اور بہت زیادہ ثواب کا ذکر فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بندہ رجب کی پندرہویں رات کو چودہ رکعتیں پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے تو مجھ پر دس دفعہ درود پاک پڑھے تو اسے بہت زیادہ ثواب ملے گا۔ ایک روایت میں اس طرح آتا ہے کہ

جو آدمی رجب کی تیسری رات بارہ رکعتیں پڑھے اور اس کے بعد سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھے یعنی تسبیح و تحمید کرے اور ایک سو مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے تو دنیا اور آخرت کے بارے میں جو بھی دعا مانگے گا ضرور پوری ہوگی۔

ماہ شعبان میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا :۔

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ

جو آدمی ماہ شعبان میں حضور ﷺ پر سات سو مرتبہ روزانہ درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس آدمی کا درود حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ جس سے حضور ﷺ کی روح مبارک خوش ہوتی ہے۔ پھر اللہ کریم ان فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ قیامت تک اس آدمی کے لیے استغفار کرتے رہیں۔

طاؤس یمانی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پندرہ شعبان کی رات اور اس میں وظیفہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں اس رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں پہلے حصے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے نانا پر درود پاک پڑھتا ہوں۔ اور دوسرے حصے میں دو، دو دفعہ درود پاک پڑھتا ہوں۔ ایک تیسرے حصے میں نماز پڑھتا ہوں کیونکہ اللہ کریم نے فرمایا: واسجد، سجدہ کر۔ واقترب "اور قرب حاصل کر،" پھر میں نے ثواب کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ میں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جس نے شعبان کی پندرہ کی رات جاگ کر عبادت میں گزاری اسے مقربین میں لکھا جائے گا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مکہ میں خطبہ دیا کہ "جب تم سے کوئی آدمی حج کرنے کے لیے آئے تو سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کرے۔ مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر صفا پہاڑی سے دوڑنا شروع کرے۔ بیت اللہ کی طرف

منہ کرے۔ سات تکبیریں کہے ہر دو تکبیروں کے درمیان حمد و ثناء بیان کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لیے دعا مانگے اور مروہ پر بھی اسی طرح کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ صفا پر تکبیر کہتے اور یہ کہتے کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہی اور تعریف ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ پھر نبی کریم پر درود پڑھتے تھے۔ پھر دعا مانگتے تھے اور قیام اور دعا کو لمبا کرتے تھے۔ پھر مروہ پر بھی یہی عمل کرتے تھے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے سے مروی ہے کہ جب آدمی تلبیہ سے فارغ ہو تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ نبی کریم پر درود پڑھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجر اسود کو چومنے کا ارادہ کرتے تو کہتے اے اللہ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کی اور آقا ﷺ پر درود پڑھتے اور حجر اسود کو چومتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جو آدمی نویں ذوالحجہ کی شام میدان عرفات میں ٹھہرے اور سو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور سو مرتبہ مجھ پر درود پر بھیجے اور سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے اور حمد و ثناء کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، کہ میرے اس بندے کا کیا بدلہ

ہے جس نے میری حمد وثناء بیان کی اور میرے نبی ﷺ پر درود پڑھا۔ اے میرے فرشتو گواہ ہوجاؤ کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے اور اس کی ذات سے شفاعت قبول کی ہے اور اگر میرا بندہ میدان عرفات کے سارے بندوں کے بارے میں سفارش کرے تو میں سب کو معاف کر دونگا''۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ میدان عرفات میں اس دعا سے بہتر اور کوئی قول اور عمل نہیں ہے۔ اور ایسا عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے دیکھے گا کہ جب آدمی عرفات میں ٹھہرے تو بیت اللہ کی طرف منہ کرے اور دعا مانگنے والے کی طرح ہاتھ پھیلائے اور تین دفعہ تلبیہ کہے اور تین ہی دفعہ تکبیریں کہے اور یہ دعا پڑھے لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد يحي و يميت بيدهٖ الخير سو مرتبہ کہے پھر لاحول ولاقوة الا بالله العلي العظيم اشهد ان الله علیٰ كل شي قدير وان الله قد احاط بكل شي عليما۔ یہ الفاظ سو مرتبہ پڑھے۔ پھر شیطان مردود سے پناہ مانگے۔ اور اللہ تعالیٰ سمیع اور علیم ہے تین مرتبہ کہے۔ پھر تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے اور ہر مرتبہ بسم اللہ سے شروع کرے اور ہر مرتبہ آمین پر ختم کرے۔ پھر سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر حضور ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھے۔ پھر کہے کہ نبی کریم ﷺ پر اللہ اور اسکے فرشتوں کی طرف سے

رحمت ہو اور پھر اپنے لیے دعا مانگے۔ اور دعا میں اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور رشتہ داروں کے لیے اور اپنے دینی بھائیوں کے لیے اور بہنوں کے لیے دعا مانگے جب دعا سے فارغ ہو تو پھر تین دفعہ درود پڑھے۔ چنانچہ جب بندہ شام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے کہ میرے بندے کو دیکھو کہ بیت اللہ کی طرف منہ کیے ہوئے ہے اور میری بڑائی بیان کرتا ہے اور لبیک کہتا ہے اور میری حمد و ثناء بیان کرتا ہے اور میری سب سے پسندیدہ سورت پڑھتا ہے اور میرے محبوب ﷺ پر درود پڑھتا ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کرلیا ہے اور اس کے لیے اجر کو لازمی قرار دیا ہے جس کے لیے وہ سفارش کرے گا میں قبول کرونگا اور اگر وہ عرفات میں موجود سب لوگوں کے لیے دعا مانگے تو میں ضرور اسکی سفارش قبول کرونگا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔ سوائے رشتہ توڑنے کے اور گناہ کا سوال کرنے کے۔ پاک ہے اللہ کہ جس کا عرش آسمانوں میں ہے۔ پاک ہے وہ اللہ کہ زمین میں اسکی جگہ ہے اور سمندر میں اس کا اختیار اور ولایت ہے اور آگ پر اسی کی حکومت ہے اور جنت میں اسی کی رحمت ہے۔ قبروں میں اسی کا فیصلہ ہے اور فضاء میں اسی کی روح ہے۔ پاک ہے اللہ جس نے آسمان کو بلند کیا

اور زمین کو بچھایا اور اس کے سوا کوئی پناہ اور نجات کی جگہ نہیں ہے'' پھر حضور ﷺ پر درود پڑھے اور اپنی حاجت کا سوال کرے۔

امام زین العابدین مقام ملتزم میں دروازے اور حجراسود کے درمیان نماز پڑھتے پھر دعا مانگتے اور حضور ﷺ پر درود پڑھتے تھے۔

عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مقام خیف میں تھے اور ہمارے ساتھ عبداللہ بن عتبہ تھے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور حضور ﷺ پر درود پاک پڑھا۔ اور دعا مانگی پھر کھڑے ہوئے اور ہمیں نماز پڑھائی۔

عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو دیکھا کہ وہ حضور کی قبر مبارک پر کھڑے ہوکر آپ پر درود پڑھتے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا مانگا کرتے۔ ابن عمرؓ جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہوتے نبی کریم ﷺ سلام کہتے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھتے پھر دو رکعتیں پڑھتے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ سفر سے واپس آتے تو مسجد نبوی میں دو رکعتیں پڑھتے پھر نبی کریم کے روضۂ انور پر حاضر ہوکر اپنا دایاں ہاتھ قبر انور پر رکھتے اور قبلہ کو پشت کرتے پھر نبی کریم پر سلام پڑھتے اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پڑھتے۔

عبداللہ بن ابی اُمامہ سے روایت ہے کہ

"میں نے انس بن مالک کو دیکھا کہ وہ قبر نبی پر آئے اور دونوں ہاتھ اٹھائے حتی کہ میں نے خیال کیا وہ نماز پڑھنے لگے ہیں۔ لیکن انہوں نے حضور ﷺ پر سلام پڑھا اور لوٹ گئے"۔

یزید ابن ابوسعید مدنی سے روایت ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز سے رخصت ہونے لگا۔ تو انہوں نے کہا مجھے آپ سے حاجت ہے تو میں نے کہا اے امیر المومنین آپ کو مجھ سے کیا کام ہے۔ تو عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ جب تو مدینہ میں جائے اور نبی کریم ﷺ کی قبر پر حاضر ہو تو آپ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے آداب

حاتم بن وردان سے روایت ہے کہ "حضرت عمر بن عبد العزیز شام سے خاص طور پر مدینہ شریف کا قصد کر کے سفر کرتے تا کہ نبی کریم ﷺ پر سلام پڑھیں"۔ حضور ﷺ کی زیارت کا قصد کر کے آنے والے کے لیے مستحب ہے کہ جب اس کی نگاہ مدینہ کے در و دیوار پر پڑے اور حدود حرم اور مدینہ میں کھجوروں کے باغات اور مکانات پر نظر پڑے تو حضور پر درود و سلام کی کثرت کرے اور مدینہ شریف کے میدانوں کی تعظیم کرے اور اسکی منزلوں کی قدر و عزت کرے کیونکہ یہاں ایسے ایسے مقامات ہیں جو کہ وحی اور نزول قرآن کے ساتھ آباد ہیں۔ حضرت جبرائیل اور حضرت مکائیل کی اس مقدس شہر میں بکثرت آمد و رفت رہی ہے اور اسکی مٹی میں سید البشر ﷺ آرام فرما ہیں اور یہیں سے اللہ کا دین اور اسکے نبی کی سنتیں پھیلی ہیں۔ یہ فضائل اور نیکیوں کی شہادت گاہیں ہیں اور دلائل اور معجزات کی جگہیں ہیں اور اپنے دل کو حضور کی عظمت، بزرگی جلال اور محبت کے ساتھ بھرلے۔ گویا کہ وہ آپ کو حقیقتاً دیکھ رہا ہے اور گویا کہ حضور ﷺ اس کا سلام سن رہے ہیں اور مدینہ شریف میں جھگڑوں اور بیہودہ کاموں اور فضول باتوں سے پرہیز کرے۔

بعض متاخرین نے کہا ہے کہ جو آدمی اس جگہ سے گزرے جہاں رسول پاک ﷺ اترے تھے یا ایسی جگہ جہاں آپ بیٹھے تھے تو اس آدمی

کے لیے مستحب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے اور جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہو تو دعا ماثور پڑھے جو پیچھے گزر چکی ہے اور مستحب یہ ہے کہ روضہ شریف میں دو رکعتیں پڑھے۔ پھر قبلہ کی جانب سے قبر شریف کے پاس آئے اور قبر کے سرہانے کے بالمقابل چار گز کے فاصلے پر دور کھڑا ہوجائے اور قبر شریف کی دیوار جو اسکے سامنے ہے اسکے ذرا نیچے دیکھے اور انتہائی انکساری کے ساتھ سر جھکا کر کھڑا ہو یعنی سراپا ادب بن کر کھڑا ہو اور یوں عرض کرے۔

السلام عليك يا خيرة الله — السلام عليك يا خير خلق الله — السلام عليك يا حبيب الله — السلام عليك يا سيد المرسلين — السلام عليك يا خاتم النبيين — السلام عليك يا رسول رب العالمين — السلام عليك يا قائد الغر المحجلين — السلام عليك يا بشير السلام — السلام عليك يا نذير السلام — السلام عليك وعلي اهل بيتك الطاهرين — السلام علىٰ ازواجك الطاهرات امهات المومنين — السلام عليك وعلي اصحابك اجمعين — السلام عليك وعلي سائر الانبياء والمرسلين وسائر عباد الله الصالحين — جزاك الله عنايا رسول الله افضل ماجزي نبيا عن قومه رسولا عن امة وصلي عليك في الاولين وصلي عليك في الاخرين — افضل واكمل واطيب ما صلي علي احد من الخلق اجمعين —

آپ کی وجہ سے ہمیں گمراہی سے نجات ملی آپ کی وجہ سے ہمیں

جہالت اور اندھے پن سے نجات ملی اور چشم بصیرت عطا ہوئی۔ میں توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہوں۔ اور آپ تمام مخلوق سے بہتر اور امین ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی بندوں تک پہنچایا۔ اور امانت کو ادا کیا۔ امت کو نصیحت کی اور آپ نے اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرنے کا حق ادا کردیا۔ اے اللہ حضور ﷺ کو سب سے بڑھ کر درجہ اور مرتبہ عطا فرما۔ پھر اپنے لیے مسلمانوں کے لیے دعا مانگے پھر حضرت ابوبکر اور اسکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں سلام عرض کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور درخواست کرے کہ وہ حضور کی مدد کرنے پر ان دونوں کو اور آپ کا حق ادا کرنے پر بہترین جزاء عطا فرمائے۔ اور قبر انور سے جب الوداع ہونے لگے تو پھر بھی حضور ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھے۔

جانور کو ذبح کرتے وقت درود پاک پڑھنا

امام شافعی فرماتے ہیں کہ جانور پر تکبیر پھیرتے وقت اگر بسم اللہ، اللہ اکبر کے بعد حضور ﷺ پر درود پاک پڑھا جائے تو یہ میرے نزدیک ایک مستحسن اور پسندیدہ کام ہے۔

عقد بیع یعنی خرید و فروخت کے وقت درود پڑھنا

ادربیلی نے کتاب الانوار میں کہا ہے کہ اگر خریدار عقد بیع یعنی سودے کو قبول کرتے وقت درود پاک پڑھے تو صحیح ہے اور باعث

برکت ہے۔

خطبہ نکاح کے وقت حضور ﷺ پر درود پڑھنا

امام نووی نے "اذکار" میں لکھا ہے کہ خطبہ پڑھنے والا خطبہ نکاح کو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور حضور ﷺ پر درود پاک سے شروع کرے۔
ابن عباس سے مروی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی۔ اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے نبی کی تعریف کرتا ہے اور اسکی مغفرت کرتا ہے اور فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ حضور کے لیے استغفار کریں۔ یایھا الذین امنوا صلوا علیہ سے مراد یہ ہے کہ تم اپنی نمازوں میں حضور ﷺ کی تعریف کرو اور اپنی مساجد میں اور ہرجگہ میں یہاں تک کہ عورتوں کے خطبہ نکاح میں بھی حضور ﷺ پر درود پڑھنا نہ بھولو۔
حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک دفعہ اپنے خاندان کی ایک لڑکی کا نکاح پڑھایا تو آپ نے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد حضور ﷺ پر درود پاک پڑھا۔

دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح وشام اور سوتے وقت درود پاک پڑھنا

ابو قرصافہ، جندرہ بن خیشنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جو شخص بستر پر سونے سے پہلے سورہ ملک پڑھے

پھر یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ حلال و حرام کے مالک، رکن اور مقام کے رب تو اور مشعر الحرام کا رب ہر آیت کے وسیلہ ہے جسے تو نے ماہ رمضان اتارا۔ روح محمد ﷺ پر درود و سلام بھیج۔ جو شخص چار دفعہ یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر کرتا ہے حتی کہ وہ آپ کے پاس آتے ہیں اور اسے کہتے ہیں فلاں بیٹا فلاں کا آپ پر درود شریف پڑھتا ہے. پس میں اسکے جواب میں درود پڑھنے والے پر سلام، رحمت الٰہی اور برکات کی دعا کرتا ہوں۔

عبدوس رازی سے راویت ہے کہ جس آدمی کو نیند کم آتی ہو تو وہ سونے سے پہلے یہ آیت پڑھے۔ ان اللہ وملائکتہٗ یصلو ن علي النبي یایھا الذین امنو اصلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے شام کے وقت مجھ پر درود پڑھا تو صبح ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے صبح کے وقت مجھ پر درود پڑھا تو شام سے پہلے پہلے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسافر اور سوار کا درود پڑھنا

امام نووی ''اذکار'' میں مسافر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسافر اپنی دعا کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور رسول کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے۔

ابوداؤد سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس. آدمی نے سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھی بسم اللہ الذي لا یضر مع اسم شئي

نه ليس له مسمي سبحان الذي سخر لنا هذا وماكناله مقرنين- وانا الي ربنا لمنقلبون والحمدلله رب العالمين- اور مجھ پر درود پڑھے تو سواری کہتی ہے اللہ تجھے برکت دے تو نے میری پشت کو ہلکا کیا اور اپنے رب کی اطاعت کی اور اپنی جان پر احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ تیرے سفر میں برکت دے اور تیری حاجت کو پورا کرے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت حضور ﷺ پر درود پڑھنا

عمرو بن دینار، ابن عباس اور نخعی رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہ جب گھر میں یا مسجد میں داخل ہونے لگو اور کوئی آدمی موجود نہ تو حضور ﷺ پر درود پڑھے۔

اذا دخلتم الدار فصل علي النبي المختار-

خطوط لکھتے وقت اور بسم اللہ کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھنا

خطوط کے آغاز میں اور بسم اللہ کے بعد آپ پر درود پڑھنا خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم کی سنت ہے۔ حضرت ردہ بنی سلیم سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے طریقہ بن حاجز کی طرف خط لکھا تو بسم اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اس کے بعد حضور ﷺ پر درود پاک لکھا اور اسکے بعد خط کا مضمون شروع کیا۔ اس کے بعد بنی ہاشم کے خلفاء اور خلفاء بنی عباس ہارون الرشید وغیرہ خطوط میں

حضور ﷺ پر درود لکھا کرتے تھے۔

غم اور تکالیف کے وقت آقا علیہ السلام پر درود پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ جس شخص پر کوئی چیز مشکل ہو جائے تو وہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے۔ یہ درود پاک اسکی تمام مشکلات کو حل کر دے گا اور مصائب کو کھول دے گا۔ محمد بن جعفر فرماتے ہیں کہ میرے باپ کو جب کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو وہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتے پھر نماز کے بعد یہ دعا مانگتے "اے اللہ ہر مصیبت میں تو ہی میرا سہارا ہے اور ہر سختی میں تو ہی میری امید ہے اور ہر مشکل معاملہ میں تو ہی میرا بھروسا اور وعدہ ہے۔ کتنی ہی ایسی مصیبتیں ہیں کہ جن سے دل کمزور ہو جاتے ہیں اور حیلہ اس میں بوجھل ہو جاتا ہے اور دوست اس سے اعراض کرتے ہیں اور دشمن اس پر مسکراتے ہیں۔ میں ان تمام مصائب و آلام کو دور کرنے کی تجھ سے درخواست کرتا ہوں تو ہر حاجت کا مالک ہے اور ہر نعمت کا والی ہے۔ تو ہی وہ ہے جس نے والدین کی نیکی کی وجہ سے بچے کی حفاظت کی۔ چنانچہ جس چیز کے ساتھ تو نے اسکی حفاظت کی میری بھی حفاظت فرما۔ اور مجھے ظالموں کا تختہ مشق نہ بنانا اور تیرے ان ناموں کے ساتھ جن کا ذکر قرآن میں ہے تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں اور اسم اعظم کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ جب اس اسم اعظم کے ساتھ سوال کیا جائے تو تو ضرور اسے پورا کرتا ہے میں حضور ﷺ پر درود کے واسطے

سے اپنی حاجت کا سوال کرتاہوں تو ضرور اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔

تنگدستی، ضرورت اور ڈوبتے وقت درود پڑھنا

علامہ فاکھانی نے اپنی کتاب "فجر منیر" میں حکایت بیان کی ہے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم کشتی میں سوار سمندر میں سفر کررہے تھے۔ اچانک ایک خطرناک تیز ہوا جس کا نام "اقلابیہ" ہے چل پڑی اور بہت ہی کم لوگ اس ہوا سے نجات پاتے پس مجھے نیند آگئی۔میں نے خواب میں دیکھا حضور ﷺ کو دیکھا وہ مجھے فرمارہے تھے کہ اپنی ساتھیوں سے کہہ دے کہ ایک ہزار مرتبہ درود تنجینا پڑھیں جس کے الفاظ یہ ہیں۔

اللهم صلي علي محمد صلاة تنجينا بها من جميع الاحوال و الافات وتقضي لنا بها جميع الحاجات و تطهرنا بها من جميع السيات و ترفونا بها عندك اعلي الدرجات و تبلغنا بها اقصي الغايات من جميع الخيرات في الحياة و بعد الموت۔ فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہوا اور میں کشتی والوں کو بتایا اور ہم نے مذکورہ درود شریف پڑھنا شروع کیا۔تقریبا تین سو دفعہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ کریم نے درود پاک کی برکت سے ہوا کو ٹھہرا دیا اور بخیر و عافیت کنارے پر جا لگے۔ ایک قول یوں مروی ہے کہ جو آدمی ہر مشکل اور آفت و بلاء میں ہزار دفعہ یہ درود پڑھے تو اللہ کریم مشکل کو آسان کردیتا ہے اور اپنی آرزو کو پالیتا ہے۔

جب طاعون کی وباء پھیل جائے تو حضور ﷺ پر درود پڑھنا

ابن ابی حجلہ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر درود کی کثرت سے طاعون کی بیماری دفع ہوجاتی ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔

درود پاک کی کثرت قیامت کی ہولناکیوں اور عذابوں سے نجات دیگی۔ تو معلوم ہوا کہ جب درود پاک کی برکت سے طاعون دفع ہوسکتا ہے جوکہ احوال دنیا میں سے ہے تو قیامت کے ہولناک مناظر بدرجہ اولیٰ درود پاک سے دور ہوسکتے ہیں۔ اور حضور ﷺ کی برکت سے اور دجال مدینہ شریف میں داخل نہیں ہوسکتے۔ توحضور کی ذات پر درود پڑھنے سے بھی طاعون نہیں پھیل سکتی۔

دعا کے اول، درمیان اور آخر میں درود پاک پڑھنا

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دعا کو حمد و ثنا اور درود پاک سے شروع کرنا مستحب ہے۔

امام اقلیشی فرماتے ہیں کہ تو جب بھی خدا سے دعا مانگے تو حمد و ثناء کے ساتھ شروع کر۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیج۔ اور دعا کے شروع درمیان اور آخر میں آپ پر درود پڑھ۔ اس طرح تیری دعا قبول ہوجائے گی۔ تیرے اور نبی کریم ﷺ کے درمیان پردہ اٹھ جائے گا۔

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے مسافر کے پیالے کی طرح نہ بناؤ۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ مسافر کے پیالے سے کیا مرد اہے؟ کہ فرمایا مسافر جب سفر پر نکلتا ہے تو اپنے پیالہ میں پانی ڈال دیتا ہے۔ پھر اگر اسے ضرورت ہوتی ہے تو اس سے وضو کرتا ہے یا اس سے پانی پی لیتا ہے ورنہ گرا دیتا ہے۔ مجھے دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں ٹھہراؤ۔ مراد یہ ہے کہ ذکر میں مجھے موخر نہ کرو۔

فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ”جب تم میں سے کوئی ایک دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے شروع کرے۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھے پھر جو چاہے اللہ تعالیٰ سے مانگے“۔

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی خدا سے کسی چیز کا سوال کرے تو اسے چاہیے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھے۔ اس کے بعد اپنی حاجت و ضرورت کا سوال کرے تو وہ زیادہ لائق ہے کہ کامیاب ہو اور اپنے مقصود کو پہنچے۔

عبد اللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کوئی دعا مانگنے والا جب تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء نہ کرے اس وقت تک دعا قبول نہیں ہوتی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز بھی اوپر نہیں جاتی جب تک بندہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ لے۔

ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ اگر دعا کے شروع اور آخر میں درود پڑھ کر کی جائے تو دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر دعا میں بندے اور خدا کے درمیان حجاب رہتا ہے لیکن جب بندہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا اوپر چلی جاتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن سب سے پہلے اپنی قبر سے باہر نکلوں گا۔ اور جب

سب لوگ جمع ہونگے میں ان کا قائد ہونگا۔ اور جب سب لوگ خاموش ہونگے میں انہیں خطاب کرونگا۔ اور جب لوگوں کا حساب و کتاب ہوگا میں ان کا سفارشی ہونگا۔ اور جب لوگ مایوس ہوں گے میں انہیں بشارت دونگا۔ اس دن عزت کا جھنڈا، جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہونگی۔ میں اپنے رب کے نزدیک تمام اولاد آدم سے زیادہ عزت والا ہوں لیکن میں فخر نہیں کرتا۔ ہزار خادم بروز قیامت میرے اردگرد ہونگے گویا کہ وہ چھپے ہوئے موتی ہیں۔ اور جب تک مجھ پر درود شریف نہ پڑھا جائے دعا اور آسمان کے درمیان پردہ رہتا ہے۔

حضرت ابن عطا سے روایت ہے کہ دعا کے روشن ارکان، اسباب اور اوقات ہیں۔ اس کے ارکان موافق ہوں تو دعا قوی ہوتی ہے۔ آسمان کی طرف پرواز کرتی ہے، مقبول ہوتی ہے، کامیاب ہوتی ہے۔ چنانچہ دعا کے ارکان حضور قلب اور اسکی نرمی ہے اور انکساری ہے اور اس کے بازو سچائی اور راست بازی ہیں ۔ اس کے اوقات صبح کا وقت ہے اور حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا دعا کے اسباب میں سے ہے۔

کان بجنے کے وقت آقا علیہ السلام پر درود پڑھنا:

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو وہ مجھ پر درود پڑھے۔ ابو رافع

مزید فرماتے ہیں ہم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ کا پاؤں سو گیا تو ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا اس آدمی کو یاد کیجیے جو آپ کو زیادہ محبوب ہے۔ تو آپ نے پکارا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ فورا آپ کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ایک آدمی کا پاؤں سن ہو گیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا۔ اس آدمی کو یاد کر جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا۔ تو فورا اس کا پاؤں ٹھیک ہو گیا۔

چھینک آنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو چھینک آئے اور وہ کہے الحمد لله علي كل حال کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور حضو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے بائیں نتھنے سے ایک پرندہ نکالتا ہے جو کہتا ہے اے اللہ اس کے گناہ بخش دے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پرندے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ پرندہ مکھی سے بڑا اور مکڑی سے چھوٹا ہے اور عرش کے نیچے پھڑ پھڑاتا ہے اور قائل کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے۔

نافع سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے "الحمد للہ" نہ پڑھا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے بخل کیا تو

نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کیوں نہیں کی اور نبی کریم ﷺ پر درود کیوں نہیں پڑھا؟

مخاک بن قیس سے روایت ہے کہ ابن عمر کے پاس ایک آدمی نے چھینک آنے پر "الحمد للہ رب العالمین" پڑھا پھر خاموش ہوگیا تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھی پڑھو۔

جب آدمی کوئی چیز بھول جائے تو حضور ﷺ پر درود پڑھنے سے یاد آجائے گی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو مجھ پر درود شریف پڑھو۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ چیز تمہیں یاد آجائے گی۔

حضرت عثمان بن ابی حرب باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی حدیث بیان کرنے کا ارادہ کرے اور بھول جائے تو مجھ پر درود پاک پڑھے تو اسے حدیث یاد آجائے گی۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جس آدمی کو بھولنے کی بیماری یعنی مرض نسیان ہو تو نبی کریم پر درود کی کثرت کرے۔

فجل کھانے اور گدھے کے ہنہنانے کے وقت درود پاک پڑھنا

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم فجل کھاؤ۔

اور چاہو کہ اس کی بو نہ آئے۔ تو پہلے لقمہ کے وقت مجھ پر درود پاک پڑھو تو انشاء اللہ درود پاک کی برکت سے بو نہیں آئے گی۔

امام طبرانی نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گدھا نہیں ہنہناتا حتی کہ شیطان کو دیکھتا ہے یا شیطان اس کے سامنے نمودار ہوتا ہے۔ پس جب اس طرح ہو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور مجھ پر درود پاک پڑھو۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ جس شخص کو شیطان کے شر اور اس کے وسوسوں کا خوف ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجائے اور تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھا کرے۔

گناہ کرنے کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھو۔ یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ بنے گا۔

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے سے نفس برے اخلاق سے پاک ہوتا ہے اور سستی اور کاہلی دور ہوتی ہے۔ اور ان دونوں باتوں سے نفس کامل ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ درود کے بغیر نفس کامل نہیں ہوتا۔ کیونکہ درود پاک حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کے لوازمات اور تابعداری سے ہے اور تمام چیزوں پر درود

پاک مقدم ہے۔

حاجت کے وقت حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دن یا رات میں بارہ رکعتیں پڑھ، ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھ، جب آخری تشہد پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھ اور مجھ پر درود پاک پڑھ۔ پھر تکبیر کے بعد سجدہ کر اور سجدے میں سورۃ فاتحہ سات دفعہ پڑھ اور آیۃ الکرسی سات دفعہ پڑھ اور لا اله الا الله وحدہٗ لاشريك له الملك وله الحمد وهو علیٰ كل شي قدير - دس دفعہ پڑھے۔ پھر کہے اے اللہ میں تیرے عرش کی عزت کے معاقد کے ساتھ سوال کرتاہوں اور تیری کتاب کی رحمت اور تیرے اسم اعظم اور بلند و بالا بزرگی اور کلمات تامہ کے ساتھ سوال کرتا ہوں اس کے بعد اپنی حاجت کا سوال کر پھر سر اٹھا اور دائیں بائیں سلام پھیر دعا قبول ہوگی۔ اس دعا کو اگر بے وقوف بھی سیکھ لیں تو انکی دعا قبول ہوتی ہے۔

نماز حاجت :

عبد اللہ ابن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ رسول پاک ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے حاجت ہو یا اولاد آدم میں سے کسی سے حاجت ہو پس وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرے اور مجھ پر درود

پاک پڑھے اور یہ الفاظ کہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بردبار اور کریم ہے پاک ہے، اللہ عرش عظیم کا پروردگار ہے اور تمام تعریفیں رب العالمین کے لیے ہیں۔میں تجھ سے تیری رحمت کے موجبات کا سوال کرتا ہوں اور تیری بخشش کے ارادوں کا اور ہر نیکی کی غنیمت کا سوال اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرا ہر گناہ معاف کر دے اور غم کو دور کر دے اور ہر حاجت کو پورا کر دے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔(بحوالہ ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی، عبدالرزاق)۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت درپیش ہو وہ کامل وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے۔پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی پڑھے اور دوسری میں سورۃ فاتحہ، اٰمن الرسول پڑھے پھر تشہد بیٹھے اور سلام پھیر کر یہ دعا پڑھے۔

"اے اللہ اے ہر تنہا آدمی کے غم خوار۔ اور ہر اکیلے کے ساتھی۔ اے قریب کہ دور نہیں ہے۔ اور اے حاضر کہ تو غائب نہیں ہے۔ اور اے غالب کہ تو مغلوب نہیں ہوتا۔ اے زندہ۔ تمام اشیاء کو قائم رکھنے والے۔ اے بزرگی اور عزت والے۔ اے بغیر نمونہ کے آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے۔ میں تیرے نام رحمٰن

اور رحیم سے حیؐ اور قیوم سے سوال کرتا ہوں وہ نام کہ چہرے جن کا ارادہ کرتے ہیں۔ اور دل ان کے خوف سے ڈرتے ہیں اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے تو اسکی حاجت پوری ہوگی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے حاجت ہو تو وہ بدھ۔ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھے جمعہ کے دن خوب طہارت حاصل کرے اور مسجد کی طرف جائے اور کوئی چیز صدقہ کرے۔ جب نماز جمعہ پڑھے تو کہے "اے اللہ میں تیرے نام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ سوال کرتا ہوں۔ تیری ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تو حی، قیوم ہے۔ نہ تجھے اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند آتی ہے۔ تیری عظمت سے زمین اور آسمان بھرے ہوئے ہیں۔ اور میں تیرے نام بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ تیری ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ چہرے جس کا قصد کرتے ہیں۔ آنکھیں اس کے لیے خشوع اور خضوع کرتی ہیں اور دل خشیت الٰہی سے ڈرتے ہیں تو حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیج اور میری ضرورت کو پورا کر۔ انشاء اللہ اس شخص کی حاجت پوری ہوگی۔

ابو امامہ بن سھل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کسی کام کے لیے آیا لیکن آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اور نہ ہی اس کا کام کیا پس وہ شخص حنیف

سے ملا اور شکایت کی۔ تو آپ نے اسے فرمایا کہ وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ۔

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور تیرے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں محمد ﷺ میں آپ کے واسطے سے آپ کے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ کہ وہ میری حاجت کو پورا کرے۔ چنانچہ اس آدمی نے ایسا ہی کیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر آیا۔ دربان آیا اور اس کو ہاتھ سے پکڑا اور اندر لے گیا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے سائل اپنی حاجت بیان کر اس نے اپنی حاجت بیان کی تو آپ نے اسکی ضرورت پوری کی۔ پھر مزید فرمایا کہ میں آپ کی حاجت کو سمجھا نہیں آپ کا مزید جو بھی کام ہے بیان کریں۔ پھر وہ آدمی آپ کے پاس سے واپس آیا اور حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور کہا کہ اللہ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا جس کی نظر کمزور تھی۔ اس نے آپ سے شکایت کی تو نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا۔ وضو کرکے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ پھر یہ دعا مانگ"۔

اللهم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الي ربی فتجلی لی عن بصری – اللهم شفعه فی وشفعنی فی۔۔

حضرت عثمان بن حنیف فرماتے ہیں خدا! کہ قسم تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ وہ آدمی ہمارے پاس آیا۔ یوں دکھائی دیتا تھا کہ اسکی آنکھ کو کبھی کوئی تکلیف ہی نہیں تھی۔ (یعنی نظر ٹھیک ہوگئی)

ابوسلیمان دارانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کسی حاجت کا سوال کرے تو درود پاک سے شروع کرے تو اللہ تعالیٰ درود پاک کی برکت سے دعا کو قبول کرتا ہے۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ دعا مصیبت کو کھولتی ہے اور کشادگی پیدا کرتی ہے۔

"اے بیٹے کو ذبح کرنے سے ابراہیم علیہ السلام کا ہاتھ روکنے والے۔ جبکہ وہ دونوں آپس میں سرگوشیاں کررہے تھے۔ اے بیاباں جنگل میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خاطر قافلہ بھیجنے والے۔ اوران کی غلامی کے بعد نبی اور بادشاہ بنانے والے۔ اے مچھلی والے حضرت یونس علیہ السلام کی آواز کو سننے والے تین اندھیروں کے درمیان سے۔ قبر کی گہرائی کا اندھیرا۔ رات کی تاریکی۔ مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا)۔ اے یعقوب کے غم کو دور کرنے والے۔ اے داؤد کی غیرت پر رحم کرنے والے۔ اے ایوب کو شفاء دینے والے۔ اور اے مجبور لوگوں کی دعا قبول کرنے والے۔ اے غمزدہ لوگوں کے غموں کو کھولنے والے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر رحمتیں بھیج۔

میں تجھی سے سوال کرتا ہوں کہ میرا یہ کام کردے اور مشکل حل کردے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ "جو آدمی قرآن پاک کی سو آیتیں پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگے۔" اے اللہ تو پاک ہے بلند اور عظیم ہے۔ زمین و آسمان میں تو ہی پاک ہے۔ زمینوں میں اور عرش عظیم میں وہی ہے۔ اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اس کی حمد کبھی ختم نہیں ہوتی۔ سب اس کی رضا چاہتے ہیں۔ اس کی حمد کی کوئی انتہاء نہیں ہے اور شمار سے باہر ہے۔ اس کی درازی کبھی ختم نہیں ہوتی۔ اس کی صفت کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور انصاف کے ساتھ قائم ہے۔ وہی غالب حکمت والا ہے واحد ہے بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے۔ نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔ اے اللہ تو بڑا ہے تمام عظمتیں قدرتیں اور بڑائیاں تیرے لیے ہیں۔

اے اللہ میں تجھ سے ہر بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے کانوں اور آنکھوں میں برکت دے۔ اے اللہ تو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور قرآن کو میرے سینے کا نور بنا دے۔ اور میرے دل کی بہار بنا دے۔ اور میرے غم کو دور کرنے والا بنادے۔ اس کے بعد جو دعا بھی مانگے تو اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول کرے گا۔

عبدالرزاق طبسی سے روایت ہے کہ جس آدمی کو اللہ تعالیٰ سے

کوئی حاجت ہو تو ایسی جگہ کامل وضو کرے جہاں کوئی اسے نہ دیکھے اور چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ اخلاص پڑھے پہلی رکعت میں دس دفعہ اور دوسری میں بیس دفعہ --- اور تیسری میں ۳۰ دفعہ اور چوتھی میں چالیس دفعہ جب نماز سے فارغ ہو تو سورہ اخلاص پچاس دفعہ پڑھے اور ستر دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے۔ اگر اس پر قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ مسافر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو گھر واپس لاتا ہے۔ اگر اس کے گناہ بادلوں کے برابر ہوں تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ اگر اولاد نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اولاد دیتا ہے۔ اگر دعا مانگے اللہ قبول فرماتا ہے دعا نہ مانگنے والے سے وہ ناراض ہوتا ہے۔

تمام حالات میں حضور ﷺ پر درود پڑھنا

حضرت ابو وائل روایت کرتے ہیں کہ ہر اجتماع اور دعوت میں حضور ﷺ پر درود پاک پڑھا جائے۔

شیخ ابو حفص عمر بن حسن سمرقندی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو حرم میں دیکھا کہ وہ آپ ﷺ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا یعنی ہر جگہ حرم، بیت اللہ، عرفات اور منی میں۔ میں نے کہا بھئی ہر جگہ کے مناسب حال گفتگو ہوتی ہے۔ آپ دعا کیوں نہیں کرتے اور نفل نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ آپ صرف نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ رہے ہیں۔ تو اس نے اپنا واقعہ سنایا کہ میں خراساں سے حج کرنے نکلا۔ میرے ساتھ میرے والد تھے۔ جب ہم کوفہ پہنچے تو میرے والد شدید بیمار ہوگئے اور اسی بیماری میں فوت ہوگئے۔ میں نے ان کا چہرہ ایک چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا۔ پھر وہاں سے تھوڑا دور جاکر واپس آیا تو میں نے آکر چادر منہ سے ہٹائی تاکہ چہرہ دیکھوں تو ان کا چہرہ گدھے کی شکل میں بدل چکا تھا۔ جب میں نے یہ ماجرا دیکھا تو بہت زیادہ پریشان اور غمگین ہوا اور میں نے دل میں سوچا کہ اب لوگوں کے سامنے کیسے بیان کروں چنانچہ اسی پریشانی کے عالم میں مجھے نیند آگئی تو میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا وہ میرے والد کے پاس آیا اور کپڑا ہٹاکر چہرہ دیکھا پھر اسی طرح ڈھانپ دیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد سے یہ تکلیف دور کردی ہے۔

چنانچہ میں نے کپڑا ہٹایا تو ابا جان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ تو میں نے اس آدمی سے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں جن کا آنا مبارک ہے۔ تو وہ فرمانے لگے کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں۔ چنانچہ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ اور ان کی چادر سے لپٹ گیا اور عرض کیا حضور خدا کے لیے یہ سارا ماجرا کیا تھا؟ فرمایا کہ تیرا باپ سود کھاتا تھا اور اللہ تعالیٰ سود خور کا چہرہ گدھے کے چہرے کی طرح تبدیل کر دیتا ہے دنیا میں یا آخرت میں ۔ لیکن تیرے باپ کی عادت تھی کہ سونے سے پہلے مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھا کرتا تھا تو جب تمہارے باپ کو یہ مصیبت پہنچی تو ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو کہ مجھ پر امت کے اعمال پیش کرتا ہے اور اس نے مجھے تمہارے کے والد کی حالت بتائی۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ کریم نے میری دعا قبول فرمائی۔ وہ شخص کہنے لگا کہ اس خواب کے بعد میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن تھا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور ان کی تجہیز و تکفین کی اور انکی قبر کے پاس کچھ دیر بیٹھا۔ تو اچانک ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ تیرے والد پر اس خاص مہربانی کا سبب درود و سلام ہے اور یہ ساری برکت درود پاک کی ہے تو میں نے اپنی ذات پر لازم کر لیا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کسی حالت میں بھی

نہیں چھوڑوں گا۔

عبدالواحد بن یزید فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے نکلا میرے ساتھ ایک دوسرا آدمی تھا۔ وہ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے ہر وقت حضور ﷺ پر درود پڑھتا رہتا تھا۔ تو میں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے مجھے بتایا کہ آج سے کئی سال پہلے میں اور میرے والد صاحب مکہ کی طرف جارہے تھے۔ جب ہم لوٹے تو قیلولہ کیا تو ایک آنے والا آیا اور مجھے کہنے لگا۔ کھڑے ہوجاؤ تمہارا والد فوت ہوچکا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ۔ چنانچہ میں پریشانی کے عالم میں کھڑا ہوگیا اور اباجان کے چہرے سے کپڑے ہٹایا تو وہ فوت ہوچکے تھے اور واقعی چہرہ سیاہ ہوچکا تھا۔ چنانچہ مجھ پر رعب طاری ہوگیا۔ اور مجھے نیند آگئی تو میں نے دیکھا کہ چار کالے رنگ کے آدمی ان کے پاس لوہے کی سلاخیں ہیں وہ میرے اباجان کے سر، پاؤں، اور دائیں بائیں کھڑے ہوگئے۔ اچانک ایک خوبصورت چہرے والا جوان سبز لباس پہنے چلا آیا اور آتے ہی اس نے انہیں ہٹنے کا حکم دیا اور میت کے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرا۔ پھر مجھے کہا آپ کے والد کا چہرہ اللہ کریم نے سفید کردیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں محمد رسول ﷺ ہوں۔ چنانچہ میں نے اباجان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو ان کا چہرہ روشن تھا۔ چنانچہ میں نے ان کو کفن دیا اور دفن کیا۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک جوان آیا وہ ہر قدم پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کہا کہ آپ جان بوجھ کر ایسا کرتے یا بے سمجھی میں؟ اس نے ہاں میں جواب دیا پھر اس نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے جوابا کہا سفیان ثوری تو اس نے کہا کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا آپ کیسے جانتے ہیں میں نے کہا کہ اس نے دن اور رات پیدا کیے ہیں اور رحم میں بچے کی صورت و شکل بناتا ہے۔ تو اس نے کہا اے سفیان آپ نے ابھی تک خدا کو نہیں پہچانا جبکہ میں نے پہچانا ہے۔ اللہ کو عزم ہمت اور ارادہ کے ٹوٹنے کے ساتھ۔ میں نے ارادہ کیا تو اللہ کریم نے اسے توڑ دیا اور میں نے کسی کام کا پختہ عزم کیا اس نے میرا ارادہ توڑ دیا تو میں نے جان لیا کہ ضرور میرا رب ہے جو میری تدبیر فرماتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ زیادہ درود کیوں پڑھتے ہیں؟ تو اس نے بتایا کہ میں حج پر جا رہا تھا اور میرے ساتھ میری والدہ تھیں تو میری والدہ نے مجھے کہا کہ مجھے بیت اللہ کے اندر پہنچا دو۔ میں ایسا ہی کیا چنانچہ ان کا پیٹ پھول گیا اور چہرہ سیاہ ہو گیا میں ان کے پاس غمگین ہو کر بیٹھ گیا اور میں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا اے پروردگار جو تیرے گھر میں داخل ہو تو اس کے ساتھ ایسا کرتا ہے؟ تو تہامہ کی طرف سے ایک بادل نمودار ہوا۔ اچانک سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس

نے میری والدہ کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا۔ چنانچہ چہرہ سفید ہوگیا اور تمام مرض جاتا رہا۔ پھر وہ جانے لگے۔ تو میں دامن سے لپٹ گیا۔ کہ آپ کون ہیں جس نے میری اس مشکل میں مدد کی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد ﷺ ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیں تو آپ نے فرمایا کہ ہر ہر قدم پر یعنی ہرحالت میں درود پاک پڑھ۔

ہر حالت میں درود پاک پڑھنا

جو شخص ہر حالت میں حضور ﷺ پر درود سلام پڑھے اور آپ کے مقام و مرتبے سے شفاعت حاصل کرے اور آپ پر درود کو ذریعہ و وسیلہ بنائے تو وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا۔ اس باب میں اس قسم کی بے شمار احادیث ہیں جن کو علماء محدثین نے اپنی اپنی کتابوں میں حصول برکت کے لیے نقل کیا ہے۔

وہ آدمی جس پر جھوٹا الزام لگ جائے وہ حضور ﷺ پر درود پاک پڑھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ ایک آدمی کو حضور ﷺ کی بارگاہ میں لائے اور گواہی دی اس نے ان کی اونٹنی چوری کی ہے تو حضور ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ملزم نے فورا حضور ﷺ پر پڑھنا شروع کیا۔ اے اللہ حضور ﷺ پر اپنی کامل رحمتیں، سلامتی اور برکتوں کا نزول فرما۔ تو اونٹنی زبان حال سے

بولی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ آدمی میرے چرانے سے بری ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو کون میرے پاس لائے گا تو اہل مسجد میں موجود ستر آدمی گئے اور جاکر اسے لے آئے۔ آپ نے فرمایا ابھی تو نے کیا کہا؟ لگتا ہے تو صاحب تدبیر ہے۔ تو اس نے جو کچھ کیا تھا حضور کو بتایا تو آپ نے فرمایا یہی وجہ ہے کہ میں نے فرشتوں کو دیکھا مدینہ شریف کی گلیوں کو گھیرے ہوئے ہیں حتی کہ قریب ہے کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو جائیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ جب تو پل صراط سے گزرے گا تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ روشن ہو گا۔ یہ سب درود ہی کی برکات ہیں۔

ایک جماعت نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی کے متعلق گواہی دی کہ یہ چور ہے تو آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اور مسروقہ چیز اونٹ تھا پس اونٹ چلایا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ اس آدمی سے کہا گیا کہ تو نے کس وجہ سے نجات پائی تو اس نے کہا کہ میں روزانہ نبی کریم ﷺ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا تو دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات پاگیا۔

بھائیوں، دوستوں سے ملتے وقت آپ ﷺ پر درود پڑھنے کا ثواب

حضرت انس سے روایت ہے کہ جب دو بندے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آپس میں ملتے ہیں۔ اور ایک روایت میں آتا ہے جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے کا استقبال کرتے ہیں اور ایک روایت میں کہ جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں اور حضور ﷺ پر درود پڑھتے ہیں۔ تو ابھی وہ جدا نہیں ہوتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے (تمام اگلے پچھلے گناہ)۔ گناہ معاف فرمادیتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو خواب میں دیکھا عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کہا ہے کہ جب دو بندے آپس میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ درودوں کے درمیان جو دعا مانگی جائے وہ رد نہیں ہوتی۔

الوداع ہوتے وقت بھی حضور ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک پڑھ کر اپنی محفلوں کو مزین کیا کرو۔

ختم قرآن کے وقت حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قرآن پاک کو ختم کیا اس کی دعا مقبول ہوتی ہے اور حضور ﷺ پر درود پاک بھی مزید اس

میں مقبولیت پیدا کر دیتا ہے۔

دعا میں حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور عرض کیا یارسول اللہ قرآن مجھے بھول جاتا ہے اور میں اس پر قدرت نہیں رکھتا۔ تو نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ اے ابوالحسن کیا میں تجھے ایسی دعا نہ بتا دوں کہ اللہ کریم ان کلمات کے ذریعے تجھے نفع عطا فرمائے۔ اور جو کچھ تو پڑھے گا تیرے دل میں نقش رہے گا۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور ﷺ مجھے سکھائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جب جمعہ کی رات ہو تو رات کے آخری تیسرے حصے میں قیام کیا کر کیونکہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے اور اس گھڑی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اور میرے بھائی یعقوب نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا عنقریب تمہارا رب تمہیں معاف فرما دے گا۔ اور فرمایا کہ اگر تو آخری حصے میں قیام نہ کر سکے تو درمیان رات میں یا اول رات میں قیام کر اور چار رکعتیں نماز پڑھ۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ یٰسین دوسری میں سورۃ فاتحہ اور حٰم دخان۔ اور تیسری میں سورۃ فاتحہ اور الم تنزیل سجدہ۔ اور چوتھی میں سورۃ فاتحہ اور تبارک مفصل۔ اور تشہد سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا پڑھ۔ بعد میں مجھ پر درود پاک پڑھ اور تمام انبیاء پر اور مسلمان مردوں عورتوں کے لیے استغفار کر۔ اور اپنے ان بھائیوں

کے لیے جو ایمان پر فوت ہو چکے ہیں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے عاجزی، انکساری کے ساتھ دعا مانگ۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عمل ابھی پانچ یا سات ہفتے ہی کیا تھا فرماتے ہیں پھر اسکے بعد مجھے کوئی چیز بھی نہیں بھولی۔

محفل سے اٹھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا پڑھنا

حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو دیکھا کہ جب وہ کسی محفل سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بے شمار درود پاک پڑھتے۔ ابو داؤد طیالسی فرماتے تھے کہ اگر محدثین کی یہ جماعت نہ ہوتی جو کہ آثار و احادیث کو لکھ کر محفوظ کرتے ہیں تو اسلام مٹ جاتا۔

بات شروع کرنے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کلام جس کے شروع میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھا جائے تو وہ ہر برکت سے خالی ہوتا ہے۔ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں آدمی کو چاہیے کہ خطبے سے پہلے اور وہ ہر کام سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔

رسول اکرم ﷺ کے ذکر کے وقت درود پاک پڑھنا

قاضی عیاض نے ابراہیم تجیبی سے نقل کیا ہے کہ ہر مومن پر آپ ﷺ کا ذکر کرنا واجب ہے یا اس کے پاس حضور ﷺ کا ذکر کیا جائے تو وہ خشوع و خضوع اختیار کرے۔ سکون و وقار کرے اور آپ کا ہیبت و جلال اپنے اوپر طاری کرے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کی زندگی میں رعب اور جلال اس پر طاری ہوتا ۔ اگر آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہوتا۔ اور آپ کے ذکر کے وقت نہایت مودب بن جائے۔ ہمارے اسلاف اور گذشتہ اماموں کی یہی سیرت تھی۔

اور امام مالک کے پاس جب حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا۔ اور آپ سکڑ جاتے اور ادب کی وجہ سے جھک جاتے حتیٰ کہ آپ کے ساتھیوں پر یہ بات نہایت شاق گزرتی اور وہ آپ کی حالت پر ترس کھاتے۔ ایک دن اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا جو کچھ میں نے دیکھا ہے اگر تم بھی دیکھ لیتے جو کچھ تم دیکھ رہے ہو اس پر اعتراض وغیرہ نہ کرتے۔ فرمایا کہ میں نے سید القراء محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب بھی ان سے حضور ﷺ کی حدیث پوچھی جاتی تو آپ زارو قطار رونا شروع کردیتے حتیٰ کہ ہمیں ان کی حالت پر رحم آتا۔

میں نے حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو بڑے ہنس مکھ تھے اور سخی قسم کے آدمی تھے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور ﷺ کا نام لیا جاتا

تو ان کے چہرے کا رنگ زرد ہوجاتا۔ اور میں نے انہیں بے وضو حدیث رسول ﷺ بیان کرتے نہیں دیکھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہ جب حضور نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تو ہم دیکھتے کہ ان کا رنگ سرخ ہوجاتا۔ گویا کہ خون ٹپک رہا ہے اور ان کی زبان خشک ہوجاتی ہے۔ آپ ﷺ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے میں عامر بن عبداللہ بن زبیر کے پاس آتا تھا۔ جب ان کے پاس حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو آپؒ اس قدر روتے کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو خشک ہوجاتے تھے۔ اور میں نے زہری کو دیکھا کہ وہ سب سے زیادہ خوش اخلاق تھے لیکن جب آپ کے پاس حضور ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو آپ پر اس قدر کیفیت طاری ہوتی گویا کہ وہ تجھے نہیں پہچانتے اور نہ ہی تو انہیں پہچانتا ہے۔ میں صفوان بن سلیم کے پاس آتا تھا وہ بڑے عابد اور مجتہد قسم کے آدمی تھے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کا ذکر کرتے تو اس قدر مسلسل روتے حتی کہ لوگ ان کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوتے اور انہیں چھوڑ دیتے تھے۔ ہم ایوب سختیانی کے پاس جاتے اور جب حضور ﷺ کی حدیث بیان کی جاتی تو آپ رو پڑتے حتی کہ ہمیں ان کی حالت پر رحم آتا۔

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوا کہ جب حضور ﷺ کا ذکر ہو یا آپ ﷺ کا نام مبارک سنے تو آدمی پر ضروری ہے کہ خشوع و خضوع، وقار اور ادب کی کیفیت اپنے اوپر طاری کرے اور حضور

ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام پڑھے۔

فتویٰ لکھتے وقت حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

امام نووی "کتاب الروضہ" میں بیان فرماتے ہیں کہ فتویٰ دیتے وقت مستحب ہے کہ شیطان سے پناہ مانگے اور بسم اللہ شریف پڑھے اور حمد و ثناء پڑھے اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھے اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے اور رب اشرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ پڑھے اور مفتی کو چاہیے کہ فتویٰ کے آخر میں بھی حضور ﷺ پر درود پاک پڑھے۔ اسلاف کی یہی عادت ہے۔

علم کی نشر و اشاعت، وعظ و تبلیغ اور حدیث پڑھتے پڑھاتے وقت حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا

امام ابن صلاح فرماتے ہیں کہ مناسب ہے کہ حضور ﷺ کے ذکر کے وقت درود و سلام پڑھا جائے۔ اور حضور ﷺ کے بار بار ذکر کے وقت درود پڑھنے سے اکتایا نہ جائے۔ حدیث کے طلباء اور حدیث لکھنے والوں کو حضور ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنا چاہیے اور جس نے اس سے غفلت کی گویا کہ اس نے ایک بڑا حصہ ضائع کر دیا۔

منصورہ بن عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس

نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور مجھے کہا کہ منصور بن عمارہ تو ہے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ وہ آپ ہی ہیں جو لوگوں کو زہد کا درس دیتے ہیں اور خود دنیا میں رغبت رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا بات ہی ایسی تھی۔ لیکن میں جب بھی کسی مجلس میں بیٹھتا تو تیری حمد ثناء بیان کرتا اور تیرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھتا تھا اور تیسرا حصہ تیرے بندوں کو نصیحت کرتا تھا۔ تو اللہ کریم نے فرمایا تو نے سچ کہا میرے آسمانوں میں اس کے لیے کرسی رکھو تاکہ یہ میرے فرشتوں کے درمیان میری بزرگی بیان کرے۔ جس طرح اس نے میرے بندوں میں میری بزرگی بیان کی۔

نووی نے کتاب "اذکار" میں فرمایا ہے کہ حدیث کے قاری کے لیے مستحب ہے کہ جب رسول ﷺ کا تذکرہ کرے تو بلند آواز سے حضور ﷺ پر درود پاک پڑھے۔ خواب میں مسطح سے ایک حکایت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اور اہل مجلس کو حضور ﷺ پر بلند آواز کے ساتھ درود پڑھنے کی وجہ سے معاف کر دیا ہے۔

محمد بن یحییٰ کرمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ابو علی بن شاذان کی خدمت میں حاضر تھے۔ تو ہمارے پاس ایک نوجوان آیا ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔ تو اس نے ہم پر سلام کیا پھر کہنے لگا۔ تم میں علی بن شاذان کون ہے۔ تو ہم نے علی بن شاذان کی طرف اشارہ کیا۔ تو اس نے کہا اے شیخ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو

دیکھا ہے تو آپ نے مجھے فرمایا کہ علی بن شاذان کی مسجد کا پوچھ لینا۔ اور جب تیری ان سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہنا۔ پھر وہ جوان چلا گیا۔ تو ابو علی رونے لگے۔ میرا کوئی ایسا عمل نہیں جس کی وجہ سے یہ مرتبہ ملا ہو۔ مجھے یہ سارا مقام اور مرتبہ حدیث پاک پڑھنے اور جب بھی حضور ﷺ کا ذکر آتا ہے تو میں درود پاک پڑھتا ہوں گویا کہ یہ ساری عزت و کرامات درود پاک کی برکت سے ہیں۔

ابو القاسم ہیتی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت خضر علیہ السلام سے ملا اور اس سے کہا کہ سب سے بہتر عمل رسول پاک ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی حدیث بیان کرتے وقت اور لکھاتے وقت زبان کے ساتھ درود پڑھے اور کتاب میں بھی لکھے اور اس میں زیادہ رغبت کرے اور اس سے بہت زیادہ خوش ہو۔ جب یہ ساری باتیں کسی مجلس میں جمع ہو جائیں تو میں بھی اس مجلس میں شامل ہو جاتا ہوں۔

رسول پاک ﷺ کا نام لکھتے وقت درود پاک پڑھنا

اہل علم کے نزدیک مستحب ہے کہ جب بھی حضور ﷺ کا نام لکھا جائے تو ہر دفعہ درود پاک پڑھنا چاہیے۔ صرف درود پاک کی طرف اشارہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ جیسا کہ بعض سست قسم کے لوگ۔ جاہل عوام ﷺ کی جگہ صلعم لکھتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے بلکہ پورا درود پاک لکھا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس آدمی نے اپنی کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو فرشتے ہمیشہ کے لیے استغفار کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں موجود رہے گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ سے کوئی علم کی بات لکھی اور مجھ پر درود پاک بھی لکھا تو وہ کتاب ہمیشہ پڑھی جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہو گا تو حدیث لکھنے والے آئیں گے اور ان کے ساتھ سیاہی کی دواتیں بھی ہوں گی۔ تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم اصحاب حدیث ہو اور تم عرصہ دراز تک نبی کریم ﷺ پر درود پاک لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا اس کے بدلے جنت میں چلے جاؤ۔

خلف بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو کہ میرے ساتھ حدیث پڑھتا رہتا تھا۔ چنانچہ وہ فوت ہو گیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا کہ سبز کپڑے پہنے ہوئے تھا اور چل رہا تھا۔ تو میں نے اسے کہا کہ تو میرے ساتھ حدیث نہیں پڑھتا تھا؟ تو میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں تو اس نے کہا کہ میں جب بھی کوئی حدیث لکھتا تو حضور ﷺ پر درود پاک ضرور لکھتا تو یہ سب کچھ اسی درود پاک کی وجہ سے ہے یہ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک بھائی تھا جو میرے ساتھ بھائی چارہ رکھتا تھا۔ چنانچہ وہ فوت ہوگیا تو میں نے خواب میں اسے دیکھا تو میں نے اسے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ تو اس نے کہا کہ اللہ کریم نے مجھے معاف کر دیا۔ تو میں نے پوچھا کس وجہ سے؟ تو اسی نے بتایا کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا جب نبی کریم ﷺ کا نام آتا تو میں ﷺ لکھتا تھا اور نیت ثواب کی ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

حضرت ابوحسن میمونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابوعلی حسن بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا بعد از وفات گویا کہ ان کی ہاتھوں کی انگلیوں پر کوئی چیز سونے کے رنگ کے ساتھ یا زعفران کے رنگ کے ساتھ لکھی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا اور کہا کہ اے استاد محترم کہ میں آپ کی انگلیوں پر کوئی خوبصورت چیز لکھی ہوئی دیکھ رہا ہوں کیا چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ رسول پاک ﷺ کی حدیث لکھتے وقت ﷺ لکھنے کی وجہ سے ہے۔

حضرت ابوسلیمان محمد بن حسین حرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی فضل نامی شخص تھا۔ صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔ میں حدیث لکھتا تھا۔ لیکن نبی کریم ﷺ پر درود پاک نہیں لکھتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود پاک کیوں نہیں پڑھتا پھر میں نے

دوسری دفعہ آپ ﷺ سے ملاقات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا درود مجھ تک پہنچ گیا ہے پس جب تو مجھ پر درود بھیجے یا میرا نام لے تو ﷺ کہا کر۔

حضرت ابراہیم نسفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا گویا کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کی طرف ہاتھ بڑھایا پھر میں نے آپ کا ہاتھ چوما اور عرض کیا اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ میں محدثین میں سے ہوں اور اہل سنت میں سے ہوں۔ اور مسافر ہوں تو رسول کریم ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پڑھتا ہے تو سلام کیوں نہیں پڑھتا۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے یہ عادت بنائی جب بھی درود لکھتا تو ساتھ وسلم کا لفظ ضرور لکھتا تھا۔

محمد بن ابی سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابا جان کو نیند میں دیکھا تو میں نے کہا ابا جان! اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف فرما دیا میں نے کہا کس وجہ سے تو انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث لکھتے وقت نبی کریم ﷺ پر درود پاک لکھنے کی وجہ سے۔

حضرت اسماعیل بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ بعض اصحاب حدیث کو خواب میں دیکھا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تو فرمایا کہ اس نے ہمیں

معاف کر دیا ہے۔ تو پوچھا گیا کہ کس وجہ سے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے ہاتھ کی ان انگلیوں سے بکثرت درود پاک لکھا ہے۔ تو اس کی برکت سے ہماری بخشش ہوگئی ہے۔

حضرت عبداللہ مروزی نے بیان کیا کہ میں اور میرا باپ رات کو حدیث کا مقابلہ کرتے تھے۔ پس اس جگہ میں جہاں ہم ایک دوسرے کو حدیث سنا رہے تھے۔ ایک نورانی ستون دیکھا گیا جو کہ آسمان تک پہنچا ہوا تھا تو کہا گیا کہ یہ نور کیسا ہے؟ تو کہا گیا کہ یہ تم دونوں کے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت سے ہے۔

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن دارم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی کتاب میں حدیث لکھتے وقت قال النبي ﷺ لکھتا تھا۔ تو میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا گویا کہ حضور ﷺ نے اس کتاب کو لیا جس میں میں احادیث لکھا کرتا تھا اور دیکھ کر فرمایا یہ بہت عمدہ ہے۔

حضرت حسن بن موسیٰ خضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حدیث پاک لکھتا تھا تو حضور ﷺ پر جلدی کی وجہ سے درود پاک نہیں لکھتا تھا تو ایک رات میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کیا ہوگیا ہے کہ جب تو حدیث پاک لکھتا ہے تو مجھ پر درود پاک کیوں نہیں لکھتا جب کہ علی ابوعمرو طبرانی لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں گھبرا کر بیدار ہوگیا تو میں نے اللہ تعالیٰ کو اپنا گواہ بنایا کہ میں جب بھی حدیث پاک لکھوں گا تو حضور ﷺ کے نام کے ساتھ درود پاک

ضرور لکھوں گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر قواریزی بیان کرتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک کاتب رہتا تھا۔ وہ فوت ہوگیا تو میں نے اسے خواب میں دیکھا یا کسی دوسرے آدمی نے دیکھا تو اسے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف فرما دیا ہے۔ میں نے کہا کہ کس وجہ سے تو کہا میں حدیث کی کتابت کرتا تھا اور دوران کتابت جب بھی آقا ﷺ کا نام آتا میں آپ پر درود پاک لازمی لکھتا تھا۔ تو یہ ساری برکت درود پاک کی ہے۔

حضرت جعفر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ابو زرعہ کو دیکھا کہ وہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے انہیں کہا کہ آپ اس مقام پر کیسے پہنچے ہیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے اس ہاتھ سے ایک لاکھ حدیثیں لکھیں ہیں اور جب حضور ﷺ کا نام مبارک آتا تو میں ﷺ لکھتا تھا۔

حضرت ابوعلی حسن بن عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوطاہر نے میرے لیے ایک خلاصہ لکھا تو میں نے اس میں دیکھا کہ جب بھی نبی کریم ﷺ کا نام آتا تو وہ صلي الله عليه وسلم تسليما كثيرا كثيرا لکھتے۔ تو ابوعلی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا اور انہیں کہا کہ آپ نے ایسا کیوں لکھا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ میں نوعمری میں حدیث لکھتا تھا اور جب نبی کریم ﷺ کا ذکر آتا تو

میں آپ ﷺ پر درود پاک نہیں بھیجتا تھا۔ چنانچہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کی طرف بڑھا۔ اور میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں نے دوسری طرف سے سلام کیا۔ تو آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ مجھ پر منہ پھیرا۔ تو میں تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوا۔ اور عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ مجھ سے چہرہ کیوں پھیرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ تو جب اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے تو مجھ پر درود پاک نہیں پڑھتا۔ فرماتے ہیں کہ اس وقت سے لے کر اب تک جب بھی میں نبی کریم ﷺ کا نام لیتا ہوں تو تسلیما کثیرا کثیرا ضرور لکھتا ہوں۔

حضرت ابوزکریا یحیٰ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بصرہ کے ایک ہمارے ساتھی حدیث لکھا کرتے تھے لیکن نبی کریم ﷺ پر درود پاک نہیں لکھتے تھے۔ اور کاغذ کی کنجوسی کرتے تھے۔ فرماتے تھے کہ میں نے دیکھا کہ اس کے دائیں ہاتھ میں مرض لاحق ہو چکا تھا۔

حضرت نمیری فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک کتاب لکھی اور اس نے قصداً حضور ﷺ پر درود شریف نہ لکھا چنانچہ جب وہ اس کتاب کو بیچنے کے لیے بازار میں لے گیا تو بہت ہی کم قیمت پر وہ کتاب لوگوں نے خریدی اور اس کی وفات کے بعد اس کی علمی شہرت بھی ختم گئی۔

حضرت نمیری اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ علماء میں سے ایک آدمی نے موطا کتاب کی کتابت کی جب حضور ﷺ کا نام آتا تھا تو وہ حضور ﷺ پر درود پاک لکھنے کی بجائے اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف (ص) لکھتا تھا۔ چنانچہ کتاب لکھنے کے بعد اس نے ایک امیر آدمی کو وہ کتاب پیش کی۔ جو کہ کتابوں کا بڑا قدر دان تھا۔ اس نے یہ امید قائم کی کہ وہ اس کے بہت زیادہ پیسے دے گا۔ چنانچہ جب اس نے کتاب پیش کی تو اس نے بڑی پسندیدگی کی لیکن جب اسے پتہ چلا کہ اس نے نبی کریم ﷺ پر درود پاک لکھنا چھوڑ دیا ہے تو اس نے اسے خالی ہاتھ لوٹا دیا۔

عبداللہ بن عبدالحکم نے بیان فرمایا کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا تو میں نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ پر رحم کرتے ہوئے معاف فرما دیا ہے اور مجھے جنت میں اس طرح لے جایا گیا جس طرح دلہن کو شب زفاف سوہاگ رات میں حجلہ عروسی کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ اور مجھ پر اس طرح پھول نچھاور کیے جس طرح کہ دلہن پر نچھاور کیے جاتے ہیں۔

تو میں نے ان سے پوچھا آپ اس حالت کو کیسے پہنچے ہیں تو مجھے ایک کہنے والے نے کہا کہ امام شافعی نے اپنی کتاب الرسالہ میں نبی کریم ﷺ پر بہت زیادہ درود پاک لکھا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوا تو

فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ پر بہت زیادہ درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو میں نے "رسالہ" میں دیکھا تو معاملہ اسی طرح پایا جس طرح کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا۔

حضرت ابن بنان اصبھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ محمد بن ادریس شافعی ہیں آپ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ کیا آپ نے ان کو کسی چیز کے ساتھ خاص کرلیا ہے۔ یا آپ نے ان کو نفع پہنچایا ہے فرمایا ہاں میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ ان کا حساب نہ لینا۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اس لیے کہ جس طرح وہ مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں کوئی دوسرا اس طرح نہیں پڑھتا۔

خاتمہ

حضرت شیخ الاسلام ابو زکریا النووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شاہکار کتاب "اذکار" میں فرماتے ہیں کہ " فقہا اور محدثین کرام فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث پاک کے ساتھ فضائل ترغیب و ترہیب (رغبت اور خوف دلانا) پر عمل کرنا صرف جائز ہی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ جبکہ وہ احادیث موضوع (گھڑی ہوئی) نہ ہوں۔ جبکہ حلال و حرام سے متعلق احکام یا وہ احکام جن کا تعلق معاملات خرید و فروخت اور نکاح و طلاق وغیرہ سے ہو ان سب احکامات میں حدیث صحیح یا حسن کے مطابق عمل کریں گے۔

حضرت ابو العربی المالکی اس قول کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ " ضعیف حدیث پر بالکل عمل نہیں کیا جائے گا" - اور میں نے اپنے شیخ امام ابن حجر کو کہتے سنا ہے کہ "ضعیف پر عمل کی تین شرائط ہیں - پہلی متفق علیہ شرط یہ ہے کہ ضعیف شدید قسم کا نہ ہو۔ پس اس شرط کے ساتھ وہ شخص نکل گیا جو جھوٹ بولتا تھا۔ یا اس پر جھوٹ کی تہمت لگی یا یا جو فاش غلطیاں کرتا تھا۔ دوسری عام متن کے تحت ہی اندراج کیا گیا ہو۔ پس اس شرط سے وہ حدیث نکل گئی جس کی فی الواقعہ کوئی اصل تھی ہی نہیں۔ اس پر عمل کرتے وقت اس کے ثبوت کا عقیدہ نہ ہو تاکہ آقا علیہ السلام تک اس بات کی نسبت نہ جو کہ آپ نے کہی نہیں۔ آخر کی دو شرطیں صاجین سے مروی ہیں ایک حضرت عبد السلام دوسرے حضرت ابن دقیق العید۔ جبکہ پہلی شرط پر امام العلائی نے اتفاق نقل کیا ہے۔

میں (مصنف) کہتا ہوں کہ امام احمد سے منقول ہے کہ "جب ضعیف حدیث کے احکام علاوہ کوئی اور حدیث نہ ہو اور نہ ہی ایسی کوئی حدیث موجود ہو جو کہ اس کے معارض ہو۔ پس اس وقت ضعیف حدیث پر عمل کو لایا جائے گا" امام احمد ہی سے ایک دوسری بات بھی مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ " ہمارے نزدیک افراد کی رائے سے ضعیف حدیث بہتر ہے"۔ اسی طرح ابن حزم کا قول بھی ہے کہ "تمام حنفی اس

بات پر متفق ہیں کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث رائے اور قیاس سے بہتر ہے"۔ امام احمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جو ایسے ملک میں رہتا ہو جہاں دو افراد ہوں ایک صاحب حدیث جو صحیح حدیث کو سقیم حدیث سے علیحدہ شناخت نہ کر سکتا ہو اور دوسرا فرد صاحب الرائے پس وہ شخص کس سے سوال کرے امام احمد نے جواب دیا کہ وہ صاحب حدیث سے سوال کرے۔ ابو عبد اللہ بن مندہ امام ابو داؤد صاحب سنن جو کہ امام احمد سے نسبت تلمذ بھی رکھتے ہیں' سے نقل کرتے ہیں کہ "وہ اس ضعیف حدیث کی تخریج کرتے تھے جبکہ وہ دوسری جگہ دوسرے باب میں مذکورہ نہ ہو۔ یہ حدیث ان کے نزدیک افراد کی رائے سے زیادہ قوی ہے۔ پس پتا چلا کہ ضعیف حدیث میں تین مذاہب ہیں۔ ضعیف پر مطلقاً" عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس پر مطلقاً" عمل کیا جائے گا جبکہ دوسرے کسی باب میں مذکور نہ ہو۔ تیسرا مذہب جمہور علماء کا ہے کہ ضعیف احادیث کو فضائل میں قبول کیا جائے گا اور ان پر عمل کیاجائے گا۔

موضوع حدیث کا حکم

موضوع حدیث پر کسی حال میں بھی عمل جائز نہیں ہے اسی طرح اس کو روایت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ اگر روایت کرنے کی ضرورت بھی پڑے تو صرف اس وقت روایت کریں گے جبکہ اس کا جھوٹا ہونا بھی ساتھ ہی بیان کر دیا جائے۔ کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قول مروی ہے کہ آقا نے فرمایا۔

من حدث عنی بحدیث یری انه کذب فھو احد الکاذبین

"جس نے مجھ سے کوئی حدیث روایت کی اور وہ اسے جھوٹا گمان کرے پس وہ شخص جھوٹا ہے"

یہ جملہ اس شخص کے حق میں جو حدیث روایت کرے اور اس کے متعلق جھوٹ کا گمان کرے۔ شدید وعید کیلئے کافی ہے کہ صرف گمان کرنے پر وعید ہے

اس شخص کا اس حدیث کو جھوٹا ثابت کرنے کا تو ذکر بھی کیا۔ اور پھر اس حدیث کی وضاحت بھی نہ کرے۔ اس لئے آقا ﷺ نے اس جھوٹ گھڑنے کے کام میں محدث کو جھوٹے کا ساتھی اور مشارک قرار دیا ہے۔

امام مسلم اپنی شہرہ آفاق کتاب صحیح مسلم کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ "علم حدیث کی شاہراہ پر چلنے والے ہر شخص پر صحیح روایت کو سقیم روایات سے اور بقیہ ناقلین کو تہمت لگائے جانے والے اشخاص سے تمیز کرنا لازم ہے تاکہ ایسی حدیث ہی نقل کی جا سکے جس کی صحت کا مکمل علم ہو۔ اور صاحبان تہمت و عداوت اور بدعت سے روایت ہو کر آنے والی حدیثوں کو روکا جا سکے" میں (مصنف) کہتا ہوں کہ "امام مسلم کا یہ بیان اوپر مذکورہ حدیث کے عین موافق ہے" ابن صلاح صاحب فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کی روایت اس وقت جائز ہو گی جبکہ اس کے باطن میں سچائی پائی جائے۔

لیکن کیا اس احتمال کے لئے یہ شرط لگائی جائے گی کہ وہ قوی ہو۔ یعنی کذب (جھوٹ) کے احتمال سے بڑھ کر ہو یا یہ شرط کہ جھوٹ کے احتمال کے برابر ہو۔ تو جو بات امام مسلم کے قول سے ظاہر ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ سچائی کا یہ احتمال اگر کمزور ہو تو پھر اس حدیث ضعیف کو قبول نہیں کیا جائے گا امام ترمذی فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی سے (اوپر مذکورہ حدیث کے متعلق) سوال کیا کہ جس شخص نے حدیث روایت کی اور اس کے علم میں ہے کہ اس کی اس روایت کردہ حدیث کی اسناد غلط ہے۔ یا جبکہ لوگ اس حدیث کو مرسل سند کے ساتھ بیان کریں اور یہ حدیث روایت کرنے والا اس حدیث کی اسنادکو ان میں سے کسی کی طرف کردے یا یہ کہ اسناد ہی کو بدل دے تو کیا ایسا شخص اس حدیث کے زمرہ میں آئے گا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ "نہیں بلکہ اس حدیث کا معنی صرف اتنا ہے کہ کوئی شخص حدیث روایت کرے اور اصلاً آپ کو یہ نہ جانے کہ یہ آقا ﷺ سے مروی ہے اور اسی دھیان اور خیال کے ساتھ وہ

اس حدیث کو آگے بیان کرے۔ پس یہ شخص اس مذکورہ حدیث کے مفہوم میں شامل ہو گا"۔ محدثین کرام اور ناقدین حدیث کا حدیث کی صحت کے بارے میں جو حکم ہوتا ہے وہ اسناد ہی سے متعلق ہوتا ہے متن سے نہیں۔ چنانچہ اس بات کی تشریح امام ابن صلاح کے قول سے ہوتی ہے۔ ابن صلاح فرماتے ہیں کہ "جب یہ کہا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ اس کی سند اپنے تمام

اوصاف کے ساتھ متصل ہے۔ اور جب لوگ یہ کہیں کہ یہ حدیث غیر صحیح ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ بالکل جھوٹی ہے بلکہ وہ حدیث سچی ہے۔ اسی طرح کہنے سے مراد بس یہ ہے کہ اسناد مذکورہ شرط پر ٹھیک نہیں ہیں"۔

اس طرح امام نووی نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس فضائل اعمال میں سے کوئی شے پہنچے تو اس پر عمل کرنا' اگرچہ ایک مرتبہ ہی ہو مناسب ہے۔ لیکن یہ بات مناسب نہیں کہ اس کو مطلقاً چھوڑ دے۔ بلکہ جتنا کچھ بھی اس کے لئے ممکن اور آسان ہو' اس پر عمل کرے۔ کیونکہ یہی ایک صحیح حدیث کا حکم بھی ہے۔ کہ

فاذا امرتکم بشئی فافعلوا منه ما استطعتم جب میں تمہیں کسی شے کا حکم دوں تو اس میں جس قدر کی تم استطاعت رکھتے ہو کر لیا کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا "جس کے پاس اللہ عزوجل سے فضیلت والی کوئی چیز پہنچے تو وہ ایمان اور ثواب کی امید سے اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اللہ تعالی اس کو وہی ثواب عطا فرماتا ہے۔ اور گر وہ عمل پیرا نہیں ہوتا تو کچھ نہیں پاتا"۔

اس موضوع پر تصنیف شدہ کتابوں کا بیان

اس موضوع پر کثیر تعداد میں علماء نے اپنا قلم اٹھایا ہے چند کتابیں اور مصنّفین کرام کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

کتاب	مصنف
(1) **الاعلام بفضل الصلوۃ علی النبی علیہ افضل الصلوۃ والسلام**	ابو عبد اللہ السمیری المالکی
(2) **جلاء الافهام**	ابو عبد اللہ بن القیم الحبلی
(3) **الفجر المنیر فی الصلاۃ علی البشیر النذیر**	التاج ابو حفص عمر بن علی الفاکھانی المالکی
(4) **فضل التسلیم علی النبی الکریم**	ابو القاسم بن احمد بن ابوالقاسم القریشی المالکی
(5) **انوار آثار المختصه بفضل الصلاۃ علی النبی المختار**	ابو العباس احمد بن معد بن عیسیٰ التحبیبی الاندلسی
(6) **دفع النقمه فی الصلاۃ علی النبی الرحمته**	الشہاب ابن ابی حجلہ الشاعر الحنفی
(7) **الصلاۃ و البشر فی الصلاۃ علی**	المجد الفیروز آبادی صاحب القاموس
(8) **[illegible] آل رب اللعالمین با الصلاۃ علی سید المرسلین**	ابو القاسم ابن بشکوال الحافظ

اللہ ان کتب کے مصنّفین کو جزائے عطا فرمائے۔ ان جیسی چیزوں کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ جس چیز کے پیش کرنے میں، میں کامیاب نہ ہو سکا میری کتاب کو پڑھنے والا ان میں کامیاب ہو جائے اور اس کتاب میں درج ہونے سے کچھ اگر رہ گیا ہو تو اس کو درج کر کے اس کتاب کو بہتر بنائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو یہ دیکھے

کہ اس کتاب میں کیا کچھ زائد ہے تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔
ہم ہر نازک وقت پر یہ شعر گنگناتے ہیں۔

صلی الا له علی النبی محمد والطیبین والطاهرین الرشد
و الال و لابرار اعداد الحصا و الرمل و القطر الذی لم یعدد

ترجمہ: اے اللہ معبود حقیقی اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علہ و سلم اور پاکیزہ اور نیک سیرۃ لوگوں پر درود بھیج اور آپ ﷺ کی پیاری اولاد نیک لوگوں پر ذروں کنکریوں سنگریزوں اور پانی کے قطروں کی تعداد کے برابر (درود بھیج) کہ جن کو شمار بھی نہیں جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ ہی مدد گار ہے اور اس پر بھروسہ ہے میں اسی سے اس بات کی توفیق طلب کرتا ہوں کہ ہردم ہر لحظہ اپنے آقائے نعمت ﷺ پر درود بھیجا کروں۔ اللہ اس کتاب کے ذریعہ ہمیں نفع پہنچانے اور سنت نبوی کو پھیلانے میں ہماری مدد فرمائے۔ اللہ کی حمد اور اس کی مدد کے ساتھ یہ کتاب مولف کے ہاتھ پر رمضان کے مہینے میں 860ھ میں ختم ہوئی۔ اللہ اس کے لکھنے والے کو اس کے والدین کو اور اس کے محبت کرنے والوں کو نفع دے اجر اور ثواب دے اور یوم حساب جبکہ محاسبہ کی سخت گھڑی ہو گی اپنے لطف و کرم اور جودو عطا سے معاف فرما دے۔